سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

نام کتاب ———— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مؤلف ———— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م۔ ۶۳۰ھ)

ترجمہ ———— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ———— سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ

نقش اوّل ———— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

نقش ثانی ———— جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ

تذکرۂ صحابہ ———— سات سو تین

ناشر ———— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ———— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم چہارم پنجم ———— [redacted]/- روپے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد چہارم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	زرارہ بن جزی	۱	۱۶	زفر بن حوثان	۵
۲	زرارہ بن عمرو	۱	۱۷	زفر بن زید	۵
۳	زرارہ ابو عمرو	۲	۱۸	زفر بن یزید	۵
۴	زرارہ بن قیس	۲	۱۹	زکرہ بن عبداللہ	۵
۵	زرارہ بن قیس	۳	۲۰	زکریا بن علقمہ	۶
۶	زرارہ بن کریم	۳	۲۱	زیل بن عمرو	۶
۷	زرارہ بن خلیفہ	۳	۲۲	زنباع بن سلامہ	۶
۸	زرارہ بن سیف	۳	۲۳	زہرہ بن حویہ	۷
۹	زرعہ خفری	۴	۲۴	زہیر بن اقمر	۷
۱۰	زرعہ بن زمرہ	۴	۲۵	زہیر بن ابی امیہ	۷
۱۱	زرعہ بن عامر	۴	۲۶	زہیر بن ابی اُمیہ	۸
۱۲	زرعہ بن عبداللہ	۴	۲۷	زہیر انماری	۸
۱۳	زرین بن عبداللہ	۵	۲۸	زہیر ثقفی	۸
۱۴	زعبل	۵	۲۹	زہیر بن ابی جبل	۸
۱۵	زفر بن اوس	۵	۳۰	زہیر بن خطامہ	۸

Marfat.com

نمبرشمار	نام مضمون	صفحہ	نمبرشمار	نام مضمون	صفحہ
۳۱	زہیر بن خثیمہ	۹	۵۸	زیاد بن سمرہ	۱۶
۳۲	زہیر بن صرد	۹	۵۹	زیاد غلام سعد	۱۶
۳۳	زہیر بن عاصم	۱۰	۶۰	زیاد بن سعد	۱۶
۳۴	زہیر بن عبداللہ	۱۰	۶۱	زیاد بن سکن	۱۷
۳۵	زہیر بن عثمان	۱۰	۶۲	زیاد بن سُبَیّہ	۱۷
۳۶	زہیر بن عجوا	۱۱	۶۳	زیاد بن طارق	۱۸
۳۷	زہیر بن علقمہ	۱۱	۶۴	زیاد بن عبداللہ	۱۹
۳۸	زہیر بن علقمہ	۱۱	۶۵	زیاد بن عبداللہ	۱۹
۳۹	زہیر بن ابی لقمہ	۱۲	۶۶	زیاد بن عمرو	۱۹
۴۰	زہیر بن علقمہ	۱۲	۶۷	زیاد بن عیاض	۱۹
۴۱	زہیر بن عمرو	۱۲	۶۸	زیاد غفاری	۱۹
۴۲	زہیر بن عیاض	۱۳	۶۹	زیاد بن فرو	۱۹
۴۳	زہیر بن غزیہ	۱۳	۷۰	زیاد بن کعب	۱۹
۴۴	زہیر بن قرضم	۱۳	۷۱	زیاد بن لبید	۲۰
۴۵	زہیر بن قیس	۱۳	۷۲	زیاد بن مطرف	۲۰
۴۶	زہیر بن مخشی	۱۳	۷۳	زیاد بن نعیم	۲۰
۴۷	زہیر بن معادیہ	۱۳	۷۴	زیاد بن نعیم	۲۰
۴۸	زہیر نمیری	۱۴	۷۵	زیاد نہشلی	۲۰
۴۹	زوبعہ	۱۴	۷۶	زیاد ابوہرماس	۲۱
۵۰	زیاد اخرس	۱۴	۷۷	زیاد بن ابی ہند	۲۱
۵۱	زیاد ابوالاضر	۱۴	۷۸	زیادہ	۲۱
۵۲	زیاد بن جاریہ	۱۴	۷۹	زید بن اخنس	۲۱
۵۳	زیاد بن جلاس	۱۵	۸۰	زید بن ابی ارطات	۲۱
۵۴	زیاد بن جہور	۱۵	۸۱	زید بن ارقم	۲۲
۵۵	زیاد بن حارث	۱۵	۸۲	زید بن اسحاق	۲۳
۵۶	زیاد بن حذرہ	۱۵	۸۳	زید بن اسلم	۲۳
۵۷	زیاد بن حنظلہ	۱۶	۸۴	زید بن ابی اوفی	۲۴

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۸۵	زید بن بولا	۲۴
۸۶	زید بن ثابت	۲۵
۸۷	زید بن ثعلبہ	۲۶
۸۸	زید بن جاریہ	۲۶
۸۹	زید بن جلاس	۲۷
۹۰	زید بن حارث	۲۷
۹۱	زید بن حارثہ	۲۷
۹۲	زید ابو حسن	۳۰
۹۳	زید بن حارجہ	۳۰
۹۴	زید بن خالد	۳۱
۹۵	زید بن حزیم	۳۲
۹۶	زید بن ابی خزمہ	۳۲
۹۷	زید بن خطاب	۳۲
۹۸	زید بن دثنہ	۳۳
۹۹	زید دیلمی	۳۴
۱۰۰	زید بن ربیعہ	۳۴
۱۰۱	زید غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴
۱۰۲	زید بن رقیش	۳۴
۱۰۳	زید بن سراقہ	۳۴
۱۰۴	زید بن سعنہ	۳۵
۱۰۵	زید بن سلمہ	۳۶
۱۰۶	زید بن سہل	۳۶
۱۰۷	زید بن شراحیل	۳۷
۱۰۸	زید بن ابی شیبہ	۳۷
۱۰۹	زید بن صامت	۳۸
۱۱۰	زید بن صحاری	۳۸
۱۱۱	زید بن صوحان	۳۸
۱۱۲	زید بن عاصم	۳۹
۱۱۳	زید بن عامر	۳۹
۱۱۴	زید بن عائش	۳۹
۱۱۵	زید بن عبداللہ	۴۰
۱۱۶	زید بن عبداللہ	۴۰
۱۱۷	زید بن عبداللہ	۴۰
۱۱۸	زید ابو عبداللہ	۴۰
۱۱۹	زید ابو عبداللہ	۴۱
۱۲۰	زید بن عبید	۴۱
۱۲۱	زید ابو عجلان	۴۱
۱۲۲	زید بن عمرو بن عزیہ	۴۱
۱۲۳	زید بن عمرو بن نفیل	۴۱
۱۲۴	زید بن عمیر	۴۳
۱۲۵	زید بن عمیر	۴۳
۱۲۶	زید بن عمیر	۴۳
۱۲۷	زید بن قیس	۴۳
۱۲۸	زید بن کعابہ	۴۴
۱۲۹	زید بن کعب	۴۴
۱۳۰	زید بن کعب	۴۴
۱۳۱	زید بن کعب	۴۴
۱۳۲	زید بن لبید	۴۴
۱۳۳	زید بن عصبت	۴۵
۱۳۴	زید بن مالک	۴۵
۱۳۵	زید بن مربع	۴۶
۱۳۶	زید بن مرس	۴۶
۱۳۷	زید بن مزین	۴۶
۱۳۸	زید بن معاویہ	۴۷

Marfat.com

نمبرشمار	نام مضمون	صفحہ	نمبرشمار	نام مضمون	صفحہ
۱۳۹	زیدبن لحان	۴۷	۱۶۶	سائب بن حارث	۵۷
۱۴۰	زیدبن مہلہل	۴۷	۱۶۷	سائب بن ابی حبیش	۵۷
۱۴۱	زیدبن ودیعہ	۴۸	۱۶۸	سائب بن حزن	۵۷
۱۴۲	زیدبن وہب	۴۸	۱۶۹	سائب بن حباب	۵۷
۱۴۳	زید ابویسار	۴۸	۱۷۰	سائب بن خلاد	۵۸
۱۴۴	زیدبن لیساف	۴۹	۱۷۱	سائب بن خلاد	۵۸
۱۴۵	زیدبن صلت	۴۹	۱۷۲	سائب بن خلاد	۵۹
۱۴۶	سابط بن ابی حمیصہ	۴۹	۱۷۳	سائب بن ابی سائب	۶۰
۱۴۷	سابق خادم نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۹	۱۷۴	سائب بن سوید	۶۰
۱۴۸	ساریہ بن ابی	۵۰	۱۷۵	سائب بن عبداللہ	۶۱
۱۴۹	ساریہ بن زنیم	۵۰	۱۷۶	سائب بن عبدالرحمٰن	۶۱
۱۵۰	ساعدہ بن حرام	۵۱	۱۷۷	سائب بن عبید	۶۱
۱۵۱	ساعدہ ہذلی	۵۱	۱۷۸	سائب بن عثمان	۶۲
۱۵۲	ساعدہ بن ہاداف	۵۱	۱۷۹	سائب بن عمیر	۶۲
۱۵۳	ساعدہ	۵۱	۱۸۰	سائب بن عوام	۶۲
۱۵۴	سالف بن عثمان	۵۱	۱۸۱	سائب غفاری	۶۳
۱۵۵	سالم غلام ابوحذیفہ	۵۲	۱۸۲	سائب غلام غیلان	۶۳
۱۵۶	سالم بن حرملہ	۵۳	۱۸۳	سائب بن ابی لبابہ	۶۳
۱۵۷	سالم غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۵۴	۱۸۴	سائب بن مظعون	۶۳
۱۵۸	سالم بن ابی سالم	۵۴	۱۸۵	سائب بن نمیلہ	۶۴
۱۵۹	سالم بن عبید	۵۴	۱۸۶	سائب بن ہشام	۶۴
۱۶۰	سالم عددی	۵۵	۱۸۷	سائب بن ابی ودیعہ	۶۴
۱۶۱	سالم بن عمرو	۵۵	۱۸۸	سائب بن یزید	۶۴
۱۶۲	سالم بن عمیر	۵۵	۱۸۹	سائب بن یزید	۶۵
۱۶۳	سالم بن وابصہ	۵۶	۱۹۰	سباع بن ثابت	۶۶
۱۶۴	سالم بن اقرع	۵۶	۱۹۱	سباع بن زید	۶۶
۱۶۵	سالم بن حارث	۵۶	۱۹۲	سباع بن عرفطہ	۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۹۳	سبرہ بن ابی سبرہ	۶۶
۱۹۴	سبرہ بن عمرو	۶۶
۱۹۵	سبرہ بن عمرو	۶۷
۱۹۶	سبرہ بن فاتک	۶۷
۱۹۷	سبرہ بن فاکہ	۶۷
۱۹۸	سبرہ بن معبد	۶۸
۱۹۹	سبرہ بن حاطب	۶۸
۲۰۰	سبرہ بن قیس	۶۸
۲۰۱	سجار سلیطی	۶۹
۲۰۲	سجل کاتب نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۹
۲۰۳	سجیم	۶۹
۲۰۴	سجیم	۶۹
۲۰۵	سنجرہ ازدی	۶۹
۲۰۶	سنجرہ اسدی	۷۰
۲۰۷	سنجرہ بن مالک	۷۰
۲۰۸	سنجرہ بن مجاعہ	۷۰
۲۰۹	سنجرہ ابو مجاہد	۷۰
۲۱۰	سراقہ بن حارث	۷۱
۲۱۱	سراقہ بن حباب	۷۱
۲۱۲	سراقہ بن سراقہ	۷۱
۲۱۳	سراقہ بن عمرو	۷۱
۲۱۴	سراقہ بن عمرو	۷۲
۲۱۵	سراقہ بن عمیر	۷۲
۲۱۶	سراقہ بن کعب	۷۲
۲۱۷	سراقہ بن مالک	۷۲
۲۱۸	سراقہ بن معتمرہ	۷۳
۲۱۹	سرباتک ہندی	۷۳
۲۲۰	سرح بن سوادہ	۷۳
۲۲۱	سرق بن اسد	۷۴
۲۲۲	سری	۷۵
۲۲۳	سریع بن حکم	۷۵
۲۲۴	سعد بن احزام	۷۵
۲۲۵	سعد بن اسعد	۷۶
۲۲۶	سعد اسلمی	۷۶
۲۲۷	سعد بن اسود	۷۶
۲۲۸	سعد بن المزل	۷۷
۲۲۹	سعد انصاری	۷۸
۲۳۰	سعد بن ایاس	۷۸
۲۳۱	سعد بن ایاس	۷۸
۲۳۲	سعد بن بحیر	۷۹
۲۳۳	سعد غلام ابوبکر صدیق	۷۹
۲۳۴	سعد بن تمیم	۸۰
۲۳۵	سعد بن حجاز	۸۰
۲۳۶	سعد بن جنادہ	۸۰
۲۳۷	سعد جہنی	۸۱
۲۳۸	سعد بن حارث	۸۱
۲۳۹	سعد بن حارثہ	۸۱
۲۴۰	سعد بن حیان	۸۱
۲۴۱	سعد بن حیان	۸۱
۲۴۲	سعد بن حرہ	۸۲
۲۴۳	سعد بن خارجہ	۸۲
۲۴۴	سعد بن خلیفہ	۸۲
۲۴۵	سعد بن خولہ	۸۲
۲۴۶	سعد بن خولی	۸۳

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۴۷	سعد بن خولی	۸۳
۲۴۸	سعد بن خثیمہ	۸۴
۲۴۹	سعد دوسی	۸۴
۲۵۰	سعد دولی	۸۴
۲۵۱	سعد بن ابی ذباب	۸۵
۲۵۲	سعد بن ذویب	۸۵
۲۵۳	سعد بن ابی رافع	۸۵
۲۵۴	سعد بن ربیع	۸۶
۲۵۵	سعد بن ربیع	۸۶
۲۵۶	سعد بن ربیع	۸۶
۲۵۷	سعد غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۸۷
۲۵۸	سعد بن زرارہ	۸۷
۲۵۹	سعد بن زید	۸۷
۲۶۰	سعد بن زید	۸۸
۲۶۱	سعد بن زید	۸۸
۲۶۲	سعد بن زید	۸۸
۲۶۳	سعد بن تزید	۸۹
۲۶۴	سعد والد زید	۸۹
۲۶۵	سعد بن سعد	۸۹
۲۶۶	سعد بن ابی سعد	۸۹
۲۶۷	سعد بن سلامیہ	۹۰
۲۶۸	سعد بن سوید	۹۰
۲۶۹	سعد بن سہل	۹۰
۲۷۰	سعد بن سہیل	۹۰
۲۷۱	سعد بن ضمیرہ	۹۱
۲۷۲	سعد ظفری	۹۱
۲۷۳	سعد بن عائذ	۹۱
۲۷۴	سعد بن عبادہ	۹۲
۲۷۵	سعد بن عبداللہ	۹۴
۲۷۶	سعد ابو عبداللہ	۹۴
۲۷۷	سعد بن عبد	۹۴
۲۷۸	سعد بن عبید	۹۵
۲۷۹	سعد غلام عتبہ	۹۵
۲۸۰	سعد بن عثمان	۹۶
۲۸۱	سعد عرجی	۹۶
۲۸۲	سعد بن عقب	۹۶
۲۸۳	سعد بن عمارہ	۹۶
۲۸۴	سعد بن عمارہ	۹۷
۲۸۵	سعد بن عمارہ	۹۷
۲۸۶	سعد بن عمرو	۹۷
۲۸۷	سعد بن عمرو	۹۷
۲۸۸	سعد غلام عمرو بن عاص	۹۷
۲۸۹	سعد بن عمرو	۹۸
۲۹۰	سعد بن عمیر	۹۸
۲۹۱	سعد بن عیاض	۹۸
۲۹۲	سعد بن فاکہ	۹۸
۲۹۳	سعد غلام قدامہ بن مطعون	۹۸
۲۹۴	سعد بن قربا	۹۹
۲۹۵	سعد بن قلیسیہ	۹۹
۲۹۶	سعد بن مالک	۹۹
۲۹۷	سعد بن مالک	۹۹
۲۹۸	سعد بن مالک	۱۰۰
۲۹۹	سعد بن ابی وقاص	۱۰۰
۳۰۰	سعد بن محمد	۱۰۳

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۰۱	سعد ابو محمد	۱۰۳
۳۰۲	سعد بن محیصہ	۱۰۳
۳۰۳	سعد بن مدحاس	۱۰۴
۳۰۴	سعد بن مسعود	۱۰۴
۳۰۵	سعد بن مسعود	۱۰۵
۳۰۶	سعد بن مسعود	۱۰۵
۳۰۷	سعد بن معاذ	۱۰۶
۳۰۸	سعد بن منذر	۱۰۸
۳۰۹	سعد بن منذر	۱۰۹
۳۱۰	سعد بن نعمان	۱۰۹
۳۱۱	سعد بن نعمان	۱۱۰
۳۱۲	سعد بن ہذیل	۱۱۰
۳۱۳	سعد بن بلال	۱۱۰
۳۱۴	سعد بن وائل	۱۱۰
۳۱۵	سعد بن وہب	۱۱۰
۳۱۶	سعد بن وہب	۱۱۱
۳۱۷	سعد بن وہب	۱۱۱
۳۱۸	سعد بن یزید	۱۱۱
۳۱۹	سعد	۱۱۱
۳۲۰	سعدی بن شاہین	۱۱۱
۳۲۱	سعر کنانی	۱۱۱
۳۲۲	سعید بن ایاس	۱۱۳
۳۲۳	سعید بن بجیر	۱۱۳
۳۲۴	سعید بن بختری	۱۱۳
۳۲۵	سعید بن حارث	۱۱۳
۳۲۶	سعید بن حارث	۱۱۴
۳۲۷	سعید بن حاطب	۱۱۴
۳۲۸	سعید بن حریث	۱۱۴
۳۲۹	سعید بن حصین	۱۱۴
۳۳۰	سعید بن حیدہ	۱۱۴
۳۳۱	سعید بن خالد	۱۱۴
۳۳۲	سعید بن ابی راشد	۱۱۴
۳۳۳	سعید بن ربیع	۱۱۴
۳۳۴	سعید بن ربیعہ	۱۱۶
۳۳۵	سعید بن رقیش	۱۱۶
۳۳۶	سعید بن زیاد	۱۱۶
۳۳۷	سعید بن زید	۱۱۶
۳۳۸	سعید بن زید بن عمرو بن طفیل	۱۱۶
۳۳۹	سعد بن سعید	۱۱۸
۳۴۰	سعید بن سعید	۱۱۸
۳۴۱	سعید بن سفیان	۱۱۹
۳۴۲	سعید بن سوید	۱۱۹
۳۴۳	سعید بن سہیل	۱۱۹
۳۴۴	سعید بن شراحیل	۱۱۹
۳۴۵	سعید بن عاص	۱۱۹
۳۴۶	سعید بن عامر	۱۲۱
۳۴۷	سعید ابو عبد العزیز	۱۲۲
۳۴۸	سعید بن عبد بن قیس	۱۲۲
۳۴۹	سعید بن عبید	۱۲۳
۳۵۰	سعید بن عبید	۱۲۳
۳۵۱	سعید بن عثمان	۱۲۵
۳۵۲	سعید علی	۱۲۵
۳۵۳	سعید	۱۲۵
۳۵۴	سعید بن عمرو	۱۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۵۵	سعید بن عمرو	۱۲۵
۳۵۶	سعید بن قشیب	۱۲۵
۳۵۷	سعید بن قیس	۱۲۶
۳۵۸	سعید غلام کثیرہ	۱۲۶
۳۵۹	سعید بن مینار	۱۲۶
۳۶۰	سعید بن نمران	۱۲۶
۳۶۱	سعید بن نوفل	۱۲۶
۳۶۲	سعید بن وفش	۱۲۶
۳۶۳	سعید بن وہب	۱۲۷
۳۶۴	سعید بن یربوع	۱۲۷
۳۶۵	سعید بن یزید	۱۲۸
۳۶۶	سعید بن سہیل	۱۲۸
۳۶۷	سعیر بن سوادہ	۱۲۸
۳۶۸	سعیر بن سوادہ	۱۲۸
۳۶۹	سفیان بن اسد	۱۲۸
۳۷۰	سفیان بن ثابت	۱۲۹
۳۷۱	سفیان بن حاطب	۱۲۹
۳۷۲	سفیان بن حکم	۱۲۹
۳۷۳	سفیان بن خولی	۱۲۹
۳۷۴	سفیان بن اخدوہیر	۱۲۹
۳۷۵	سفیان بن زید	۱۳۰
۳۷۶	سفیان بن سہل	۱۳۰
۳۷۷	سفیان بن صہابہ	۱۳۰
۳۷۸	سفیان بن عبدالاشد	۱۳۰
۳۷۹	سفیان بن عبداللہ	۱۳۰
۳۸۰	سفیان بن عطیہ	۱۳۱
۳۸۱	سفیان بن عمیر	۱۳۱
۳۸۲	سفیان بن ابی العوجاء	۱۳۱
۳۸۳	سفیان بن قیس	۱۳۲
۳۸۴	سفیان بن قیس	۱۳۲
۳۸۵	سفیان بن مجیب	۱۳۲
۳۸۶	سفیان بن معمر	۱۳۲
۳۸۷	سفیان بن نسر	۱۳۳
۳۸۸	سفیان ابوالنضر	۱۳۳
۳۸۹	سفیان بن ہانی	۱۳۳
۳۹۰	سفیان بن حمام	۱۳۴
۳۹۱	سفیان بن وہب	۱۳۴
۳۹۲	سفیان بن یزید	۱۳۴
۳۹۳	سفینہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۵
۳۹۴	سکینہ بن حارث	۱۳۵
۳۹۵	سکران بن عمرو	۱۳۶
۳۹۶	سکن ضمری	۱۳۶
۳۹۷	سکن	۱۳۶
۳۹۸	سلام	۱۳۶
۳۹۹	سلام بن عمرو	۱۳۶
۴۰۰	سلامہ ابوعمرو	۱۳۷
۴۰۱	سلامہ بن عمیر	۱۳۷
۴۰۲	سلامہ بن قیصر	۱۳۷
۴۰۳	سلامہ	۱۳۷
۴۰۴	سلکان بن سلامہ	۱۳۸
۴۰۵	سلکان بن مالک	۱۳۸
۴۰۶	سلم بن نذیر	۱۳۸
۴۰۷	سلمان بن ثمامہ	۱۳۸
۴۰۸	سلمان بن خالد	۱۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۰۹	سلمان بن ربیعہ	۱۳۹
۴۱۰	سلمان بن صخر	۱۳۹
۴۱۱	سلمان بن عامر	۱۳۹
۴۱۲	سلمان فارسی	۱۳۹
۴۱۳	سلمہ بن اورع	۱۳۹
۴۱۴	سلمہ بن اسلم	۱۳۹
۴۱۵	سلمہ بن اسود	۱۴۵
۴۱۶	سلمہ بن اصید	۱۴۵
۴۱۷	سلمہ بن اکوع	۱۴۵
۴۱۸	سلمہ بن امیہ	۱۴۶
۴۱۹	سلمہ انصاری	۱۴۶
۴۲۰	بسلمہ بن بدیل	۱۴۷
۴۲۱	سلمہ بن ثابت	۱۴۷
۴۲۲	سلمہ بن جاریہ	۱۴۷
۴۲۳	سلمہ بن حارثہ	۱۴۷
۴۲۴	سلمہ بن حاطب	۱۴۷
۴۲۵	سلمہ بن حبیش	۱۴۷
۴۲۶	سلمہ خزاعی	۱۴۸
۴۲۷	سلمہ بن خطل	۱۴۸
۴۲۸	سلمہ بن ربیعہ	۱۴۸
۴۲۹	سلمہ بن زہیر	۱۴۸
۴۳۰	سلمہ بن سحیم	۱۴۸
۴۳۱	سلمہ بن سعد	۱۴۹
۴۳۲	سلمہ بن سلام	۱۴۹
۴۳۳	سلمہ بن سلامہ	۱۴۹
۴۳۴	سلمہ بن ابی سلمہ	۱۵۰
۴۳۵	سلمہ بن ابی سلمہ	۱۵۰
۴۳۶	سلمہ بن ابی سلمہ	۱۵۱
۴۳۷	سلمہ ابوسنان	۱۵۱
۴۳۸	سلمہ بن صخر	۱۵۱
۴۳۹	سلمہ بن صخر	۱۵۱
۴۴۰	سلمہ بن عراوہ	۱۵۱
۴۴۱	سلمہ بن عمرو	۱۵۱
۴۴۲	سلمہ بن قیس	۱۵۳
۴۴۳	سلمہ بن قیصر	۱۵۳
۴۴۴	سلمہ بن مالک	۱۵۳
۴۴۵	سلمہ بن محبر	۱۵۳
۴۴۶	سلمہ بن مسعود	۱۵۳
۴۴۷	سلمہ بن ظبیا	۱۵۳
۴۴۸	سلمہ بن میلاء	۱۵۴
۴۴۹	سلمہ بن نعیم	۱۵۴
۴۵۰	سلمہ بن نفیع	۱۵۴
۴۵۱	سلمہ بن نفیل	۱۵۵
۴۵۲	سلمہ بن ہشام	۱۵۵
۴۵۳	سلمہ بن یزید	۱۵۶
۴۵۴	سلمہ بن یزید	۱۵۶
۴۵۵	سلمہ بن قیس	۱۵۷
۴۵۶	سلمہ بن حنظلہ	۱۵۷
۴۵۷	سلمہ خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۷
۴۵۸	سلمہ بن قیس	۱۵۷
۴۵۹	سلیط تمیمی	۱۵۸
۴۶۰	سلیط بن ثابت	۱۵۸
۴۶۱	سلیط بن حارث	۱۵۸
۴۶۲	سلیط بن سفیان	۱۵۸

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۶۳	سلیط بن سلیط	۱۵۸
۴۶۴	سلیط ابو سلیمان	۱۵۹
۴۶۵	سلیط بن عمرو	۱۵۹
۴۶۶	سلیط بن عمرو	۱۵۹
۴۶۷	سلیط بن	۱۶۰
۴۶۸	سلیط	۱۶۱
۴۶۹	سلیک بن عمرو	۱۶۱
۴۷۰	سلیک	۱۶۱
۴۷۱	سلیل اشجعی	۱۶۱
۴۷۲	سلیم بن احمر	۱۶۲
۴۷۳	سلیم بن اکیمہ	۱۶۲
۴۷۴	سلیم انصاری	۱۶۲
۴۷۵	سلیم بن ثابت	۱۶۳
۴۷۶	سلیم بن جابر	۱۶۳
۴۷۷	سلیم بن حارث	۱۶۴
۴۷۸	سلیم عذری	۱۶۴
۴۷۹	سلیم بن سعید	۱۶۴
۴۸۰	سلیم بن عامر	۱۶۵
۴۸۱	سلیم سلمی	۱۶۵
۴۸۲	سلیم بن عش	۱۶۵
۴۸۳	سلیم بن عقرب	۱۶۵
۴۸۴	سلیم عمرو بن جموح	۱۶۵
۴۸۵	سلیم بن عمرو	۱۶۵
۴۸۶	سلیم بن قیس	۱۶۶
۴۸۷	سلیم بن قیس قینقلی	۱۶۶
۴۸۸	سلیم ابو کبشہ	۱۶۶
۴۸۹	سلیم بن ملحان	۱۶۶

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۹۰	سلیمان بن اکیمہ	۱۶۶
۴۹۱	سلیمان بن ابی حثمہ	۱۶۷
۴۹۲	سلیمان بن ابی سلیمان	۱۶۷
۴۹۳	سلیمان بن عمرو	۱۶۷
۴۹۴	سلیمان بن عمرو	۱۶۸
۴۹۵	سلیمان بن مسہر	۱۶۸
۴۹۶	سلیمان بن ہاشم	۱۶۸
۴۹۷	سماک بن ثابت	۱۶۸
۴۹۸	سماک بن خوشہ	۱۶۹
۴۹۹	سماک بن سعد	۱۷۰
۵۰۰	سماک بن	۱۷۰
۵۰۱	سمالی بن ہزال	۱۷۰
۵۰۲	سمحج	۱۷۰
۵۰۳	سمرہ بن جنادہ	۱۷۰
۵۰۴	سمرہ بن جندب	۱۷۱
۵۰۵	سمرہ بن حبیب	۱۷۲
۵۰۶	سمرہ بن ربیعہ	۱۷۲
۵۰۷	سمرہ بن عمرو	۱۷۲
۵۰۸	سمرہ بن عمرہ عنبری	۱۷۲
۵۰۹	سمرہ بن فاتک	۱۷۲
۵۱۰	سمرہ بن معاویہ	۱۷۳
۵۱۱	سمرہ بن معیر	۱۷۳
۵۱۲	سمعان بن خالد	۱۷۳
۵۱۳	سمعان بن عمرو	۱۷۳
۵۱۴	سمیحہ بن سمیحہ	۱۷۳
۵۱۵	سمیر بن حصین	۱۷۴
۵۱۶	سمیر بن زہیر	۱۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۱۷	سمیر ابو سلیمان	۱۷۲
۵۱۸	سمط بن یحلی	۱۷۲
۵۱۹	سنان بن تیم	۱۷۲
۵۲۰	سنان بن ثعلبہ	۱۷۵
۵۲۱	سنان بن روح	۱۷۵
۵۲۲	سنان بن سلمہ	۱۷۵
۵۲۳	سنان بن ابی سنان	۱۷۵
۵۲۴	سنان بن سنہ	۱۷۶
۵۲۵	سنان بن شفعلہ	۱۷۶
۵۲۶	سنان بن صیفی	۱۷۶
۵۲۷	سنان بن ضمری	۱۷۶
۵۲۸	سنان بن ظہیر	۱۷۷
۵۲۹	سنان بن عبداللہ جہنی	۱۷۷
۵۳۰	سنان بن عبداللہ	۱۷۷
۵۳۱	سنان بن عرفہ	۱۷۷
۵۳۲	سنان بن عمرو	۱۷۷
۵۳۳	سنان بن مقرن	۱۷۷
۵۳۴	سنان بن وبہر	۱۷۷
۵۳۵	سنان ابو ہند	۱۷۸
۵۳۶	سنان	۱۷۸
۵۳۷	سنان اراشی	۱۷۸
۵۳۸	سندر ابو اسود	۱۷۹
۵۳۹	سندر ابو عبداللہ	۱۷۹
۵۴۰	سنین ابو جمیلہ	۱۷۹
۵۴۱	سنین بن واقد	۱۸۰
۵۴۲	سہل انصاری	۱۸۰
۵۴۳	سہل ابو ایاس	۱۸۰
۵۴۴	سہل بن بیضاء	۱۸۰
۵۴۵	سہل بن حارثہ	۱۸۱
۵۴۶	سہل بن حارث	۱۸۲
۵۴۷	سہل بن خثمہ	۱۸۲
۵۴۸	سہل بن حنظلیہ	۱۸۲
۵۴۹	سہل بن حنظلیہ عیشمی	۱۸۳
۵۵۰	سہل بن حنیف	۱۸۳
۵۵۱	سہل بن رافع بلوی	۱۸۴
۵۵۲	سہل بن رافع	۱۸۴
۵۵۳	سہل بن ربیع	۱۸۵
۵۵۴	سہل بن رومی	۱۸۵
۵۵۵	سہل بن ابی سہیل	۱۸۵
۵۵۶	سہل بن صخرہ	۱۸۵
۵۵۷	سہل بن ابی صعصعہ	۱۸۶
۵۵۸	سہل	۱۸۶
۵۵۹	سہل بن عامر	۱۸۶
۵۶۰	سہل بن عتیک	۱۸۶
۵۶۱	سہل بن عتیک انصاری	۱۸۶
۵۶۲	سہل بن عدی انصاری	۱۸۶
۵۶۳	سہل بن عدی	۱۸۷
۵۶۴	سہل بن عدی تمیمی	۱۸۷
۵۶۵	سہل بن عمرو انصاری	۱۸۷
۵۶۶	سہل بن عمرو	۱۸۷
۵۶۷	سہل بن عمرو حارثی	۱۸۷
۵۶۸	سہل بن قرظہ	۱۸۸
۵۶۹	سہل بن قیس انصاری	۱۸۸
۵۷۰	سہل بن قیس سلمی	۱۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۷۱	سہل بن قیس مزنی	۱۸۸
۵۷۲	سہل بن مالک	۱۸۸
۵۷۳	سہل بن منجاب	۱۸۹
۵۷۴	سہل	۱۸۹
۵۷۵	سہم بن مازن	۱۸۹
۵۷۶	سہیل بن بیضاء	۱۸۹
۵۷۷	سہیل بن خنظلیہ	۱۹۰
۵۷۸	سہیل بن خلیفہ	۱۹۰
۵۷۹	سہیل بن رافع	۱۹۰
۵۸۰	سہیل بن سعد	۱۹۰
۵۸۱	سہیل بن عامر	۱۹۱
۵۸۲	سہیل بن عبید	۱۹۱
۵۸۳	سہیل بن عتیک	۱۹۱
۵۸۴	سہیل بن عمرو	۱۹۱
۵۸۵	سہیل بن عمرو قریشی	۱۹۱
۵۸۶	سہیل بن قیس	۱۹۳
۵۸۷	سواد بن حارث	۱۹۳
۵۸۸	سواد بن خالد	۱۹۳
۵۸۹	سواد بن قیس	۱۹۴
۵۹۰	سواد بن عمرو	۱۹۴
۵۹۱	سواد بن غزیہ	۱۹۵
۵۹۲	سواد بن قارب	۱۹۵
۵۹۳	سواد بن قطب	۱۹۶
۵۹۴	سواد بن مالک	۱۹۶
۵۹۵	سواد بن یزکب	۱۹۶
۵۹۶	سواد بن ربیع	۱۹۶
۵۹۷	سوادہ بن عمرو قاری	۱۹۶

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۹۸	سوادہ بن عمرو	۱۹۶
۵۹۹	سویط بن حرملہ	۱۹۶
۶۰۰	سویق بن حاطب	۱۹۷
۶۰۱	سوید بن جبیلہ	۱۹۷
۶۰۲	سوید بن حارث	۱۹۷
۶۰۳	سوید بن خنظلہ	۱۹۷
۶۰۴	سوید بن زید	۱۹۸
۶۰۵	سوید	۱۹۸
۶۰۶	سوید بن صامت	۱۹۸
۶۰۷	سوید بن صخر	۱۹۸
۶۰۸	سوید بن طارق	۱۹۹
۶۰۹	سوید بن عامر	۱۹۹
۶۱۰	سوید باهلی	۱۹۹
۶۱۱	سوید انصاری	۲۰۰
۶۱۲	سوید بن علقمہ	۲۰۰
۶۱۳	سوید بن عمرو	۲۰۰
۶۱۴	سوید بن عیاش	۲۰۰
۶۱۵	سوید بن غفلہ	۲۰۰
۶۱۶	سوید بن قیس	۲۰۱
۶۱۷	سوید بن مخشی	۲۰۱
۶۱۸	سوید بن مقرن	۲۰۱
۶۱۹	سوید بن نعمان	۲۰۲
۶۲۰	سوید بن ہبیرہ	۲۰۲
۶۲۱	سوید	۲۰۲
۶۲۲	سیابہ بن عاصم	۲۰۳
۶۲۳	سیار بن بلز	۲۰۳
۶۲۴	سیار بن روح	۲۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۶۲۵	سیدان	۲۰۳	۶۵۲	شداد بن ثمامہ	۲۱۰
۶۲۶	سیف بن ذی یزن	۲۰۴	۶۵۳	شداد بن شرجیل	۲۱۰
۶۲۷	سیف بن قیس	۲۰۴	۶۵۴	شداد بن عارض	۲۱۰
۶۲۸	سیف بن مالک	۲۰۴	۶۵۵	شداد بن عبداللہ	۲۱۰
۶۲۹	شمونہ بلقاری	۲۰۴	۶۵۶	شداد بن عمرو	۲۱۱
۶۳۰	شافع بن سباب	۲۰۵	۶۵۷	شداد بن عوف	۲۱۱
۶۳۱	شاہ	۲۰۵	۶۵۸	شداد بن الحامہ	۲۱۱
۶۳۲	شباث بن خدیج	۲۰۵	۶۵۹	شراحیل حنفی	۲۱۱
۶۳۳	شبت بن سعد	۲۰۵	۶۶۰	شراحیل بن زرعہ	۲۱۲
۶۳۴	شیر بن معقوق	۲۰۵	۶۶۱	شراحیل کندی	۲۱۲
۶۳۵	شبرمہ	۲۰۶	۶۶۲	شراحیل بن مرہ	۲۱۲
۶۳۶	شبل	۲۰۶	۶۶۳	شراحیل ستری	۲۱۲
۶۳۷	شبل بن معبد	۲۰۶	۶۶۴	شراحیل بن اوس	۲۱۲
۶۳۸	شبیب بن حرم	۲۰۷	۶۶۵	شرجیل جعفی	۲۱۳
۶۳۹	شبیب بن ذی الکلاع	۲۰۷	۶۶۶	شرجیل	۲۱۳
۶۴۰	شبیب بن غالب	۲۰۷	۶۶۷	شرجیل بن حبیب	۲۱۳
۶۴۱	شبیب بن قرہ	۲۰۷	۶۶۸	شرجیل بن	۲۱۳
۶۴۲	شبیب بن نعیم	۲۰۷	۶۶۹	شرجیل بن سمط	۲۱۴
۶۴۳	شبیل بن عوف	۲۰۸	۶۷۰	شرجبیل بن عبدالرحمٰن	۲۱۵
۶۴۴	شیر بن شکل	۲۰۸	۶۷۱	شرجبیل بن عبد کلال	۲۱۵
۶۴۵	شجار	۲۰۸	۶۷۲	شرجبیل ابو عمرو	۲۱۵
۶۴۶	شجاع بن ابی وہب	۲۰۸	۶۷۳	شرجبیل بن غیلان	۲۱۶
۶۴۷	شجرہ کندی	۲۰۸	۶۷۴	شرجبیل ابو مطعب	۲۱۶
۶۴۸	شداد بن ازمع	۲۰۸	۶۷۵	شرجبیل بن معدیکرب	۲۱۶
۶۴۹	شداد بن اسید	۲۰۸	۶۷۶	شرجبیل	۲۱۶
۶۵۰	شداد بن اوس جہنی	۲۰۹	۶۷۷	شریح بن دیتے	۲۱۶
۶۵۱	شداد بن اوس	۲۰۹	۶۷۸	شریح بن حارث	۲۱۷

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۶۷۹	شریح خضری	۲۱۷
۶۸۰	شریح بن ابی شریح	۲۱۸
۶۸۱	شریح بن ضمرہ	۲۱۸
۶۸۲	شریح بن عامر	۲۱۸
۶۸۳	شریح کلابی	۲۱۸
۶۸۴	شریح بن عمرو	۲۱۸
۶۸۵	شریح بن مکدو	۲۱۸
۶۸۶	شریح بن ہانی	۲۱۹
۶۸۷	شریح	۲۱۹
۶۸۸	شرید بن سوید	۲۱۹
۶۸۹	شریط بن انس	۲۲۰
۶۹۰	شریق	۲۲۰
۶۹۱	شریک بن حنبل	۲۲۰
۶۹۲	شریک بن ابی الخیر	۲۲۰
۶۹۳	شریک بن سحماء	۲۲۱
۶۹۴	شریک بن طارق	۲۲۱
۶۹۵	شریک بن عبد	۲۲۲
۶۹۶	شریک بن وائلہ	۲۲۲
۶۹۷	شریک	۲۲۲
۶۹۸	شطب کندی	۲۲۲
۶۹۹	شعبل بن احمر	۲۲۳
۷۰۰	شعبہ بن قوام	۲۲۳
۷۰۱	شعیب بن عمرو	۲۲۳
۷۰۲	شطی بن مانع	۲۲۳
۷۰۳	شفی ہدنی	۲۲۴
	رضی اللہ عنہم اجمعین ورضوا عنہ	

ترجمہ اسد الغابہ جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی صحابی ہیں بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر علیہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے محمد بن عبد اللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبدالعزیز ابن زرارہ کے والد ہیں جو حضرت معاویہ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین میرا لڑکا (شہید ہوا) یا آپ کا حضرت معاویہ نے جواب دیا کہ تمہارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو ایک دن اسکا گذر زرارہ کی طرف ہوا وہ (اس زمانے میں) بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ (کے کنارے) پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انھوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے خدا نے ہمکو خوبی کے ساتھ اٹھایا اور خوبی کے ساتھ کام یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کے سکون سے پڑھتے ہیں اور اہل لغت جزء جیم کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر جزی کی جیم کے زبر و زیر دونوں پڑھتے ہیں اور عبدالغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نخعی عمرو بن زرارہ کے والد ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب سنہ ۹ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈالدیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے

Marfat.com

لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے نکلی لظی تصیر اعی کی آواز آرہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا حمل چھپاتی ہے انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ اُسنے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انھوں نے کہا کہ اُسکے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کہ قریب رجب آپکے پاس گئے تو آپ نے (آہستہ سے انکے کان میں) کہا تمہارے سفید داغ ہیں جنکو تم چھپاتے ہو انھوں نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسکو آپکے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ بس وہی ہے آتی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ ہے جو میرے بعد پیدا ہوگا انھوں نے پوچھا اے خدا کے رسول فتنہ کیا ہے آپنے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار ڈالینگے اور آپس میں خوب جھگڑا کرینگے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا برائی کرنیوالا اپنے کو بھلا سمجھ کر یہ خیال کریگا اور تم مر جاؤگے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہونچیگی اور اگر تمہارا بیٹا مر جائیگا تو تم کو پہونچیگی انھوں نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھکو وہ آگ نہ پائے آپنے اُنکے لیے دعا کی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عمرو ہے ایک جوان شخص ہیں انکے بیٹے عمرو سے روایت ہے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے آیۃ ان المجرمین فی ضلال وسعر تا انا کل شیء خلقناہ بقدر تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا یا اور کوئی

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی طبری و کلبی و ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابو عمر نے انکا حال مختصر ذکر کیا ہے اور ابو موسی نے طول دیکر بیان کیا ہے ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابو ہیل نامے نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے خبر دی انھوں نے بنی علقمہ کے ایک شخص سے روایت کی انھوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جنکو زرارہ بن قیس بن حارث بن عدا کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انھوں نے کہا میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے سفر میں آپکی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ وہ گدھی جسکو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا دن لائے ایک بچہ جنا ہے پھر ابو موسی نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا یہ لوگ دو سو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے راستہ میں ایک ہولناک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جسکو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اُسنے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے گذشتہ ذکر میں لکھ چکے ہیں ویسا ہی بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنیکے بعد تنا اور بیان کیا ہے کہ زرارہ وفات پاگئے اور وہ آگ انکے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت مقام کوفہ میں توڑی انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی تھی حبان بن حارث نخعی نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ترجمہ یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے

Marfat.com

اور اسلام قبول کیا آپنے انکیلیے تحریر لکھدی اور انکے حق مین دعاء خیر کی ابوموسی نے انکا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ وہی زرارہ ہین جنکے سفر اور زرارہ ابن عمرو کے بیان مین گذر چکا ہے جنکا ابوعمر نے بیان کیا ہے اور انہین خواب کا حال ذکر کیا ہے مین نے انکو الگ الگ دو بیان حضرت ابوعمر کی تقلید سے قرار دیدیے تاکہ ایک پہلوان لوگون نے ذکر کیا ہے مجھے نہ رہجائے اور اسوجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھکر یہ نہ گمان کرلیں کہ ہمنے انکو ذکر ہی نہین کیا اسی لیے ہمنے بیان کرکے کہدیا کہ یہ دونون ایک ہی ہیں اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ عمرو کے والد کے غیر ہیں جنکا بیان اس سے پہلے گذر چکا اور جنکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس قبیلے نخع کا ایک مشہور شخص قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان مین اور ابوموسی نے زرارہ بن قیس کے بیان مین ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب بیان ہی بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہین اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ خدا کی مخلوق مین سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے حضرت عثمان سے خلع کی اور بعد مین حضرت علی سے بیعت کی اور انکے والد زرارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے واللہ اعلم اور ابوموسی نے عبدالرحمن بن عابس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہین قیس بن عمرو کے اور جسنے انکو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے اسنے انھین انکے دادا کیطرف منسوب کردیا اور ایسا اکثر کردیا کرتے ہین یا یہ کہ انکے نسب مین اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسرون کے نسب مین واقع ہوا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہین جایہ کی جنگ مین شہید ہوئے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ زرارہ بن کرب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین دیکھا ہے ابونعیم نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکا نسب نہین بیان کیا یا انکا بیان حارث ابن سہمی کے ذکر مین گذر چکا مین کہتا ہون کہ ابن منده کی کتاب کے نسخے جہانتک میری نگاہ سے گذرے ہین انھون نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہین لکھا انھون نے انکو حارث بن عمرو سہمی کے بیان مین ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہین کیونکہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ یعنی (زرارہ بن کریم) صحابی نہیں ہیں بلکہ انکے دادا حارث صحابی تھے اور قبیلہ باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہین اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ مین شمار ہوتی ہے واللہ اعلم

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ محمد بن زیاد الہانی نے انسے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے ان پر اسلام پیش کیا انھون نے اسلام قبول کرلیا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت سفر مغرب کی نماز مین والتین اور انا انزلناہ پڑھتے سنا اور محبوب بن موسی نے ابو محمد جرجانی سے انھون نے ابوزرعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن۔ شاہ یمن تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس خط بھیجا تھا ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد ابن علی بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک

Marfat.com

خبردی انھوں نے ہمسے ابن اسحاق سے روایت کی انھوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے غزوۂ تبوک سے آنیکے وقت پہونچا اور انکے مسلمان یعنی ہرایا تھا ابن اسحاق نے کہا ہے کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپکو اپنے مسلمان ہونے اور اُن لوگون کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط لکھکر بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم[۱] من محمد رسول اللہ الی الحارث بن عبد کلال والی نعیم بن عبد کلال الی النعمان قیل ذی رعین ومعافر والی زرعۃ بن ذی یزن اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم منقلبنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم بہ وانبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ وسہم النبی وذکر الزکوۃ یہ بہت بڑا خط ہے اور انھی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کیطرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آوین مین تمکو انکے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

شقری۔ انکا نام احرم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ رکھا اسامہ بن اخدری نے انسے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ قبیلۂ شقرہ سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انمین ایک مرد جسکا نام احرم تھا اسنے ایک حبشی غلام مول لیا اور کہا یا رسول اللہ اسکا نام رکھدیجیے اور میرے واسطے اسمین برکت کی دعا کیجیے آپنے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اسنے کہا احرم آپ نے فرمایا (احرم نہین) بلکہ زرعہ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے انکا ذکر لوگون نے کیا ہے مگر نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ انکی روایت ثابت ہے ابو الاسود بن دیلی نے انسے روایت کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم اسلمی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہتے تھے غزوۂ احد میں آپکے ہمراہ شریک ہوئے اور مسلمانون میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے یہ ابن کلبی کا کلام ہے۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بیاضی۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھون نے ابو الحوشب سے انھون نے زرعہ بن عبد اللہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اسکے لیے فتنون سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی (بروز قیامت) حساب کی کمی کا سبب ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے (یعنی ابو موسی نے) لکھا ہے کہ انھون نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان شاہ ذی رعین ومعافر اور زرعہ بن ذی یزن کیطرف اما بعد مین تمسے اُس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کیوقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہونچا اور مدینے میں ہمسے ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا قاصد نے اوسکو پہونچایا اور

(سیدنا) **زرین** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے لکھا ہے سیف لرح یعنی انسے پہلے سے پہلے میری کتاب میں دو جگہ ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انھوں نے درقا بن عبدالرحمن حنظلی سے انھوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکی اولاد کے واسطے دعا دی ابو جعفر نے یزید بن دمان سے روایت کی وہ انھون نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کلثوم بن ادنی ابن بہثا بن عبداللہ نے کہا ہے شعر جدی الذی مسح النبی جبینہ * ثمینہ وانا الجواد السابق * ابوموسی نے انکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح زرین ہے

باب الزاء مع العین والفاء

(سیدنا) **زعبل** (رضی اللہ عنہ)

خطیب ابوبکر نے انکو کتاب موتنف میں بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انھون نے حارث بن عبید یعنی ابو قدامہ سے انھون نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زُفَر** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حدثان نصری خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے (مگر انکا صحابی ہونا یا آنحضرت کو دیکھنا معلوم نہیں ہوتا) ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حرثان بن حارث بن حرثان بن ذکوان۔ یہ ازخاندان بنی کاغنہ بن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حذیفہ اپنے زمانے میں قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اسنے نبوت کا دعوی کیا تو یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ہاشم بن حرملہ انکا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **زکرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ابو حاتم رازی اور ابوالحسن عسکری نے انکا تذکرہ افراد میں لکھا ہے۔ اور ابوالفتح ازدی نے انکا نسب بیان کیا ہے بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زیاد بن سنبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں نے زکرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر جانتا ہوتا تو میں انکی زیارت کرتا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زکریا (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے زہری سے انھوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اسلام کی کوئی انتہی ہے آپنے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھروالوں کے ساتھ خدا بھلائی کرنا چاہیگا اُن میں اسلام کو داخل کریگا اُس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا آپنے جواب دیا پھر تو لوگ ایسے ظالم ہو جاؤگے (جیسے) مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو ڈسنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اوٹھتے ہیں پھر اس شخص پر گر پڑتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ منہ سے زہر نکالا کرتے ہیں) اور ایک دوسرے کی گردن مارنے لگوگے ابن شاہین نے انکا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں بذیل ردیف زا اسیطرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ انکا نام کرز بن علقمہ ہے اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

(سیدنا) زمل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انکو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ (ابن سعد ہذیم عذری) ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام بن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انھوں نے ملیل بن عبداللہ عذری سے انھوں نے اپنے چچا عمارہ بن حزمی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمل نے بیان کیا کہ بت سے ایک آواز سنی اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا یہ جھنڈا انکے پاس برابر رہا یہانتک کہ اسی جھنڈے کو لیکر معرکہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے اسیطرح کہ جھنڈا دینے کا ذکر کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زنباع (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابو نعیم کا تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے انکی کنیت ابو روح ہے انکے بیٹے روح سے تھے فلسطین میں اکثر مقیم رہتے تھے ابن جریج نے عمرو بن شعیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ (خلوت کرتے ہوئے) پایا تو انھوں نے اسکا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کان لی وہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنباع سے پوچھا تم نے کیوں ایسا کیا انھوں نے کہا کہ اسنے ایسی ایسی حرکت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور

Marfat.com

دونون نے انکے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہی کیونکہ زنباع بیٹے ہین روح بن سلامہ کے اور انکا نسب روح کے بیان مین گذر چکا واللہ تعالیٰ اعلم

باب الزاء مع الہاء والواو

(سیدنا زہرہ رضی اللہ عنہ)

ابن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قیس بن مالک بن انزم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ہجر کے بادشاہ نے انکو بھیجا تھا انھون نے اسلام قبول کر لیا اہل فارس کی جنگ مین حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انھون نے جالینوس فارسی کو مار کر اسکا اسباب لیا جسکی قیمت دس ہزار درہم تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ شبیب بن شہاب نے اسکو قتل کیا تھا۔ زہرہ جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے ابو عمر نے اسکو اسی طرح بیان کیا ہی مین کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہین شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنون زندہ رہے شبیب ابن یزید خارجی نے انکو بلاد جبل مین حجاج کے عہد مین شہید کیا یہ سیف و طبری و کلبی اور ابن حبیب ورداقطنی وغیرہم کا قول ہی ابن اسحاق نے انکے والد کا نام حویہ بضم حاء و فتح واو بیان کیا ہی دارقطنی نے کہا ہی سیف کا قول صحیح ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن قرۃ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہی عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم کے سبب سے بہت سی تاریکیاں ہونگی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ زہیر تابعی ہین اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہی۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ مولفۃ القلوب مین انکا ذکر کیا گیا ہی ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہی اور مین انکو نہیں پہچانتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگون نے ان کا نسب اسطرح بیان کیا ہی زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسمعیل سے انھون نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لیگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپنے مجھے اجازت دی مین آپکے پاس گیا عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انکو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں سائب سے مخاطب ہو کر کہا کیا تم جاہلیت مین میرے شریک نتھے سائب نے کہا ہان میرے والدین آپ پر قربان ہون آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے نہ جھگڑا کرتے تھے ابو موسی نے بیان کیا ہی کہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین پس اگر یہ وہی ہین تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہین اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہین اور انھون نے اس عہدنامہ کے نقض مین جسکو قریش او بنی مطلب نے لکھا تھا بڑی کوشش کی تھی جسکو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہین۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

ؔ قریش نے شروع شروع مین ایک عہدنامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین اور حمایت کرنے والون کے ہاتھ خرید و فروخت موقوف کر دی جائے اور

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے انسے روایت کی ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور انھون نے اسمٰعیل سے انھون نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن امیہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور دونون نے سائب کی تعریف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انکو تمسے زیادہ جانتا ہون پھر آخر حدیث تک بیان کیا صرف ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے میں کہتا ہون ابن مندہ نے انکے دو تذکرے لکھے ہین حالانکہ یہ دونون ایک ہین اسمین کوئی شک و شبہ نہین انھون نے دونون تذکرون مین ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس مین نہین جانتا کہ کس وجہ سے انھون نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات مین کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

انماری اور بعض نے کہا ہو کہ یہ زہیر شامی کے والد ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے انسے روایت کی ہو ابو عمر نے اسکو مختصر بیان کیا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ثقفی عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی (خاندان ازدشنوہ سے) ہمین ابوموسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن اسحاق بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن مبارک نے خبر دی انھون نے شعبہ سے انھون نے ابو عمران جونی سے انھون نے زہیر بن ابو جبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دریا مین طوفان کے وقت سفر کرے اسکے لیے افسوس نکیا جائے اور جو شخص چھت پر سو رہے جسپر کوئی آڑ نہین اور مر جائے اسکے لیے افسوس نکیا جائے ہشام دستوائی نے اسکو ابو عمران سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا ہم فارس مین تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انھون نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انھون نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اسکو شعبہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا محمد بن زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن منادہ کنانی بنی جمالی ... علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ انکے لیے انکی چراگاہ کو مخصوص کر دیجیے انہیں جمالی ہونے کے بیان مین ... ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن ابو حمران ... زہیر بن ... کے دادا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جسمین آپکی وفات ہوئی اسپر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابو احمد عسکری نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد کنیت انکی ابو صرد ہے یا ابو جرول جشمی ہیں پھر سعدی ہیں خاندان بنی سعد بن بکر سے۔ (ملک شام مین رہتے تھے) اپنی قوم ہوازن کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے بعد اسکے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے (اور) آپ مقام جعرانہ مین قبیلہ ہوازن کے قیدیون مین سے مردون اور عورتون کو الگ الگ کر رہے تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن شعیب نے بیان کیا انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ انھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین مین تھے جب آپکو قبیلہ ہوازن کے مال و قیدی غنیمت مین ملے تو مقام جعرانہ مین انکا وفد آپکے پاس پہونچا یہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے انھون نے کہا ہم آپکے قرابت دار (اور) آپکے کنبہ (کے) ہیں آپ ہمپر احسان کیجیے خدا آپ پر احسان کرے اور اسکے ساتھ ہی انکے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتون کو قید کیا ہے وہ آپکی پھوپیان اور خالائین ہیں اور آپکی انائین ہیں جنھون نے آپکی کفالت کی تھی اور اگر ہم (یعنی ہمارے قبیلے کی عورتین) حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر انمین سے کسیکو ہمپر ایسا قابو ملتا جیسا آپکو ملا ہے تو ضرور ہم اسکی مہربانی اور احسان کی امید رکھتے اور آپ تو ان تمام لوگون سے بہتر ہین جنکی کفالت کیجائے (اور انسے امید نفع کی رکھی جائے) پھر انھون نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپکو پڑھکر سنائے جو درج ذیل ہین۔

امنن علینا رسول اللہ فی کرم ... فانک المرء نرجوه و ننتظر ... امنن علی بیضة قد عاقها قدر ... ممزق شملها فی دهرها غیر

ابقت لنا الحرب هتافا علی حزن ... علی قلوبهم الغماء و الغمر ... ان لم تدارکها نعماء تنشرها ... یا ارجح الناس حلما حین یختبر

امنن علی نسوة قد کنت ترضعها ... اذ فوک یملؤه من محضها درر ... اذ کنت طفلا صغیرا کنت ترضعها ... واذ یزینک ما تاتی و ما تذر

لا تجعلنا کمن شالت نعامته ... واستبق منا فانا معشر زهر ... انا لنشکر الاء وان کفرت ... وعندنا بعد هذا الیوم مدخر

(ترجمہ) اے خدا کے رسول ہمپر مہربانی کر کے احسان کیجیے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہین کہ ہم آپ سے (بھلائی کی) امید رکھتے ہین اور آپ کو اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہین ایسی جماعت پر احسان کیجیے جسکو تقدیر الٰہی نے بیست و نابود کر دیا ہے اور انکی جماعت متفرق ہوگئی ہے اور انکی حمیت کے زمانے مین ہر وقت ترقی ہوتی رہی ہے ... لڑائی نے ہر دن اور ہر رونے کی بنیاد ڈالدی ہے اور ہمارے قبیلہ والون کے دل غم و رنج سے بھرے ہوئے ہین۔ اگر آپکے احسانات انکی دستگیری نکرینگے تو اسی وقت امتحان سب لوگون سے زیادہ بردبار (آدم ہم ہلاک ہو جائینگے) ... ان عورتون پر احسان کیجیے جنکا آپ نے دودھ پیا ہے جب آپ ... انکے پستان سے دودھ پیا ہے جب آپ کا سر بمیہ تھا انکا دودھ پیتے تھے اور جب آپکو ہر بات ... پسند تھی کہ ... جواب ...

حو کرتے تھے وہ بھی جواب کرتے تھے وہ بھی ہم کو ان لوگون کے مثل کیجیے جنکے کنوین کا سر بند ہو گیا تھا (یعنی انھون نے لوگون کو فائدہ پہونچانے کو اپنے کنوین کا دہانہ کھول دیا تھا مگر

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اپنے اہل و عیال زیادہ محبوب ہیں یا مال و دولت انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم کو [illegible] اہل و عیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل و عیال ہم کو زیادہ پیارے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہوں وہ تمہارے ہیں جب میں لوگوں کو نماز پڑھا دوں تو تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے اہل کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں میں اس وقت تم کو دونگا اور [illegible] سے بھی تمہارے اہل و عیال کا [illegible] پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی یہ لوگ کھڑے ہوئے اور کہا جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا تھا ان لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمہارے لیے ہیں مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں اور عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنو سلیم نہیں (دیتے ہیں) بنو سلیم نے کہا کہ [illegible] جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن نے کہا لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں (دیتے ہیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اسکو آئندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصے ملینگے پس انھوں نے لڑکیاں اور بیبیاں ان کو واپس کر دیں تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن حصین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا ذکر [illegible] کی حدیث میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ [illegible] انکو ابن [illegible] نے کہا ہے کہ ابن ابو جہل انکا ذکر زہیر بن ابی جہل کے بیان میں گذر چکا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی کنیت انکی ابو ملیکہ ہے ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا اسنے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابوبکر نے اس کے قصاص کو باطل کر دیا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے

Marfat.com

ابو منده سے سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمام نے خبر دی انھون نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے عبد اللہ بن عثمان ثقفی سے انھون نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے کہا ہے کہ اگر اسکا نام زہیر بن عثمان نہو تو مین نہین جانتا کہ اسکا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن دکھاوا اور نمود ہے تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون ابن مندہ نے اس بیان مین ہشام دستوائی کی حدیث ابو عمران جونی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم فارس مین تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبد اللہ ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی پس مجھسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر لیٹے جسکے گرد کوئی چیز نہو جو اسکے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا بری ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے حالانکہ اسکو اس سے کچھ تعلق نہین اور اسی لیے ابو عمر نے اسکو زہیر بن جبل کے نام مین ذکر کیا ہے (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے پس مین نہین جانتا کہ آیا وہ دونون ایک ہی شخص ہین یا دو الگ الگ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد البر اور بعض لوگون نے زہیر معروف لعبود بیان کیا ہے جنگ حنین مین شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکو انکے بھائی خراش سلمی کے تذکرے مین ضمناً بیان کیا ہے مین نے اسکو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع کہتے ہین اور بعض لوگون نے انکو نخعی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے انھون نے کوفہ مین رہنا اختیار کیا تھا ایاد بن لقیط نے انسے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک لڑکا لیکر آئی جو مر گیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے دو لڑکے مر چکے ہین آپنے فرمایا تو نے آگ سے (بچاو کے لیے) بہت مضبوط سپر بنالی بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہین ہین بلکہ تابعی ہین اور لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو زہیر ابن علقمہ کہا ہے اور بعض نے انکو زہیر بن ابی علقمہ بیان کیا ہے اور دونون ایک ہی ہین۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ اور بعض لوگون نے کہا ہے ابن ابی علقمہ طبری نے انکو ثقفی اور ابو نعیم نے بجلی بتایا ہے ابو موسی نے انکو نقل کیا ہے اور انھون نے ہمین اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حبیب ابن حسن نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا ہمین ابو غالب کوشیدی اور ابو شیران نے خبر دی ان دونون نے کہا ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی انھون نے کہا ہمین عمرو بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم ابن علی نے خبر دی نیز ابو القاسم نے کہا اور ہمسے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن منصور نے خبر دی نیز ابو القاسم نے کہا کہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگون نے کہا ہمسے عبید اللہ بن لقیط نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں ابادنے خبردی انھوں نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انھوں نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مرگیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگوں نے اس (کے آنے) کو ناپسند کیا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اسکے سوا میرے دو لڑکے مرچکے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے (بچنے کے لیے) مضبوط سپر بنالی حسین کی روایت میں زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسی نے اسکو بیان کیا ہی میں کہتا ہوں ابن مندہ نے انکو اور اس حدیث کو بھی جسکو ابوموسی نے بیان کیا ذکر کیا ہے (جیسا کہ اوپر گذر چکا) ابوموسی نے اسکے سوا کچھ نہیں بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہی کہ وہ ثقفی ہیں۔ حدیث اور اسناد دونوں کے اعتبار سے یہ دونوں ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی علقمہ ضبعی کوفہ میں انکا شمار ہے ہمیں خلاد بن یحیی بن سفیان سے انھوں نے اسلم منقری سے انھوں نے زہیر بن ابی علقمہ سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہی اسنے کہا ہاں ہر قسم کا مال ہے آپنے فرمایا کہ اسکا اثر تجھ پر نمایاں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے علی بن قادم نے سفیان سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا انکا نام زہیر صحابی ہے ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ فرعی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہی۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جبیر سے جو (قبیلہ) فرع کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھ سے تمہارے والد سری بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے وہ انکے دادا زہیر سے روایت کیا کرتی تھیں اور یہ زہیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور زہیر کی بیٹی حضرت معاویہ کے عقد میں تھیں میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہی کہ انکے والد نے دادا سے روایت کرتے ہیں (دادا کا نام زہیر نہیں بتایا) واللہ اعلم ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہی کہ یہ باہلی ہیں اور بعض انکو نصری کہتے ہیں خاندان بنی نصر بن معاویہ سے بصرہ میں رہتے تھے ابوعثمان نہدی نے انسے روایت کی ہی سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے انھوں نے عامر بن مالک سے انھوں نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہی کہ ان دونوں نے کہا کہ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آنحضرت ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپنے آواز دی یا بنی عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں میری تمہاری مثل اس شخص کی سی ہی جو اپنے اہل کی نگرانی کررہا ہو اور دشمن کو دیکھکر ہوشیار کرنے چلا ہو (لیکن) اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہونچ جائے چلا اٹھے کہ ای قوم (دشمن) ڈاکا مارنے آگیا اسیطرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انھوں نے ابوعثمان سے انھوں نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہی اور انکے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہی۔

Marfat.com

انھوں نے دربار ملک کو سندیں میں ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض - فہری (خاندان) بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں - قریش میں فہر ہی ہیں - ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیس بن صبابہ کے ہمراہ زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری اُحدی کو بنی نجار کی طرف بھیجا تاکہ انھوں نے مقیس کے بھائی کی دیت میں انکا جمع کر دی جب مقیس کو دیت ملگئی تو اسنے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور انکو شہید کر کے مرتد ہو گیا ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ بن عمرو بن خنثر بن ماذ بن عمرو بن حارث بن مازنیہ بن بکر بن ہوازن صحابی ہیں - دارقطنی نے انکو خنثر کے نام میں ابن طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قرضم بن جعیل - عہری خاندان [illegible] بن حبان سے تھے جو قضاعہ کا ایک بطن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے اس سبب سے آپ انکی بزرگی کیا کرتے تھے طبری نے انکو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے کہ انکا نام ذہبن بن قرضم بن جعیل ہے ذہبن میں انکا بیان گذر چکا واللہ اعلم - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بلوی - ابو نصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ لوگ انکو صحابی کہتے ہیں - یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں زاہر ہشام بن عبدالملک کیطرف سے (شام) برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں انکی قبر ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی - اسماعیل بن ابی خالد نے [illegible] سے روایت کی انھوں نے انکے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زہیر بن مخشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور صحابی ہیں - ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن [illegible] جشمی انکی کنیت ابو اسامہ ہے [illegible] میں شریک تھے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

Marfat.com

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

زبیری ابن ابو علی نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا کہ انکی کنیت ابو زہیر ہے صحابہ کے تذکرہ لکھنے والوں نے انکا حال کسی کتاب میں لکھا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) زوبعہ (رضی اللہ عنہ)

جنی ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے حسن دارقطنی کا اتباع کر کے انکو بیان کیا ہے کہ انھوں نے [illegible] صحابیات میں [illegible] جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے زوبعہ جنی کی حدیث ثابت بن یزید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اسوقت جن آئے جب انھوں نے قرآن سنا تو کہا چپ ہو جاؤ۔ یہ نو آدمی تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں اگر ہم نے یہ شرط نہ کرلی ہوتی کہ کسی [illegible] کو نہ چھوڑیں گے تو اسکا اور اس جیسے تذکرہ ان کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء مع الیاء

(سیدنا) زیاد اخرس (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو زیاد بن اخرس بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد بن عمرو جہنی لکھا ہے یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے ابن اسحاق نے انصار کے بیان میں جو جنگ بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے انکے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ انکا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے ابو نعیم و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابو الاسد دمشقی [illegible] میں رہتے تھے انکے پوتے سنان بن [illegible] بن زیاد دمشقی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ انکا اونٹ غلہ سے لدا ہوا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی الی آخرہ ہم اسکو زیاد دمشقی کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔ ابو عمر نے ضمناً تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ تمیمی ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انھوں نے کہا احمد بن عبدہ یعنی ابو جعفر ثقفی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں [illegible] بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن [illegible] نے خبر دی انھوں نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداء نے انسے کہا کہ تمہاری روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق کس طرح ہے ابن ابی عاصم نے اسی طرح بیان کیا ہے [illegible] کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ [illegible] اصحاب [illegible] فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ ابو نعیم و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے انکی اولاد نے انسے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمکو پکڑا اور رسیوں میں باندھا آخر حدیث تک۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جمہور۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ نائل بن زیاد بن جمہور نے کہا کہ مجھسے میرے والد زیاد بن جمہور نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط میرے پاس آیا تھا۔ ابو احمد عسکری نے بھی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ صدائی۔ صداء یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیاد مصر میں فروکش تھے۔ بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپکے سامنے اذان دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم صداء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ اس لشکر کو آپ واپس کر لیجیے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں لشکر واپس ہوا اور انکو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس انکا وفد مسلمان ہونیکی خبر لیکر آیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے برادر صداء تمھاری قوم تمھاری بہت ہی مطیع ہے انھوں نے جواب دیا یہ بات نہیں ہے بلکہ خدا نے انکو ہدایت دی ہے۔ انھوں نے کہا مجھکو آپ انکا سردار کیوں نہیں بنا دیتے آپنے فرمایا ہاں لیکن یہاں والوں کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں پس انھوں نے اسکا خیال چھوڑ دیا۔ ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انھوں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے انھوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انھوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا میں نے اذان دی (حضرت) بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صداء نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن خذرہ تیمی عمرو بن عدی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عادی انکے بیٹے نعیم نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثمل بن زیاد بن خذرہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہمکو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انھوں نے ہمکو پالیا اور ہمکو پکڑ کر بلعنبر کے قیدیوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پس ہم مسلمان ہو گئے آپنے ہم سبکو عادی اور پھر خاصکر اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر میرے لیے دعا کی۔ ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے خذرہ کو دال و ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے اور ابو موسی نے خذرہ خاء معجمہ سے یا خدرہ حاء مہملہ اور دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے

Marfat.com

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تیمی۔ انھیں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کی طرف روانہ کیا تھا تاکہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ میں ان دونوں کی اعانت کریں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور انکے تمام مشاہد میں انکے ساتھ شریک رہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں معلوم ہوتی۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ یعمری۔ ہمیں ابو موسی محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن احمد بن عمرو بن ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد یعنی ابو جعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن عروہ نے خبر دی انھوں نے عیسی بن یزید کنانی سے انھوں نے عبدالملک سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن سمرہ یعمری نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا یہاں تک کہ آپ قبیلہ جہینہ اور اشجع کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتیں کیں وہ انکے ساتھ ہنسنے لگے میں غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہیں اس پر آپ غصہ ہوئے اور آپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر میرے مونڈھوں پر مارے پھر کہا آگاہ ہو یقیناً یہ لوگ بنی فزارہ اور بنی شریدہ سے بہتر ہیں اور تیری قوم سے جنھوں نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا پس جب ردت کا زمانہ آیا اسوقت وہ سب قبیلہ جنھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی مرتد ہو گئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مرتد ہو جائے پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا الم ہر گز نہ ڈرو کیا تمنے سنا نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے خدا سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غلام سعد۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان کی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ سے انھوں نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انھوں نے زیاد غلام سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی محشر میں تیز دوڑاتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھوں نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں موجود تھا۔ اسیطرح ابن قانع نے انکو صحابہ میں قرار دیا ہے مگر انکے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ امری القیس مین سعد بن معاذ بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہین یہ جنگ
احد مین شہید ہوئے ہمین ابو القاسم اسعد بن ابوش ازدی نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حسین بن احمد
بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار
مصیصی نے خبر دی انھون نے کہا مین نے ابن مبارک کو سُنا وہ محمد بن اسحاق سے وہ حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے وہ محمود بن عمرو بن
یزید بن سکن سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد کے دن جب لڑائی سخت ہوگئی اور دشمنون نے آپکی طرف راستہ پالیا اور آپکے
قریب ہوگئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنون کو ہٹانا شروع کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے اور ابو دجانہ سماک بن خرشنہ بہت زخمی ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو صدمہ پہونچا اور آپکے آگے کے چار دانت شہید ہوگئے اور آپکا لب مبارک زخمی ہوا اور رخسارون پر گزند پہونچا اور خود رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہین پہنے ہوئے مذکور ہے تھے آپنے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کریگا پانچ انصاریون کی ایک جماعت کھڑی ہوئی
انھین زیاد بن سکن بھی تھے انھون نے مقابلہ کیا یہانتک کہ آخر مین زیاد بن سکن رہگئے یہ بھی زخمون سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانون نے دوڑ کر انکی طرف سے
مقابلہ کیا اور دشمنون کو انسے ہٹا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا مجھسے نزدیک ہوجاؤ یہ زخمون سے گر گئے تھے آپنے انکو لیکر اپنے
قدمون کا تکیہ لگا دیا یہانتک کہ آپ ہی کے قدمون پر انکی روح پرواز کر گئی طبری نے اسکو محمد بن حمید سے انھون نے سلمہ سے انھون نے ابن اسحاق سے
انھون نے حصین بن عبد الرحمن سے انھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن ابو سکن سے روایت کی انھون نے کہا زیاد بن سکن پانچ انصاریون کے
ساتھ کھڑے ہوگئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کرینگے ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی
انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے حصین سے انھون نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیہ۔ سمیہ انکی ماں ہین بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہین یہی زیاد ہین یہ
اور زیاد بن سمیہ کرکے مشہور ہین انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان مین ملالیا تھا حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ انکو زیاد
بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے انکی ماں سمیہ حارث بن کلدہ کی لونڈی تھین یہ ابو بکرہ کے ماں شریک بھائی ہین انکی کنیت ابو المغیرہ ہے انکی پیدائش ایک
روایت مین ہجرت کے سال اور ایک روایت مین ہجرت سے پہلے اور ایک روایت مین غزوہ بدر کے دن ہوئی نہ یہ صحابی ہین اور نہ انسے
کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک فصیح و بلیغ تھے انھون نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کردیا حضرت عمر نے انکو بصرہ کے
بعض علاقون کا عامل مقرر کیا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو موسی نے انکو اپنی جگہ پر مقرر کردیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انھون نے اپنے
بھائی ابو بکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگون کی گواہی سے قطع نہین کیا گیا اور عمر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے اور گواہون پر ان کی بدکاری کی اور انکو معزول کر دیا انھون نے کہا اے امیر المومنین آپ لوگون کو آگاہ کر دیجیے کہ آپ نے مجھے کسی برائی کیوجہ سے
نہین معزول کیا حضرت عمر نے فرمادیا کہ مین نے تمکو کسی برائی کیوجہ سے نہین معزول کیا بلکہ مین نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمھاری زیادہ عقل کا بار
لوگون پر ڈالون (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہی تو آیندہ ہر ایک پیش آنیوالی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہی جس سے رعایا کو اطمینان نہین حاصل ہوتا)
پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے انھون نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی
مصالحت تک انھی کی طرف رہے پھر معاویہ نے انکو اپنے مین ملا لیا اور ابو سفیان کیطرف سے انکو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد
حضرت عمر رضی کے زمانے مین فتح کی خوشخبری لیکر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انھون نے لوگون کے سامنے خوبی سے بیان کیا اسپر عمرو بن عاص نے
کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابو سفیان نے کہا مین اس شخص کو خوب جانتا ہون جسنے اسکا تخم اسکی ماں کے پیٹ
مین ڈالا ہی علی بن ابی طالب نے پوچھا وہ کون ہی ابو سفیان نے کہا وہ مین ہی ہون حضرت علی نے کہا خاموش رہو کیونکہ اگر عمر اسکو
سنینگے تو تمھارے ساتھ تیزی کرینگے۔ اور جب زیاد حضرت علی کیطرف سے بلاد فارس کے والی ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط
لکھا جسمین اسکی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نہ کرنے پر دھمکی دیگئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کر دیا اور لوگون سے بیان کیا کہ مجھے
جگر کھانے والی لڑکی سے تعجب ہوتا ہی کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہی حالانکہ میرے اور اسکے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے (یعنی
حضرت علی رضی اللہ عنہ) مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہین جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ مین نے تمکو
جس امر کا والی بنایا ہی میرے نزدیک تم اسکے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہین پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین
ابو سفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہین ہو سکتے معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ
دونون طرح سے پیش آتے ہین پس ان سے ہوشیار رہو والسلام جب زیاد نے خط پڑھا کہا بخدا ابو الحسن نے میرے موافق شہادت دی جب حضرت شہید
ہو گئے اور زیاد فارس مین رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انھون نے فورًا انکو ملا لیا اسکا بیان بہت لمبا ہی ہمنے اسکو چھوڑ دیا یہ واقعہ
سنہ ۴۴ ہجری مین ہوا ہمنے اسکو تاریخ کامل مین پورا بیان کیا ہی حضرت معاویہ نے انکو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی
انھی کی عملداری مین کر دیا یہ مرتے دم تک برابر اسکی حکومت پر رہے سنہ ۵۳ھ مین انکا انتقال ہوا یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے بعض
لوگون سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج مین کون زیادہ منتظم تھا انھون نے جواب دیا کہ زیاد فتنون اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا اسنے عراق
ہی کے آدمیون سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لیکر شام کو روانہ کیا اور لوگون پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیون نے بھی اختلاف نہ کیا
اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیون کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اسکے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اسنے
زیاد ہی کے حق مین فیصلہ کیا۔ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زیاد رضی اللہ عنہ

ابن طارق اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انصاری - انکا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ ابن رواحہ کو بھیجا انھوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا (وہ ایسا جانچا ہوا تھا) کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہ ہوئی ابن مندہ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن علیہ بن حرمی خطفانی انھوں نے عیینہ ابن حصن کو ردت کے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی محمد بن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے زبیر بن بکار نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر انصاری حلیف تھے یہ اور انکے بھائی ضمرہ بدر میں شریک تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اور اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک تھے - یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولیٰ ہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض - اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد کہا ہے اشعری انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے محمد بن عبد الملک ابن مروان اور علی بن مدینی نے یزید بن ہارون سے انھوں نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تمکو بھی وہی کرتے دیکھتا ہوں سوا ایک بات کے کہ تم عید کے دن نہیں نہاتے ہو عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے اسکو روایت کیا ہے انھوں نے کہا کہ عیاض شہر ہیت میں عید کے دن تماشا دیکھا اور حدیث کو بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غفاری - انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرد اور بعض لوگ انکو ابو القرد کا کی کے بیٹے کہتے ہیں زہری نے ابو السفر سے انھوں نے زیاد قرد سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ عمار سے فرماتے تھے کہ تمکو ایک باغی گروہ مار ڈالے گا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے جسکے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتابوں میں عین کے ساتھ ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ ابن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے ابو عمر و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

Marfat.com

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہین انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (مکہ معظمہ مین) حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہین رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے کو ہجرت کی اسلیے انکو مہاجری انصاری کہتے ہین یہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضر موت پر عامل مقرر کیا تھا ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے اعمش سے انھون نے سالم ابن ابی جعد سے انھون نے زیاد بن لبید سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ (بات) علم چلے جانے کیوقت ہوگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کسطرح چلا جائیگا اس حال مین کہ ہم قرآن پڑھتے ہین اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہین اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہیگی آپنے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے (تیری مان تجھکو نہ جنتی) کیا یہود و نصاری توریت و انجیل نہین پڑھتے حالانکہ اُس سے کچھ بھی نہین فائدہ اوٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد مین ہوئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف مطلبی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم حضرمی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد کی روایت سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انھون نے زیاد بن ابو نعیم حضرمی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین اسلام مین خدا نے فرض کی ہین جو شخص انمین سے تین کو ادا کرے تو اسکو وہ تین چیزین کچھ فائدہ نہ دینگی یہانتک کہ سبکو (پورا) کرے یعنی نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہین اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم فہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ مین انکا ذکر ہے مین انکی روایت سے کوئی حدیث نہین جانتا ہون اور یہ یوم الدار مین حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

نحنتلی ا انکی کنیت ابوالاغر ہے انسے انکے بیٹے اغر نے روایت کی ہے زیاد ابو الاغر کے بیان مین انکا ذکر ہو چکا ہے یہ بصرہ مین رہتے تھے اسحاق بن ابراہیم صواف نے
ابو ہیثم قصاب سے انھون نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے انھون نے اپنے والد اغر سے انھون نے انکے دادا زیاد سے روایت کی کہ انکا ایک اونٹ کھانے
سے لاہوا مینے کیطرف آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے ملے اور پوچھا ای اعرابی کیا لائے ہو انھون نے کہا مین نے جلاب یا کیہوت لایا ہون آپنے پوچھا
تم کیا چاہتے ہو مین نے کہا اسکو بیچنا چاہتا ہون آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ کرو اسیطرح اسکو صورت نے بیان کیا ہے
اور اسمین وہم کیا ہے اور ٹھیک وہ ہے جو موسی بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ابوسلمہ نے غسان بن اغر سے انھون نے زیاد بن حصین سے انھون نے اپنے والد
حصین سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابو ہارس باہلی۔ ان سے انکے بیٹے ہارس نے بیان کیا ہے نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے ہارس ابن زیاد باہلی سے روایت کرکے بیان کیا
ہے انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (مین اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور مین بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ عضبا
(نامی) پر سوار لبقر عید کے دن لوگون کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اسکو نضر کے سوا اورون نے عکرمہ سے انھون نے ہارس بن زیاد سے روایت کی
ہے مین اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور مین (اسوقت) لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کیواسطے
آپکی طرف بڑھا دیا آپنے ہاتھون کو واپس کر دیا اور مجھسے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہند۔ ابوبکر بن علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے اور حدیث اپنے والد ابوہند سے روایت کرتے ہین۔ ابوموسی نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ہا کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی عمی ہین اور عم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہین بعض لوگ اسکو عم ایک میم سے بیان کرتے ہین (لیکن) یہ کوئی
چیز نہین۔ یہ فتح مصر مین شریک ہوکر فلسطین لوٹ آئے اور وہین انکے لڑکے رہتے تھے۔ حذاقی بن حمید بن ستیر بن ساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض
بن فرق لخمی نے اپنے والد حمید سے انھون نے اپنے ماموں خالد بن معمر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زیاد بن جہور سے
روایت کی انھون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اسمین (لکھا) تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد مین تمکو خدا اور آخرت کی یاد
دلاتا ہون اسکے بعد (کہتا ہون) کہ اسلام کے سوا لوگون نے جتنے دین اختیار کیے ہین چاہیے کہ چھوڑ دین اسکو تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اخنس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن عُلیس بن سنان بن لائی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کیطرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہین حاصل کرسکتے جتنا اس سے نکلے ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کرسکتے ہو۔ ابن قانع نے اسکو بیان کیا ہے انکا تذکرہ اشبیری نے استیعاب پر استدراک کے لیئے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو عمرو اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ (بھی) لوگون نے بیان کیا ہے۔ یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحاق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حبان نے روایت کی ہے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابی جریج سے انھون نے حسن بن مسلم سے انھون نے طاوس سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنیکی غرض سے پوچھا کہ تمنے اس گوشت کی بابت کسطرح خبر دی تھی جو آپکو احرام کی حالت مین ہدیۃ پیش کیا گیا تھا۔ انھون نے جواب دیا کہ ہان ایک آدمی نے آپکو شکار کے گوشت کا ایک ہدیۃ پیش کیا آپ نے اسکو واپس کردیا اور فرمایا ہم اسکو نہ کھائینگے ہم احرام باندھے ہین اور اسکو ابو الزبیر نے طاوس سے روایت کی ہے اور انھی زید بن ارقم سے چند وجوہ سے مروی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوون مین شریک ہوئے اور غزوۂ احد مین کم سن سمجھے گئے تھے (اسلیئے نہین شریک کیے گئے) اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے اور غزوۂ موتہ مین انکے ساتھ گئے تھے۔ ہمین اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگون پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہین انپر نہ خرچ کرو یہانتک کہ شکستہ ہو جائین اور اگر ہم مدینے کیطرف لوٹینگے تو ضرور با شرف انمین سے عزت دار ذلیل کو نکالدیگا پس مین نے اسکو اپنے چچا سے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کردیا آپ نے مجھے بلایا مین نے آپسے (بھی) بیان کردیا آپنے عبداللہ اور اسکے ہمراہیونکی طرف (آدمی) بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انھون نے نہین کہا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگونکی تصدیق کی اس سے مجھکو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا پس مین گھر مین بیٹھ رہا۔ مجھسے میرے چچا نے کہا کہ تمنے کیا ارادہ کیا تھا کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالی نے اذا جاءک المنافقون نازل فرمایا آپنے میریطرف آدمی (بلانیکو) بھیجا اور مجھکو پڑھکر سنایا پھر فرمایا کہ خدا نے تمھاری تصدیق کی لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوئے کوفہ مین رہتے تھے اور مقام کندہ مین انکا گھر تھا اور یہین ۶۸ھ ہجری مین انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دنون بعد وفات پائی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ

صفین مین شریک ہوے اور انکے خاص اصحاب مین انکا شمار ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ مصر مین اترا کرتے تھے۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشروان سے خبر دی ان دونون نے کہا ہمین ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن رشدین مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے زید بن اسحاق انصاری سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا کیا مین تمکو جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ نہ بتاؤن مین نے کہا ہان اے خدا کے نبی آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ابو موسی نے کہا اسیطرح ہمین نے اسکو طبرانی کی کتاب مین پایا ہی لیکن ابن لہیعہ کا صحابہ سے ملنا محال ہی پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہی اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہو اور اس صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی بلوی عجلانی انصاری اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہین۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہین۔ اسکو موسی بن عقبہ و زہری اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی ان سبھون کا قول ہی کہ انصار مین سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر تھے مگر ابن اسحاق نے لکھا ہی کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر تھے ان لوگون نے زید کو انصار سے قرار دیا ہی اور حلیف ہونا نہین بیان کیا ہی اور بعد اسکے جو بیان ہوا ہی اسکو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہی اور عبید بن زید (جسکو ابن اسحاق نے اپنے قول مین بیان کیا ہی) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہین (لہذا) زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو بن عوف کی جانب رجوع کر گیا اور ابو عمر اور انکے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو (انصار کا) حلیف قرار دیا ہی اور ایسا ہی ابن ہشام کلبی نے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکو انصار کا حلیف قرار دیا ہی کیونکہ انھون نے بیان کیا ہی کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک ایک جماعت شریک بدر ہوئی جنکو انھون نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفا یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان (شریک بدر ہوے) اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے انکو حلیف قرار دیا ہی لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا حلیف ہونا نہین بیان کیا ہی اور صحیح یہ ہی کہ زید بن اسلم حلیف ہین اور عبید اللہ بن ابی رافع نے انکو ان لوگون کے نامون مین بیان کیا ہی جو حضرت علی کے ساتھ جنگ مین شریک ہوے اور ہشام کلبی نے انکی مخالفت کی ہی اور کہا ہی کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے انکو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین شہید کر ڈالا تھا اور انکے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہے جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے بیٹے ہیں یہ اسلمی صحابی ہیں عبداللہ بن ابی اوفی انکے بھائی تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ مدینے میں رہتے تھے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بصرہ میں رہتے تھے مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر اور حضرت عثمان و عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ و زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و عمار بن یاسر اور حضرت ابو الدرداء و سلمان فارسی و حضرت علی اور اپنے درمیان میں بھائی چارا کیا۔ ہمیں ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے (مقام) اصبہان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن صہیب نے یحیی بن ذکریا سے انھوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے انھوں نے ایک قریشی سے انھوں نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر اگر میں کسی کو دوست بناتا تو تمھی کو بناتا ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسی نے لکھا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ بن مندہ کے بعض نسخوں میں انکا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ مجھکو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن بولا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن عمر شنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھوں نے کہا مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ کہے اسکے (سب) گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے (زحفی) بھاگا ہو تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے انکا ذکر کیا ہے حالانکہ انکا ذکر ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے ابن مندہ نے صرف انکا نسب چھوڑ دیا ہے اور ابو عمر نے بھی انکا نسب نہیں بیان کیا صرف ابو نعیم نے انکا نسب ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کی تبعیت میں ابو موسی نے بھی ذکر کر دیا ہے اور انھوں نے بعینہ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انھوں نے ان کے والد سے انھوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہے پس یہ زید وہی زید بن بولا ہیں اسمیں کسیطرح کا شک (و شبہ) نہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے زید کے بیٹے یسار سے انھوں نے زید یعنی رسول خدا صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے غلام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے باب الاستسقا میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید رضی اللہ عنہ

ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ انکی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھیں انکی کنیت ابو سعید ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن اور ابو خارجہ کہتے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (ہجرت کرکے) تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ یوم بعاث کے دن انکی عمر چھ برس کی تھی اور اسی دن انکے والد شہید ہوئے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے نہیں شریک ہوسکے اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زید احد میں (بھی) نہیں شریک ہوئے بلکہ انکا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے زید مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک میں خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیکر زید بن ثابت کو دیدیا۔ عمارہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس میری کوئی (شکایت) پہونچی آپ نے جواب دیا نہیں لیکن قرآن کو (ہر چیز پر) تقدم ہے اور زید قرآن تمسے زیادہ جانتے ہیں۔ زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سریانی (زبان) میں خطوط آیا کرتے تھے آپ نے زید کو (سریانی) زبان سیکھنے کا حکم دیا زید نے اسکو سیکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہیں اور انکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے (دوسرے) کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ زید کو مدینے میں اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجوں میں اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لیگئے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کر جاتے تھے۔ یمامہ کے دن انکے تیر لگا مگر انکو کچھ نقصان نہیں پہونچایا۔ یہ تمام صحابہ میں (علم) فرائض سب سے زیادہ جانتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زید تم میں سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہیں۔ اسی حدیث کے موافق (امام) شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرائض میں انہی کا قول لیا ہے۔ زید راسخین فی العلم اور صحابہ میں بہت بڑے عالم تھے جب گھر میں جاتے تو نہایت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگوں میں ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیطرف سے بیت المال پر مقرر تھے ایک دن حضرت عثمان آئے زید کے غلام کو گاتے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب حضرت عثمان نے اسکے واسطے بھی ہزار (درہم) مقرر کیے زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی میں نہ شریک ہوئے (لیکن باوجود اسکے بھی) حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے صحابہ میں سے ابن عمر اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس اور سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن زید خطمی نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت

گی ہو۔ ہمین ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حسن بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام دستوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتادہ نے انس سے انھون نے زید بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہو گئے (حضرت انس کہتے ہین) مین نے پوچھا نماز اور سحری مین کتنا فاصلہ تھا زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتون کے (پڑھنے کے) (انکے سنہ وفات مین اختلافات ہین سنہ ۴۲ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۵ مین انکا انتقال ہوا ہی اور مروان نے انکے (جنازہ کی) نماز پڑھی جب انکی وفات ہو گئی ابوہریرہ نے کہا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کر گیا اور امید ہے کہ اللہ تعالی انکا بدل حضرت ابن عباس کو کرے انھون ہی نے حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے مین قرآن شریف لکھا تھا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عبدربہ انصاری خزرجی ہین۔ ان سے انکے بیٹے عبداللہ جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہو ابونعیم نے اسیطرح انکا نسب بیان اور انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کیا ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کا نسب انکے بیٹے کے بیان مین ذکر کیا ہو ان دونون نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم انکو پوری طرح انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انھون نے اپنا مال جو باغ تھا اور انکے بیٹے کا گذارہ تھا اور انکے پاس اسکے سوا اور مال نہ تھا صدقہ کیا اسکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کیا انکے والدین نے آکر کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا وہ مال جو باغ انکا گذارہ تھا صدقہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زید کو بلا کر کہا کہ تمہارا صدقہ مقبول ہو گیا اور خدا نے تمہارے والدین پر میراث مین واپس کر دیا بشیر نے بیان کیا ہو کہ پھر ہم اسکے وارث ہوئے یحیی قطان نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عمری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوۂ احد مین کم سن سمجھا تھا (اسوجہ سے شریک احد نہین ہوئے) عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عمر بن زید بن جاریہ سے انھون نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابوسعید خدری کو خوردسال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقون مین سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والون سے تھے۔ انکے بیٹے زید غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا تھا جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انھون نے ان پر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (معرکہ) صفین مین شریک ہوئے ابوطفیل نے زید سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

کہ تمھارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس اسکے (جنازہ کی) نماز پڑھو زید کہتے ہین ہمنے دو صفین باندھلین۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابو نعیم نے زید بن خارجہ کے بیان مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے انھون نے کہا کہ زید بن جاریہ انصاری اوسی صحابی ہین۔ زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد مین چند لوگون کو کم سن قرار دیا تھا انھین مین یہ بھی تھا اسکو انکے بیٹے عمر نے انسے روایت کی ہے پھر امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری بغیر تعیین نام کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابو طفیل عامر بن واثلہ نے انسے روایت کی ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویون نے انکا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی (زید) ہین جو اپنے بیٹے سے روایت کرتے ہین جنکا ذکر اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس انکی روایت سے یہ حدیث ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپ کے بعد کون ہوگا آپ نے جواب دیا کہ ابو بکر اس حدیث کی سند قوی نہین ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ رجاء بن جلاس کے بیان مین اسپر گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری ... ہین۔ ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ بن زبیر سے ان انصار کے بیان مین جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر ہوئے زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انھون نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج اور انھین کو ابن فسحم کہتے ہین۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک ہوے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امرئ القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ۔ اسیطرح ابن کلبی وغیرہ نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہین کہین نامون اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی مین اختلاف کیا ہے کلبی نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طاری سے تھین۔ ابن اسحاق نے حارثہ کے والد کا نام شرجیل بیان کیا ہے لیکن انکا نام شراحیل ہے۔ زید کی کنیت ابو اسامہ تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور غلام اور دوست تھے۔ جاہلیت مین یہ قید ہوگئے تھے انکی والدہ انکو لیکر اپنے خاندان بنی معن سے ملنے گئی تھین بنی قین بن جسر کے سوارون نے انپر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ مین لائے حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ مین خریدا تھا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین نبوت سے پہلے دیدیا۔ زید کی عمر اسوقت آٹھ سال کی تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بطحا مکہ مین دیکھا کہ انکے

فروخت کرنے کے لیے آواز دیجاتی ہو آپنے آکر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپنے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہانتک اللہ تعالی نے کا حکم نازل فرمایا ادعوهم لآبائهم یعنی لوگوں کو انکے باپ کیطرف نسبت کر کے پکارا کرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرادی تھی زید کے والد شراحیل انکے نہ ملنے پر بہت غمگین تھے اور انہی کے فراق مین یہ اشعار کہے ؏ بکیت علی زید ولم ادر ما فعل ؛ احی یرجی ام اتی دونہ الاجل ؛ فواللہ ما ادری وان کنت سائلا ؛ اغالک سہل الارض ام غالک الجبل ؛ فیا لیت شعری ہل لک الدہر رجعۃ ؛ فحسبی من الدنیا رجوعک لی بجل ؛ تذکرنیہ الشمس عند طلوعہا ؛ وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل ؛ وان ہبت الارواح ہیجن ذکرہ ؛ فیا طول ما حزنی علیہ ویا وجل ؛ ساعمل نص العیس فی الارض جاہدا ؛ ولا اسام التطواف او تسام الابل ؛ حیاتی او تاتی علی منیتی ؛ وکل امری فان وان غرہ الامل ؛ سا وصی بہ قیسا وعمرا کلاہما ؛ واوصی یزید ثم من بعدہ جبل ؛ پھر کلب کے کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھکر پہچان لیا اور زید نے ان لوگون کو پہچانا اور کہا کہ میرے گھر والون کو میری طرف سے یہ اشعار پہونچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہو کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہین ؏ احن الی قومی وان کنت نائیا ؛ فانی قعید البیت عند المشاعر ؛ فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ؛ ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر ؛ فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ ؛ کرام معد کابرا بعد کابر ؛ خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبری اور انکا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے واسطے چلے مکہ مین پہونچکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا اے عبد المطلب کے صاحبزادے اے ہاشم کے بیٹے اے اپنی قوم کے سردار کے لڑکے ہم آپکے پاس اپنے لڑکے کیواسطے آئے ہین جو آپکے پاس ہی بس اب ہمپر اسکے فدیہ مین احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجیے آپنے پوچھا وہ کون ہو انھون نے جواب دیا زید بن حارثہ آپنے پوچھا آکا ہوا اور تو نہین انھون نے جواب دیا نہین آپنے فرمایا زید کو بلاؤ اور اسکو اختیار دو اگر وہ تمکو پسند کرے تم لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا مین وہ شخص نہین ہون کہ جو مجھکو پسند کرے اسکے خلاف مین کسی کو اختیار دون دونون نے جواب دیا کہ آپنے انصاف سے بھی زیادہ دیا اور احسان کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگون کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا ہان یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہین آپ نے فرمایا مین وہ شخص ہون جسکو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو پس مجھکو یا ان کو (جسکو چاہو) پسند کرلو زید نے جواب دیا کہ مین ان دونون (یعنی والد و چچا) کو نہین چاہتا اور نہ مین ایسا شخص ہون کہ آپ پر کسی کو پسند کرون آپ میرے بجاے والد و چچا کے ہین۔ دونون نے کہا اے زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والون پر اور دوسرون پر پسند کرتا ہو زید نے جواب دیا ہان مین نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہو جسکی وجہ سے مین انپر کبھی کسی دوسرے کو نہ پسند کرون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لیگئے اور فرمایا اے حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہی وہ میرا وارث ہوگا اور میں اسکا وارث ہونگا جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا انکے دل خوش ہوگئے اور واپس چلے گئے معمر نے زہری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبد الرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی

اسکا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بچند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابوبکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے ابن اسحاق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے (حضرت ابوبکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم (مسلمان ہوئے) زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انھوں ہی نے مدینے میں جاکر فتح کی خوشخبری دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا اور انھی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے تھے زید کی دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں انھیں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے بعد شادی کی تھی ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمیں علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک سے وکان امر اللہ مفعولا تک جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کر لی لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالی نے آیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نازل فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالی نے آیہ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے (بھی) روایت کیا ہے - ہمیں ابوالفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن اسحق نے اپنے والد سے انھوں نے براء بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان میں بھائی چارا کیا ہے اور ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپکو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر اپنے (مقام) شرمگاہ پر چھڑک دیا اور ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے بہی سے انکو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انہی کو اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب

Marfat.com

(سردار لشکر ہون) اور اگر جعفر شہید ہوجائین تو عبداللہ بن رواحہ (سردار لشکر ہوان) زید غزوۂ موتہ سنہ ۸ ھ ملک شام مین شہید ہوئے اور ہم
اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ و جعفر کے بیان مین پوری طرح ذکر کر چکے ہین لہذا اس جگہ بیان کرکے طول دینا نہین چاہتے جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا (یہ دونون) میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور
آپنے زید کی شہادت کی گواہی دی اللہ تعالی نے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے
ساتھیون کا نام اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور انکے بیٹے اسامہ پختہ گندمی
رنگ کے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حسن انصاری۔ ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاؤن کے کلام مین سے کوئی کلام نہین باقی رہا بجز لوگون کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو
ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن زید بن زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی
ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی بیان مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان مین
لکھا ہی کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرادیا ہی اور انکے والد (یعنی خارجہ) کے بیان مین باقی رکھا ہی
اور باقی رکھنا ہی صحیح ہی جیسا کہ ہم شروع مین بیان کر آئے ہین۔ یہ وہی زید ہین جنکا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات مین مذکور ہی
اور یہی درست ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مرنیکے بعد بات کرنے والے انکے والد خارجہ ہین لیکن یہ صحیح نہین ہی کیونکہ مشہور ہی کہ احد مین
یہ شہید ہوگئے تھے جسکو ہم بیان بھی کر چکے ہین۔ زید کے کلام کا واقعہ یون ہی کہ غزوۂ موتہ سے پہلے انپر غشی طاری ہوئی لوگون نے
مردہ خیال کرکے انکا کپڑا انپر ڈالدیا پھر انکی جان لوٹ آئی اور انھون نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بابت کچھ بیان
کیا جو سننے والون نے یاد کرلیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ زید بدر مین شریک ہوے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین
کہ جو شخص بدر مین شریک ہوے وہ زید کے والد خارجہ ہین اور یہی صحیح ہی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی
وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے موسی بن طلحہ کو بلایا جسدن
انھون نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا اے ابو عیسی تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ کسطرح معلوم ہے

Marfat.com

ابو نعیم نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے جواب دیا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابونعیم نے ابوالطفیل سے انھون نے زید بن خارجہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نجاشی کی (نماز جنازہ) کی حدیث کو یہان ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھ گیا ہے اصل مین یہ زید بن جاریہ ہین کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان مین لکھا ہے کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ہہنا واخرجہ ابونعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابوعمر نے اس حدیث کو اس مقام (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے اسکو زید بن خارجہ کے بیان مین نقل کیا ہے واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونون مقامون مین سے ایک جگہ بھی نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد جہنی ہین۔ انکی کنیت ابوعبدالرحمن اور بروایت بعض ابوزرعہ یا ابوطلحہ ہے۔ مدینہ مین رہتے تھے حدیبیہ مین شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا علم انھین کے پاس تھا صحابہ مین سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیرہما نے اور تابعین مین سے انکے دونون بیٹے خالد وابوحرب اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور ابن مسیب اور ابوسلمہ اور عروہ وغیرہم نے انسے روایت حدیث کی ہے ہمین خطیب عبداللہ بن احمد ابن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی ذئب اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انھون نے زید بن خالد جہنی اور ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ دو آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا انمین سے ایک نے کہا خدا آپکو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کرین دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور اسنے کہا ہان یارسول اللہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجیے آپ نے اسکو اجازت دی اسنے کہا یارسول اللہ میرا لڑکا اسکے یہان مزدوری کرتا تھا اور اسنے اسکی بیوی سے زنا کیا مجھسے لوگون نے بیان کیا کہ تمھارے لڑکے پر رجم ہوگی مین نے اسکے فدیہ مین سو بکریان اور خادم دیے جب مین نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مین تمھارے درمیان مین کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کرونگا سو بکریان اور خادم تم پر واپس ہونگے اور تمھارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کیواسطے شہر بدر ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اسکو سنگسار کردو حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اسنے اقرار کرلیا او سنگسار کردی گئی اسکو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انھون نے مدینہ مین وفات پائی اور بعض لوگ مصر کو فقط انکی وفات ہونا بیان کرتے ہین لیکن ...

شنبہ میں ہوئی (اسوقت) یہ پچاسی برس کے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۵۰ ہجری میں وفات ہوئی اور یہ (اسوقت) ۷۰ برس کے تھے اور بعض لوگون نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں انکا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۵۲ کو بتاتے ہیں اور (اسوقت) یہ ۸۰ برس کے تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیم مجہول (شخص) ہیں۔ انکی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سعید بن جبید بن زید بن خزیم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنی زید بن خزیم) سے روایت کی انھون نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کیواسطے ایک دن و رات ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزامہ (حارث بن سعد او رخزامہ کے بیان میں انکا حال گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی عدوی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور انکے والد ایک ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی انکی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ (قبیلہ) مخزوم سے تھیں حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑے تھے۔ زید بدر اور خندق اور احد اور حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آنے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان میں بھائی بندی قائم کی تھی چنانچہ آپ نے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونون (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول سنہ ۱۲ ہجری خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب (صبا) چلتی ہے مجھے زید کی بو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انھون نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہون جسکے تم طالب ہو اور دونون نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ میں مسلمانون کا علم زید کے پاس تھا یہ اسکو لیے ہوئے دشمنون میں برابر گھستے چلے جاتے تھے یہانتک کہ شہید ہو گئے اور علم گر گیا ابو حذیفہ کے غلام سالم نے اسکو اٹھا لیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ میں پس پا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہو کر مردون پر غالب آ گئے تو زید نے کہنا شروع کیا کہ مرد مرد ہی زرہ ہے اور پکار پکار کر کہنے لگے یا الٰہی میں تجھسے اپنے ساتھیون کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہون اور مسیلمہ اور محکم یمامہ نے جو کچھ کیا ہے اس سے میں تیرے سامنے اپنی برائت کرتا ہون اور علم لیکر آگے بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانون نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہیں کہ کہین (ہم) پر تمھاری طرف سے

کوئی آفت نہ آجائے سالم نے کہا کہ میں اہل قرآن میں سے بہت برا آدمی ہونگا اگر تمپر کوئی آفت میری طرف سے آوے۔ زید بن خطاب ہی نے رجال بن عنفوہ کو جسکا نام نہار تھا قتل کیا ہے نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پھر مرتد ہو کر مسیلمہ سے جا ملا اور بنو حنیفہ سے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت مین شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنو حنیفہ کیواسطے بہت بڑا فتنہ ہوگیا۔ ابو مریم حنفی نے زید کو معرکہ یمامہ مین شہید کیا تھا مسلمان ہونیکے بعد اسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین خدا نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے انکے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی خدا نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچا لیا) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابو مریم کے چچازاد بھائی تھے ابو مریم کہتے ہین نفس کا میلان میراث زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے کم) اگر ابو مریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکو قاضی نہ بناتے اور جب زید شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا زید پر رحم کرے وہ دو نیکیون مین مجھپر سبقت لیگئے یعنی اسلام بھی مجھسے پہلے لائے اور شہید بھی مجھسے پہلے ہوئے متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ لکھا تھا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مین بھی شاعری کرتا ہوتا تو مین بھی اپنے بھائی کے بارے مین ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تمنے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمھارے بھائی کی راہ مین مارا جاتا تو مین ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر کسی نے میری تعزیت نہیں کی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی بیاضی ہین۔ بدر و احد مین شریک ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ مین بھیجا تھا۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل و قارہ کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انھون نے بیان کیا کہ ہم لوگون مین اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجیے تاکہ وہ ہم لوگون کو دین سکھاوین اور قرآن پڑھاوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور چند لوگون کو روانہ کر دیا یہ چلے جا رہے تھے یہانتک کہ جب مقام رجیع مین ایک ویران جگہ پر پہونچے قبیلہ ہذیل نے انپر حملہ کیا۔ آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن امیہ نے مول لے لیا تاکہ انکو اپنے والد کے عوض مین شہید کر ڈالے اسلیے اسنے انکو اپنے غلام (نسطاس نامی) کے سپرد کر دیا کہ انکو مقام تنعیم مین لیجا کر شہید کر دے اور گردن مارے جب کفار نے انکے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑہائے گئے تو ابو سفیان نے پوچھا کہ اے زید مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تمھاری جگہ پر ہوتے اور ہم انکی گردن مارتے اور تم

اپنے گھر مین رہتے۔ زید نے جواب دیا کہ بخدا مین نہین پسند کرتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت جس جگہ ہین انکو کوئی کانٹا بھی اگر چبھے جو آپکو تکلیف دے اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھا ہون۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے کسی آدمی کو نہین دیکھا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد کو دوست رکھتے ہین کسیکو دوست رکھتا ہو۔ انکی شہادت تیسری ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ سہم بن مازن کے غلام ہین۔ سنان بن زید نے روایت کی ہی کہ میرے والد زید دیلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوے اور دونون مسلمان ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (الشکر) پر جریر بن سہم تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اور بعض لوگون نے (حرثنا) ربیعہ بیان کیا ہی۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبدالعزی سے ہین حنین کے دن شہید ہوے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن اسد ہین انکے قتل کا واقعہ یون ہوا کہ انکا جناح نامی گھوڑا جسپر یہ سوار تھے انکو لیے ہوے بگڑ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہی۔ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کہے اسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش۔ بنی امیہ کے حلیف ہین۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو عروہ نے بیان کیا ہی ابن اسحاق کا بیان یہ ہی کہ وہ یزید بن قیس ہین اور زہری نے انکو زید بن قیش بتایا ہی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزی ہین خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہین اہل فارس کے معرکہ مین شریک ہوے اور جبر دائن کے واقعہ مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ سنہ ۱۵ ہجری مین شہید ہوے۔ انکے سردار ابوسعید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابونعیم و ابوموسی کا کلام تھا جسکو دونون نے عروہ سے روایت کیا ہی اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ ابوجسر کے

معرکہ مین زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ زید جسر ابی عبید کے معرکہ مین بمقام قادسیہ شہید ہوئے ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ان لوگون کا بیان کہ زید جسر مدائن مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انکے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہی کیونکہ یوم الجسر مسلمانون اور فارسیون کی مشہور رزمگاہون سے ہی اور (اس دن) مسلمانون کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہان موجود ہی نہ تھے اور ان لوگون کا بیان کہ جسر مدائن اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہین رکھتا اور نہ ان دونون مقامون کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہین بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہین کیونکہ ابو عبید (اسی) مین شہید ہوئے تھے اور (اس دن کو) یوم قس ناطف بھی نہ کہنا چاہیے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونون مقامون مین کوئی ایسا معرکہ ہوا جسکو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانون نے لیا تھا اور اس درمیان مین کوئی ایسا معرکہ نہوا جسمین پل پر سے عبور کرکے جنگ ہوئی ہو اور مدائن شرقی جہان (کسری کے) ایوان تھے وہان مسلمان اپنی سواریان تیرا کر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہان کوئی پل موجود نہ تھا جسپر ہو کر گذرتے واللہ اعلم اس نسب کو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور (آمین) اخزمیہ بیان کیا ہی اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہی اور (اخزمیہ کی جگہ) غزمیہ بیان کیا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعنہ یہود کے علما اور مالدارون مین سے تھے انھون نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر مشاہد مین حاضر ہوئے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا عبداللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ میری نگاہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر پڑی تو مین نے نبوت کی تمام نشانیان پہچان لین صرف دو علامتون کی آزمائش باقی رہی یعنی اسکا حلم غضب پر سبقت لیجائیگا اور جسقدر انکے ساتھ جہالت کیجائیگی اسیقدر انکا حلم بڑھتا جائیگا اور مین برابر آپکے ساتھ تلطف و نرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم و شدت کو آزماؤن پس ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت اونٹنی پر سوار آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلان بستی والے مسلمان ہوگئے ہین اور انپر قحط اور سختی پڑی ہی اگر آپ انکی اعانت کیواسطے کچھ بھیجنا مناسب سمجھیے تو ایسا کیجیے آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہین۔ مین آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فلان قبیلہ کے کھجور کی ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے (تو مین روپیہ دیدون) آپ نے فرمایا اے یہودی (اسطرح) نہین بیچونگا بلکہ معین کھجورون کو خاص زمانہ تک فروخت کرونگا اور فلان قبیلہ کے باغ کا تعین نکرونگا (زید کہتے ہین) مین نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور مین نے اسی دینار آپ کو دیدیے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کردیے زید کہتے ہین (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھ چکے مین آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کرکے پکڑ لیا اور درشت روی سے آپکی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم میرا حق نہ دوگے بخدا مین جانتا ہون کہ اے بنی مطلب تم بڑے نادہند ہو زید کہتے ہین مین نے عمر کو دیکھا کہ انکی آنکھین آپکے چہرہ پر گردش کر رہی تھین پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کو کہہ رہا ہے جنکو مین سنتا ہون قسم ہے اس خدا کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر مین جنت کے فوت ہونے سے ڈرتا ہوتا نہ ہوتا تو مین تمھارا سر تلوار سے اڑا دیتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکون و تبسم سے ساتھ حضرت عمر کیطرف دیکھ رہے تھے پھر آپنے فرمایا اے عمر تمکو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تمکو زیبا تھا انکو نرمی سے تقاضے کرنیکا حکم دیتے اور مجھے اچھی طرح ادا کرنیکا مشورہ دیتے اے عمر جاؤ اور انکا حق ادا کردو اور اپنے دھمکانے کے عوض مین بیس صاع زیادہ دیدو زید کہتے ہین حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) مجھے لیگئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور مین مسلمان ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکی کنیت ابو طلحہ تھی انصاری خزرجی نجاری عقبی بدری نقیب ہین انکی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی تھین۔ انکے والدین زید مناہ مین ملجاتے ہین یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہین جو انس بن مالک کی والدہ تھین۔ ہمین ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن نضر بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن سلیمان نے ثابت سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمھارا ایسا آدمی واپس کرنیکے لائق نہین ہے لیکن تم کافر ہو اور مین مسلمان مجھکو تمھارے ساتھ شادی کرنا جائز نہین ہے اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو تمھارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اسکے سوا مین تم سے (مہر مین) کچھ نہ مانگونگی اسپر وہ مسلمان ہوگئے اور یہی انکا مہر ہوا ثابت کہتے ہین ہمنے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ تر بزرگ مہر نہین سنا انھون ہی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراح اور انکے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر مین ایک جماعت سے بہتر ہے غزوہ احد مین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیر اندازی کرتے تھے اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم انکی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ اوٹھا کر دیکھتے کہ انکا تیر کہان پڑتا ہے (اسوقت) ابوطلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تاکہ آپ کے تیر نہ لگجائے اور کہتے یارسول اللہ سطرح آپکو تیر نہ پہونچیگا کیونکہ مین سینہ سپر ہون زید کے مرض موت مین زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہدینا کیونکہ وہ لوگ پاکدامن او صابر ہین ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن بکر نے حمید سے انھون نے ثابت سے انھون نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کیے اور فرمایا پہلا محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کیوقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اسکی طرف سے ہے بعض لوگون نے انکی وفات سنہ ۳۴ یا ۳۲ یا ۲۲ لکھی ہے اور مدائنی کا بیان ہے کہ سنہ ۵۱ھ مین وفات ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپکی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے اسکو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور کتنون مین انکا حال بیان ہوا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل اور بعض لوگون نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے انصاری تھے ہمین ابوموسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن فضل باطرقانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسلم عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم بن شہمرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مین جس شخص کا دوست ہون پس علی اوسکے دوست ہین اے اللہ جو شخص انکو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو انکو دشمن رکھے اسکو تو دشمن رکھ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ مین پہونچے لوگون سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیون نے بیان کیا انھی مین زید یا یزید ابن شراحیل انصاری بھی تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیبہ انکی کنیت ابوشحم تھی قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے بعض لوگون نے انکا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہین ہوتا اور عنقریب انکا ذکر باب الکنی مین آئیگا انشاء اللہ تعالی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری ہین تھے اور بعض لوگون نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے صبیہ بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خالد بن مخلد

Marfat.com

ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہی انکی کنیت ابو عیاش تھی اور انکے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہین جنکا ذکر باب الکنی مین پوری طرح ہوگا انشاء اللہ تعالی ابو عمر نے کہا ہی کہ تمام اقوال مین زید بن صامت سب سے درست ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہو صحابہ مین سے انس بن مالک نے اور تابعین مین سے ابو صالح سمان اور مجاہد نے انسے روایت کی ہی لیکن ان دونون (یعنی ابو صالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہین کیونکہ انکی وفات پہلے ہوگئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاری عبدی۔ اہل حجاز مین معدود تھے انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی۔ اسمٰعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے جعفر بن زید بن صحاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین نبیذ بناتا ہون اسکے بارے مین کیا حکم ہو آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر مین نہ ہو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہین جسپر تیر ملگیا ہو قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہین اور جر سبو کو اور نقیر تھیلی کو جس مین نبیذ وغیرہ بنایا جائے کہتے ہین ان برتنون مین پینے کی اسوجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی مین مستعمل ہوتے تھے انکو دیکھکر پھر شراب کا شوق چرائیگا اور صبر دشوار ہو جائیگا اسلیے ان برتنون کے استعمال ہی کی ممانعت کردی گئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان بن حجر بن حارث بن حجرس بن صبرہ بن صدرجان بن حاس بن لیث بن حلد بن ظالم بن فہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبد القیس ربعی عبدی تھے انکی کنیت ابو سلمان یا ابو سلیمان یا ابو عائشہ تھی صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسلمان ہوے کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے نامون مین زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپکے صحابی ہین ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ اسیطرح بیان کرتے ہین لیکن ہم انکے صحابی ہونے سے واقف نہین ہان یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہوچکے تھے اور بڑے فاضل دیندار خیر اور سردار قوم تھے یہی حال انکے بھائیون کا تھا جنگ جمل مین قبیلہ عبد القیس کا علم انھی کے پاس تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچند وجوہ مروی ہو کہ آپ سفر مین تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکا لیا اور کہنے لگے زید وما زید جندب وما جندب یعنی زید اور زید کیا ہو جندب اور جندب کیا ہو لوگون نے آپ سے اسکا مطلب دریافت کیا آپنے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہین انمین سے ایک کا ہاتھ جنت مین تمام بدن سے پہلے جائیگا پھر اسکا باقی بدن جائیگا اور دوسرا ایک ایسی تلوار ماریگا جس سے حق و باطل جدا ہوجائیگا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولا یا قادسیہ مین فارسیون کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل مین شہید ہوے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جسکو ہم ذکر کرچکے ہین۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے حمید بن ہلال سے روایت کی انھون نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی معرکہ جمل سے اٹھا لائے ابھی انمین کچھ دم تھا انکے ساتھیون نے انسے کہا اے ابو سلمان تمکو جنت مبارک ہو انھون نے کہا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم

ہوا ہم لوگون سے انکے دیار مین لڑے اور انکے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہمنے ظلم کیا تھا صبر ہی کرتے عثمان سیدھے راستے پر گئے ۔ گئے اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انھون نے محمد بن سیرین سے روایت کی انھون نے کہا مجھے خبر ہوئی ہو کہ ام المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے جنگ جمل مین خالد کا کلام سنا اور انکو پکارا خالد نے جواب دیا ہان حضرت عائشہ نے قسم دیکر پوچھا کہ اگر مین تم سے کچھ دریافت کرون صاف صاف مجھسے بیان کروگے خالد نے جواب دیا ہان اور مجھکو کون چیز روک سکتی ہو ام المومنین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے حضرت عائشہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (بھی) خدا ہی کیواسطے ہین اور اُسی کیطرف لوٹنے والے ہین ہمارا خون زید و صحابہ یدپر ہو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو مین نے کہا ہان حضرت عائشہ نے انکے حق مین کلمات خیر کہے مین نے کہا بخدا اللہ تعالی ان دونون کو جنت مین کبھی نہ جمع کریگا انھون نے کہا خاموش رہو کیونکہ خدا کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہین روایت کی انکی روایت صرف حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے ہو اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہو تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھے ابو موسی اور ابن کلبی نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو اور ابو عمر نے (انکا نسب یون) بیان کیا ہو کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والون کو یہ گمان ہو جاتا ہو کہ یہ دو شخص ہین حالانکہ دونون ایک ہی ہین ابو عمر نے کہا ہو کہ زید عقبہ اور بدر مین شریک ہوے پھر غزوہ احد مین اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونون لڑکون حبیب اور عبد اللہ کے ہمراہ شریک ہوے ابو عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ انکی کنیت ابو حسن ہو پس اگر انکی کنیت ابو حسن ہو تو انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہو اور (اسوقت) ابو موسی کہ استدراک کی کوئی وجہ نہین ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثقفی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے مین دریافت کیا تھا عمرو بن اسمعیل بن عبد العزیز بن عامر نے اپنے والد سے انھون نے یزید بن عامر سے انھون نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو انھون نے بیت عینون اور مسجد عینون اور مسجد ابراہیم عنایت کردی پھر آپنے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو مین نے اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپنے میرے واسطے دعا کردی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش مزنی صحابی ہین صاحب روایت ہین حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

اُن قیس ابن عاصم آئے ہین تو آپکو کہتے سُنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہین۔ ابن ماکولا نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہین حسن بصری نے ان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپنے اُسکی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوط پیمان ہین تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہین تھے انکی حدیث کو فراس نے شعبی سے انھون نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہو ابن مندہ نے انکا تذکرہ کر کے لکھا ہو کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہو اور ابو نعیم نے اپنی سند کو پہلے زید کے تذکرے مین بیان کیا ہو جنسے حسن روایت کرتے ہین اور ادعا ہو کہ یہ وہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے۔ عبداللہ بن زید کے والد ہین انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو یحیی بن قطان عبداللہ بن عمر سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے والد زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہو اور نہ میرے پاس اور نہ انکے پاس کوئی اور مال نہین ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہارے والدین پر واپس کر دیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو مین کہتا ہون زید بن ثعلبہ کے بیان مین یہ حدیث گذر چکی ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہین بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے اسکو یہان بیان کیا ہو اور یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہو (لیکن) یہ صحیح نہین ہو یا تو لکھنے والون سے غلطی ہو گئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہو کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ مین نے چند مسموعہ نسخون مین اسیطرح دیکھا ہو اور ابو موسی پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہو انکو ابن مندہ پر استدراک کیواسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہو اگرچہ درست نہین ہو اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو تین عنوان قرار دیے ہین اور انمین سے ایک مین لکھا ہو کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا ہو۔ اور ابو نعیم نے اُن دونون عنوانون کو جنکو ابن مندہ نے ایک بتایا ہو ایک ہی بیان مین ذکر کیا ہو اور اس عنوان کو ذکر ہی نہین کیا۔ اور ابو عمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہو جسمین تعویذ کا ذکر ہو اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہین ذکر کیا اور یہی درست ہو واللہ اعلم

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے احمد بن عمر بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انھون نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم عرفہ کی شام کو کھڑے ہوے اور کہا اے لوگو اللہ نے تمپر آج کے دن احسان کیا اور تمہارے نیکوکارون کو بدکارون کیوجہ سے بخش دیا اور تم مین سے نیکوکارون کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمہارے درمیان (برائیان) تھین انکو معاف کردیا۔ خدا کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اسکو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند مین حسن جدہ نہین ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہین ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمان برکتون کو اسکے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتون کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اسکو احمد بن یونس نے شہاب سے انھون نے طلحہ سے انھون نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور عتاب بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن معلی بن لوذان۔ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ میرے خیال مین یہ برادر رافع بن معلی انصاری کے بیٹے ہین۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عجلان ہے۔ ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ مین نے عبدالرحمن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے سنا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابو الحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کرکے انکو افراد مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ بعض لوگون نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو حارث بن عمرو انصاری کے بیان مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ اشنیری نے ابو عمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قرشی عدوی سعید بن زید کے والد ہین جو عشرۂ مبشرہ مین تھے اور عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی ہین نفیل مین انکا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے زید کے بارے مین دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن اٹھنگے

Marfat.com

زید جاہلیت میں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین تلاش کرتے تھے اور خدا کی وحدانیت کے قائل تھے اور
کہا کرتے تھے کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے اور قریش کے بیٹوں کی برائیاں ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے
اور اسکے واسطے آسمان سے پانی اُتارا اور زمین سے گھاس اُگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اسکو ذبح کرتے ہو یہ انکا کہنا صرف اس غرض سے تھا کہ انکار اور
خدا کے بزرگ جاننے کی وجہ سے تھا یہ بتوں کی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے بمقام بلدح میں ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی نازل ہونے
سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد موددب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن محمد
بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونوں
کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا یزید
بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحییٰ صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے اطلاعاً خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی رح ابو زکریا نے کہا کہ اور ہمکو عبداللہ بن مغیرہ بنی ہاشم کے غلام نے اسحاق بن ابی اسرائیل سے روایت کرکے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انہوں نے
اسامہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے ایک
گرم دن میں آپکے پیچھے سوار نکلا ہمسے زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے زید کیا وجہ کہ تمہاری
قوم تمکو دشمن رکھتی ہے انہوں نے کہا کہ اے محمد یہ دشمنی میرے کسی فائدے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ میں اس دین اپنی دین حق کی تلاش کیواسطے نکلا ہوں
یہانتک کہ علمائے خیبر کے پاس پہونچا میں نے انکو خدا کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا میں نے کہا یہ دین وہ نہیں ہے جسکو میں چاہتا ہوں
میرے وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈھتے ہو جسکا پابند میں بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہیں جانتا
ہوں انہوں نے کہا کہ میں انکے پاس جانیکی غرض سے چلا جب انہوں نے مجھکو دیکھا پوچھا تم کن لوگوں سے ہو میں نے کہا کہ میں بیت اللہ کے
لوگوں سے ہوں جہاں کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالوں کو صاف کرتے ہیں) کے درخت ہوتے ہیں اُس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش
کرتے ہو وہ خود تمہارے شہر میں ظاہر ہوئی ہے یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہے جسکے ستارے نکل آئے ہیں اور جنکو تم نے دیکھا ہے وہ سب گمراہی میں
ہیں زید نے کہا میں نے کچھ بھی نہیں محسوس کیا ہے زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہو گئی اور (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وحی نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہونگے ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے
انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے
روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم
میرے سوا دین ابراہیم پر تم میں سے کوئی نہیں ہے اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ اگر میں تیرا پسندیدہ طریقہ عبادت جانتا تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا

Marfat.com

لیکن افسوس ہے میں اس سے واقف ہی نہیں ہوں پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زید کے گھر والوں نے بیان کیا کہ جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدا ورقا میں تجھ سے ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل و خوار ہے جب تو مجھکو تکلیف دیگا میں برداشت کرونگا نیکی ہی کو میں چاہتا ہوں نہ خوش حالی کو اور نہیں ہے بیہودہ بکنے والا خوش بیان کیطرح نہیں ہو سکتا۔

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہانتک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا میں جا کر فروکش ہوئے جو کہ مکے کے مقابلہ میں ہے اور خطاب نے مکہ کے نوجوانوں اور جاہلوں کو لگا دیا تھا کہ انکو مکہ میں نہ آنے دیں زید مکہ میں علانیہ نہیں داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگوں کو خبر ہوتی تو خطاب سے جا کر کہدیتے تھے اور انکو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہیں لوگوں کا دین نہ بگاڑ دیں اور کوئی ان سے الگ ہو کر انکا پیرو نہ بن جائے۔ خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے انکے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہیں سے زید بن عمر پیدا ہوئے زمانہ بعثت کے قبل زید کی وفات ہو گئی ورقہ بن نوفل نے انکا مرثیہ کہا ہے ٥

رشدت وانعمت ابن عمرو وانما … تجنبت تنورا من النار حامیا … بدینک ربا لیس رب کمثلہ … وترکک اوثان الطواغی کما ہی

وقد یدرک الانسان رحمة ربہ … ولو کان تحت الارض ستین وادیا … زید کہا کرتے تھے کہ اے گروہ قریش کے تم اپنے کو ربا سے بچاؤ کیونکہ محتاجی پیدا کرتا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انھوں نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھ دیا تھا گواہی کی تھی۔ غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کر کے انکا ذکر لکھا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ عبدی صحابی ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر کندی ہیں۔ انکی بیٹی نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انھوں نے (اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے انپر چھاپہ مارا پس اگر میں بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کروں تو مجھپر کچھ گناہ تو نہیں ہے آپنے فرمایا اے زید وہ باتیں گئیں اور اسلام ظاہر ہو گیا اور خدا نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا اور مسلمان (سب) بھائی بھائی ہیں۔ مضر اور ربیعہ دونوں برابر ہیں اور عرب کے آزاد اور غلام (سب اسلام میں) بھائی ہیں تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

٥ ترجمہ اے ابن عمر تمنے راہ ہدایت پائی اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے اسلیے کہ تمنے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جسکے مثل کوئی دوسرا نہیں ہے اور تمنے سرکش شیطان کی پرستش چھوڑ دی یہ کبھی انسان کو پروردگار کی رحمت اس حال میں پہونچ جاتی ہے کہ وہ تحت الثریٰ میں پہونچنے کے قریب ہوتا ہے ۱۲

ابن قیس۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ یہ محمد بن اسحاق کا کلام ہے۔ عروہ بن زبیر نے شہدا یمامہ مین ذکر کیا ہے کہ زید بن رقیش بنی امیہ کے حلیف تھے اسیطرح عروہ نے اسکو اول مین ایک راوی کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے انکا بیان پیچھے ہو چکا ہے اسکو ابو موسی نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

کعابہ کے بیٹے ہین۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ سلمی بہزی ہین صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔ بغوی نے انکا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجا تھا۔ یزید بن ہارون نے یحیی بن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عیسی بن طلحہ سے انھون نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انھون نے بہزی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قصد سے چلے یہانتک کہ جب وادی روحا مین پہونچے لوگون نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہر رہنے دو یہانتک کہ اسکا مالک آ جائے جب اسکا مالک بہزی آیا اسنے کہا اس گدھے کی بابت آپکو اختیار ہے آپنے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اسکو ساتھیون پر تقسیم کر دو اسکو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحیی سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہین ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انھون نے عیسی سے انھون نے عمیر سے اسکو روایت کیا اور بہزی کا ذکر اسناد مین نہین کیا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ انکا ذکر ارقم کے بیان مین ہے۔ قادسیہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ بعض لوگون نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو انمین سفید داغ دیکھے۔ ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہین انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان مین اسکو پوری طرح سے بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے۔ عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان مین ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید (شریک عقبہ) تھے۔ ابو موسی اور ابو نعیم نے انکا بیان لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونون مین فرق کیا ہے۔

اور ممکن ہو کہ دونون بھائی ہون واسد اعلم اور صحیح یہ ہو کہ وہ زیاد ہو کیونکہ اہل سیر مین سے کسی نے شرکاء عقبہ مین زید بن لبید کو نہین بیان کیا مگر عروہ کی روایت مین اور یہ روایت بہت ہی موہم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہو اور ابونعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو انمین سے ایک مین بیان کیا ہو کہ وہ نبی صلی اسد علیہ وسلم کیطرف سے حضرموت پر عامل مقرر تھے (لیکن) یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہو اسوجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب مین آخری بیان ہو اسکے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہو لہذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہین ہو سکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہو واسد اعلم۔

زید

ابن لصیت منافق ان قینقاع کا ہو ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مجھسے عاصم بن قتادہ نے بیان کیا انھون نے کہا کہ پھر رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم چلے یہانتک کہ جب تبوک کے راستہ مین تھے آپکی اونٹنی کھو گئی آپکے صحابہ اسکو ڈھونڈھنے چلے اور آپکے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوے تھے اور عمارہ کے ساتھ مین زید لصیت منافق تھا اسنے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہین کہتے اور آسمان کی باتین نہین بتاتے ہین حالانکہ وہ یہ بھی نہین جانتے کہ انکی اونٹنی کہان ہو (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذراسی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتین جانتا ہو اسکے واسطے ایسی ایسی باتین جان لینا کون مشکل ہو) ادھر یہ منافق اس قسم کی باتین کہ رہا تھا ادھر فوراً آپکو خبر ہو گئی اور آپنے فرمایا (آپکے پاس اسوقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہو کہ یہ محمد تمکو اپنا نبی ہونا بتاتے ہین اور آسمانی باتون کی خبر دیتے ہین حالانکہ انکو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہین کہ کہان ہو بخدا مین (کسی چیز کو) بے خدا کے بتائے نہین جان سکتا اور اسنے مجھکو بتا دیا ہو کہ وہ ایک وادی مین ہو اسکی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہو لوگ گئے اور (وہان سے) اونٹنی آپکے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کیطرف آئے اور لوگون کو رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی عمارہ کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمھارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ مین مصیبت ہو اور مجھے معلوم ہی نہین اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ رہ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہین نہین منافق ہی مرا ابن ہشام نے کہا ہو کہ بعض لوگ لصیت کو نصیب پڑھتے ہین۔

(سیدنا) زید (رضی اسد عنہ)

مالک کے بیٹے ہین۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابوعیسی احمد نے ۵۰۰ھ مین خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عبدالجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن عبدالرحمن اور ابوالفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابومحمد عبدالصمد بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابوموسی عیسی بن ابراہیم فابرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین مسجد کے اراشے سے نکلا کہ زید بن مالک مل گئے انھون نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر رکھکر مجھپر تکیہ لگا لیا اور مین

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میم کے کسرہ اور ری کے سکون کے ساتھ ہے اور دارقطنی نے مزید میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ری کو سکون لکھا ہے اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے

(سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہیں۔ انکا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث میں مذکور ہے جسکو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انھوں نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انھوں نے عباد بن زید سے انھوں نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور انکے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نمیرہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو یونہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے یہ ام سلیم کے بھائی ہیں۔ یہ عدوی کا کلام تھا اشیری نے بھی اسکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن مہلہل بن زید بن منتہب بن عبد رضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نابل بن نبہان۔ انکا نام سودان ہے جو عمرو بن غوث کے بیٹے ہیں۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مؤلفۃ القلوب میں معدود تھے پھر مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام خیر و خوبی سے رہا سنہ ۹ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام زید خیر رکھا تھا اور آپنے فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی کی صفت جاہلیت میں نہیں بیان کیگئی مگر یہ کہ وہ اسلام میں اس سے کم ثابت ہوا اور بجز تمہارے اور آپنے انکو دو گاؤں جاگیر میں دیئے تھے انکی کنیت ابو مکنف تھی انکے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونوں مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہونچے اور قتال مرتدین میں خالد بن ولید کے ہمراہ شریک تھے حریث نے ابو وائل سے انھوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نو دن کی مسافت سے آپکے پاس آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتوں کو بیدار رہا اور دنوں کو پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتیں پوچھنے کی غرض سے آپنے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے جواب دیا زید خیل آپنے فرمایا نہیں بلکہ زید خیر اسکے بعد فرمایا کہ پوچھو انھوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خدا جسکو چاہتا ہے اسکی کیا علامت ہے اور جسکو نہیں چاہتا اسکی کیا نشانی ہے آپنے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انھوں نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہے کہ میں خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر کرتا ہے اسکو دوست رکھتا ہوں اور اگر میں عمل خیر کرتا ہوں تو اسکے ثواب کا امیدوار رہتا ہوں اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھسے رہجاتی ہے تو اسپر غمگین ہوتا ہوں آپنے فرمایا یہی علامت ہے اس شخص کی جسکو خدا چاہتا ہے اور جسکو نہیں چاہتا ہے اور اگر خدا تمکو نامرادوں میں کرتا تو تمکو اسکے واسطے مستعد کردیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی میں تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیل عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ انکے اور کعب بن زہیر کے درمیان میں ہجوگوئی کا

سلسلہ جاری تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ کعب نے انکو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹے تو راستہ مین بخار آنے لگا اور گھر پہونچکر وفات کر گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین انتقال کیا انھون نے جاہلیت مین عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور انکی پیشانی کے بال تراش لیے تھے پھر انکو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہین۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک ہوے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی ہین۔ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مسلمان ہوے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آرہے تھے کہ راستہ مین آپکی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابو سلیمان انکی کنیت تھی انکا شمار کبار تابعین مین ہو کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیون مین تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن ابی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن کہیل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی کے اُس لشکر مین تھے جو خوارج کیطرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہو کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلیگا کہ وہ قرآن کو اسطرح پڑہیگا کہ تمھارا قرآن انکے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمھاری نماز انکی نماز کے آگے کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے خود انکا ذکر کیا ہو لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یسار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مدینہ مین رہتے تھے انکی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا زید سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ کہے اُسکے گناہ معاف ہوجائینگے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولا کے بیان مین گذر چکا ہو اسکو ابو احمد عسکری نے اسیطرح بیان کیا ہو۔ اور زید بن بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہین ہمنے اسکو اس وجہ سے بیان کر دیا ہو تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ دونون الگ الگ ہین۔

Marfat.com

(سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق بن خزیمہ بن حنظلہ بن خنساء بن سنان احد مین شریک ہوے تھے انکی اولاد شمد مین ہے عمرو بن زید تھے انکو اشیری نے واقدی کی روایت سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا زبید رضی اللہ عنہ)

ابن صلت کندی تھے۔ واقدی نے انکو ان لوگون کے بیان مین ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ انکا شمار بنی جمح مین تھا پھر عباس بن عبد المطلب سے مل گئے تھے انھون نے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے انکو اشیری نے ابو عمر پر استدراک کے بیان کیا ہے الحمد للہ رب العالمین۔

	(حرف سین)	
	(باب سین مع الف)	

(سیدنا سابط رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی ہین۔ یہ وصفوان بن امیہ بن خلف بن وہب دونون ایک جا کر ملتے ہین سابط ان کے بیٹے عبد الرحمن روایت کرتے ہین کہ سابط سنتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتون سے بڑی مصیبت ہے۔ یحیی بن معین سے کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط (یعنی عبد الرحمن ثابت کے پوتے) ہین۔ لیکن یحیی کے بیان مین اعتراض ہے۔

(سیدنا سابق رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جسکے راوی کوفی ہین جسمین شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہے اور اسکو عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد مین تھے کہ ایک آدمی آیا لوگون نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین پس مین انکے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح وشام رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا کہ لیا کرے خدا اسکو قیامت کے دن راضی کریگا اور اس حدیث کے اسناد مین مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہے اور اسکو عبد العزیز بن ابان نے مسعر سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سابق سے روایت کر کے باب الدعا مین نقل کیا ہے لوگون نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور مسعر کے ساتھیون کی روایت ابو عقیل سالم بن ہلال قاضی کے واسطے سے انکی روایت سابق بن ناجیہ سے ہے اور انکی روایت ابو سلام سے درست ہے ہمین عبد الوہاب

ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے ہم کو عبد اللہ بن احمد خزری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابو عقیل قیسی سے انھوں نے سابق بن ناجیہ سے انھوں نے ابو سلام سے روایت کی کہ خبر دی ایک شخص نے ان کو حمص کی مسجد میں [illegible] لوگوں نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ مسلمان صبح و شام تین مرتبہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا کہے [illegible] جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ سابق کا صحابی ہونا صحیح نہیں

(سیدنا) سارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے ان کو [illegible] بھیجا تھا انھوں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا انھوں نے ان کے قول [illegible] جب انھوں نے [illegible] تو سب مسلمان ہو گئے اور جوان [illegible] قبیلہ قیس کے لوگ تھے وہ [illegible] کے ساتھ [illegible] گئے [illegible] کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو موسیٰ نے [illegible] کے بیان [illegible] تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) ساریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنیم بن عمرو بن عبد اللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن الدئل بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ بہت سخت دوڑنے والے تھے انھی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یا ساریۃ الجبل کہہ کے ساریہ پہاڑ کی طرف جاؤ لشکر کو ندا دی تھی ہم کو ابو [illegible] بن علی [illegible] نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے اپنی کتاب میں مقام اصبہان خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن [illegible] کہتے تھے ہم کو [illegible] نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں یا ساریۃ الجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی اے ساریہ پہاڑ میں پناہ لو جو شخص بھیڑیے کو رعایت کرتا ہے ظلم کرتا ہے) [illegible] لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس کہنے کی وجہ سے الگ کر دیے جائیں گے [illegible] لوگوں نے کہا [illegible] ان کو خلافت سے دست بردار کر دینا چاہیے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہو چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کو خطبہ میں کیا ہو گیا تھا انھوں نے پوچھا کیا؟ حضرت علی نے جواب دیا [illegible] یا ساریۃ الجبل من استرعی الذئب ظلم حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ میری زبان سے نکلا تھا حضرت علی نے جواب دیا ہاں حضرت عمر نے کہا میرے نفس میں خیال گذرا کہ [illegible] مشرکوں نے ہمارے بھائیوں کو شکست دی ہے اور ان کے قریب [illegible] جاتے ہیں اور مسلمان

انکے خاطر کے پاس سے گذرتے ہیں اور اگر وہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو پھر اچھے طرح انکو مار ڈالیں اور کامیاب ہوں اور اگر اس سے ہٹے تو بیچ میں تو ہلاک ہوں اسیر ہوں پھر زبان سے وہ کلمات نکلے جنکا سننا تم بیان کرتے ہو آدمی کہتا ہو کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لیکر آدمی آیا اور اسنے بیان کیا کہ انہوں نے اسی دن اور اسی وقت پہاڑ سے گذرتے وقت یا ساریۃ الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کیطرف چلے گئے اور خدا نے ہمکو کامیاب کیا ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن محیصہ بشیر بن بشار نے انسے روایت کی ہو انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہو اور انکی حدیث کسب حجام کے باب میں ہو ابن اسحاق نے بشیر ابن بشار سے روایت کی کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جسکو ابو طیبہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اسکی کمائی اپنی پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک مرسل ہو اور ابو نعیم نے ساعدہ بن حسین آخر میں نون کے ساتھ بیان کیا ہو اور دونوں نے بیان کیا ہو کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ہذلی عبد اللہ کے والد ہیں۔ انکے بیٹے عبد اللہ نے انسے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دو سو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنیکو لیگئے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہو کہ بنی آدم اس کیوجہ سے جنون کا مکر جاتا رہا اور ہمپر شہابوں کی بارش ہوئی ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کیطرف پھیر دیا راستے میں ایک آدمی ملا جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکی مجھکو خبر دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہو۔

(سیدنا) ساعدہ یا ساعد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مازنی اسمر کے والد ہیں۔ یہ اور انکے بیٹے یہ دونوں صحابی تھے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہا)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم انکا ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سالف (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہو کہ جب ثقیف کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہوں نے خواہش کی کہ انکو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپنے فرمایا کہ خدا اس سے انکار کرتا ہو پھر انسے

انکے اسلام کا ذکر کیا ہو جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احلاف مین سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے پر مقرر کیا کلبی نے انکے ذکر کے بعد کہا ہو کہ یہ طائف کے والی تھے اور انہی کی نجاشی نے مدح کی تھی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابو حذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے سالم بن معقل بیان کیا ہو انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی یہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہین سالم اصطخر ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی مین بہت بڑے فاضل تھے اور انکا شمار مہاجرین مین ہو اسوجہ سے کہ ابو حذیفہ کی بیوی ثبیتہ انصاریہ نے جب انکو آزاد کردیا تو ابو حذیفہ نے انکو متبنی کرلیا تھا اسی وجہ سے انکا شمار مہاجرین مین ہوا اور ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنیکی وجہ سے انصار بنی عبید مین (بھی) انکا شمار ہوا اور قریش مین (بھی) یہ محسوب ہین جسکی وجہ گذر چکی کہ ابو حذیفہ نے انکو اپنا متبنی کیا تھا اور عجمیون مین بھی معدود ہین کیونکہ انہی مین سے تھے اور یہ منجملہ قرا مین سے تھے اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو قرآن کو چار شخصون سے حاصل کرو اور انہی چار مین انکو بھی بیان کیا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ مین ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز پڑھاتے تھے جنمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے ہمین یحیی بن ابی سعد بن یحیی بن نوش نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن عبد اللہ بیان کرتے سنا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے مین دیر ہوئی آپنے پوچھا کہ تمکو دیر کرنے کا کیا سبب ہوا انھون نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہو اور اسکی خوبی قرات کو بیان کیا آپ اپنی چادر لیکر باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابو حذیفہ کے غلام تھے آپنے فرمایا خدا کا شکر ہو جسنے تم ایسے کو میری امت مین کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر انکی تعریف کرتے رہتے یہانتک کہ وفات کے قریب جب خلافت کا معاملہ پیچیدہ ہو رہا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو مین اسکو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا ابو عمر نے کہا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ حضرت عمر انکی رائے سے خلیفہ مقرر کر دیتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور معاذ بن ماعص کے درمیان مین مواخات قائم کی تھی اور ابو حذیفہ نے بھی انکو اپنا متبنی کرلیا تھا اسیطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنی کیا تھا اور ابو حذیفہ انکو بالکل اپنا بیٹا ہی خیال کرتے تھے اور اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے انکی شادی کردی تھی فاطمہ ان عورتون مین سے تھین جنھون نے ہجرت کی تھی اور قریش کی اونچی بیبیون مین سب سے اول تھین جب اللہ تعالی نے آیہ ادعوہم لآبائہم نازل ہوئی تو جن لوگون نے جن غلامون کو متبنی کیا تھا انکو انکے آبا کیطرف واپس کردیا اور جن کے باپون کا پتہ نہ چلا تو انکے آقاؤن کو واپس کیا سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور وہ بات بیان کی جسکی خبر ہمکو ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبد الوہاب ثقفی سے انھون نے ایوب سے انھون نے ابن ابی ملیکہ سے انھون نے قاسم بن محمد

Marfat.com

بن ابی بکر سے انھون نے (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے بیان کیا کہ سالم ابو حذیفہ کے غلام ابو حذیفہ اور انکے گھر والون کے ساتھ انکے گھر مین رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہوگیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابو حذیفہ کے دل مین اسکے بارے مین (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم انکو دودھ پلادو تم انپر حرام ہو جاؤ گی اور ابو حذیفہ کے دل مین جو خیال ہے وہ جاتا رہیگا سہلہ نے ابو حذیفہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے انکو دودھ پلایا ہے اس سے ابو حذیفہ کے دل مین جو بات تھی وہ جاتی رہی (حضرت) عائشہ (صدیقہ) رضی اللہ عنہا نے اسکو مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے (اسکے قبول کرنے سے) انکار کیا ہے۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ ہمین یحییٰ بن ابی سعد بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن موسی آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان نے ابن مبارک سے انھون نے ابراہیم بن حنظلہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ مین لوگون نے ابو حذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ تم علم کی حفاظت کرو اور کچھ لوگون نے کہا کہ ہمکو تم سے کچھ اندیشہ ہے اسلیے ہم کسی دوسرے کو علم دینگے سالم نے کہا کہ اگر مجھسے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو تو مین اسوقت قرآن کے حاملون مین بہت برا ہونگا۔ سالم کا داہنا ہاتھ (لڑتے لڑتے) کٹ گیا تب انھون نے علم بائین ہاتھ مین لے لیا جب بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن مین دبالیا اور کہا وما محمد الا رسول و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (یعنی محمد تو رسول ہی ہین اور کتنے نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے ہین) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ ابو حذیفہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا وہ شہید ہوگئے (پھر) ایک آدمی کا نام لیکر پوچھا وہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا وہ بھی شہید ہوگئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونون کے بیچ مین لٹا دو جب یہ شہید ہوگئے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس بھیجا جنھون نے انکو آزاد کیا تھا انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ اسکو سائبہ نے آزاد کیا تھا بعض لوگون نے کہا کہ ابھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ انکو سائبہ نے آزاد کیا تھا (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو بیت المال مین داخل کردیا ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے انسے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کردیا یا یہ کہ ثبیتہ کے نسب مین جنھون نے انکو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا تو اسکو سالم کا نسب خیال کرلیا کیونکہ ثبیتہ یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن جشر عدوی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے سلیمان بن عبدالعزیز بن عتبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انکے دادا سالم بن حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے اسوقت انکی عمر قریب بلوغ تھی اور انکے گیسو تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طہارت سے بچے ہوے پانی سے طہارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

آپکو دعاء خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین نے ابن مندہ اور ابونعیم کی کتاب مین (بجائے حشر کے) حنبش دیکھا ہے اور امیر ابو نصر نے حشر خاء مفتوحہ اور شین معجمہ سے قلمبند کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی صحابی ہین انھون نے ایک حدیث روایت کی ہے اسکو عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا ہے اور ابو احمد عسکری کا قول ہے کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سالم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بالون کو چار چوٹیان کر کے باندھتی تھیں اور جب غسل کرتی تھیں سب بالون کو سر پر جمع کر لیتی تھیں اسکو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہے اور سالم کو سلمی سے بدل دیا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سالم۔ انکی کنیت ابو شداد تھی عبسی حمصی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے تھے اور حمص مین سکونت پذیر ہوئے اور وہین وفات پائی۔ معن بن عیسی نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو شداد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو سالم۔ انکی کنیت ابو ہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو ہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مین نے خون کو پی لیا آپنے فرمایا اے سالم تمھپر افسوس ہے کیا تمکو یہ نہین معلوم کہ خون حرام ہے اب پھر ایسا نہ کرنا ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

بن عبید اشجعی اہل صفہ مین سے تھے۔ کوفہ مین رہتے تھے ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ نے ان سے روایت کی ہے ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے نمیا سے انھون نے اپنے والد نبیط بن شریط اشجعی سے انھون نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ مین سے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہوگئے اور کہا بخدا مین جس شخص کو یہ کہتے سنونگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا سالم نے بیان کیا کہ لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ مین انکے پاس گیا اور انکو پایا کہ رونے لگا انھون نے پوچھا کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص آپکی وفات کا نام لیگا مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپکی نعش پر

Marfat.com

اگر پڑھتے تم پڑھ رہا انک میت وانہم میتون۔ بیشک آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ لوگ (کفار) بھی مرینگے لوگوں نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی انھوں نے جواب دیا ہاں۔ اس سے سب لوگوں کو یقین ہوگیا۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انھوں نے ہلال بن یساف سے انھوں نے سالم بن عبید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور جو شخص اسکے پاس بیٹھا ہوا ہو وہ یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور اسکے جواب میں چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض راویوں نے ہلال اور سالم کے درمیان میں ایک آدمی اور مذکور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

خاندان عدی سے ہیں۔ ابن مندہ نے انکا ذکر لیا ہے اور کہا ہے کہ انکے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے یہ (اسوقت) جوان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعا خیر دی تھی سالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو عدی قریش سے نہیں خیال کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ یہ سالم عدی ہی وہی سالم بن حرملہ ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ عدی بن عبد مناہ بن اد سے تھے اور یہی عدی رباب ہیں۔ اور ابن کلبی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبد اللہ بن خنس بن عدی بن مالک بن تیم بن ذہل بن جسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہیں۔ ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دارقطنی نے خنبس کی جگہ حشر بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عمری ہیں۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تھی اسکے جواب میں آپنے فرمایا تھا کہ میں تمہارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہیں پاتا اور وہ لوگ گریاں واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنم ساعدی اور عمرو مزنی واقفی اور ابن لیلی مزنی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور عبید اللہ بن کعب تھے انکا تذکرہ ابوموسی اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے جسکا ذکر انشاء اللہ تعالی ہوگا۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہیں اور بعض لوگوں نے انکا نسب یون بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلثوم بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی عمری تھے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں وفات پائی یہ بھی رونے والوں میں سے ہیں عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا علی الذین اذا ما اتوک الخ کی تفسیر میں روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے اور ثعلبہ بن

Marfat.com

خاندان نبی ہاشم سے انھی لوگون مین سے ہین جنکا اس آیت مین ذکر ہی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو موسی نے انکو اس سے پہلے جو بیان گذر چکا ہی اسمین ذکر کیا ہی اور یہ دونون ایک ہی ہین۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن والبصہ ایک مجہول شخص ہین انکو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث کی) روایت کی ہی۔ بقیہ نے بشر بن عبید سے انھون نے حجاج بن ارطاہ سے انھون نے فضیل بن عمر سے انھون نے سالم بن والبصہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ان درندون مین لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہی اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے بشر سے انھون نے سالم سے انھون نے ابجار (سالم بن والبصہ کے خود) والبصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین۔ انکی والدہ ملیکہ تھین سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے آپنے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی سائب اصبہان کے والی مقرر ہوے تھے اور وہین وفات پائی اور انکی اولاد وہین ہی۔ سائب فتح نہاوند مین نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو نعمان کے پاس خط دیکر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہین اور دونون نے عثمان کا نسب بیان کیا ہی کہ عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبد دہمان (یا بروایتی عبد دہمان) بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط اس سے معلوم ہوتا ہی کہ (سائب عثمان کے قریبی چچا زاد بھائی نہین ہین) ہان دو ثقیف کے ایک گھرانے سے ہین جو دونون آٹھوین پشت یعنی مالک بن حطیط مین مجاتے ہیں پس اگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے قریبی چچا زاد بھائی ہونا نہین ارادہ کیا تو پھر اسکو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قریشی سہمی ہین۔ حارث کی کنیت ابو وداعہ تھی۔ جنگ بدر مین یہ کفار کے ساتھ تھے ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو پکڑے رہو کیونکہ انکا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار (درہم) فدیہ مین دیکر چھوڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جنکا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہی (لیکن) درست مطلب ہی اور ابو عمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انہی کو مطلب بھی کہتے ہین ابو عمر اور ابن مندہ نے

Marfat.com

بیان کیا ہو کہ سائب کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ انھون نے اپنے دونون گھر خیرات کر دیے تھے انھون نے اسکو بخاری سے روایت
کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی رد میں اگر اپنے قول سے یہ مراد لی ہو کہ مطلب قید ہوئے تھے نہ سائب تو دونون قول
صحیح نہین ہین کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور انھون نے فدیہ دیا تھا انکو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم دونون نے مطلب بن وداعہ کے
بیان میں لکھا ہی کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انھی دونون کا قول اس مراد کو رد کرتا ہی اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ سائب صحابی نہ
تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ نے سائب کو صحابی بیان کرنے مین ایک جماعت نے موافقت کی ہی جیسے بخاری اور ابو عمر وغیرہما
نے انکو صحابی بیان کیا ہی اور نساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہو کہ سائب بن ابی وداعہ کی بابت لوگون کا خیال ہی کہ یہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے شریک تھے اور انکی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی سعد بن مشنوء بن عبد سے تھین۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہین۔ طائف کے واقعہ مین شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہی یہ سائب حبش کے غلامون مین
سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سائب طائف کے واقعہ مین گئے تھے اور اسکے بعد شام کے علاقہ مین بمقام اردن فحل کے معرکہ مین شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذیقعدہ
سنہ ۱۳ہجری اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہی کہ سنہ [illegible] مین ہوا حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہو گئی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہین فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہین جنمین ہم کوئی عیب نہین جانتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کوئی شخص ایسا نہین ہی جسکا عیب مین نہ بیان کر سکتا ہون اور بعض لوگون نے روایت کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے
بیٹے عبد اللہ کیواسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق مین یہ فرمایا تھا۔
سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا
مصعب زبیری نے بیان کیا ہی کہ مسیب اور عبد الرحمن اور سائب ابو معبد حزن کے بیٹے ہین اور انکی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی
قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل تھین مصعب زبیری نے کہا ہی کہ مسیب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہین ہی
انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن حباب انکی کنیت ابو مسلم داؤد بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ سائب بنت عتبہ بنت بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے انکی روایت سے صرف ایک حدیث ہو کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ہوتا خروج ریح خواہ باآواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطا اور اسحاق بن سالم اور صاحب کے بیٹے سلم نے سائب سے روایت کی ہو۔ انکی وفات سنہ ھ مین ہوئی تھی۔ اور انکی عمر اسوقت ۹۲ برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد جہنی۔ انکی کنیت ابو سہلہ تھی عطا بن یسار اور صالح بن حیوان نے انسے روایت کی ہو عطا کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا آخر حدیث تک مرفوع ہو اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کیطرف تھوکنے کے بارے مین ہو۔ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہین انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص پیخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہو اور دونون نے سائب سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرے تک اٹھاتے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہو اور ابو عمر نے انکو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ مین (جسکو انھون نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہو) بیان کیا ہو۔ ہمین ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن یوسف سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انھون نے صالح بن حیوان سے انھون نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کرکے خبر دی کہ احمد بن صالح نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگون کو نماز پڑھائی اور قبلہ کیطرف تھوکدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے کہ یہ شخص تمکو نماز نہ پڑھائے اسکے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑھانی چاہی لوگون نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کیوجہ سے روکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا ذکر ہوا آپنے فرمایا ہان (مین نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہو میرا گمان ہو کہ آپنے فرمایا کہ تمنے خدا اور خدا کے رسول کو تکلیف دی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان مین اسپر گفتگو ہوگی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہین۔ انکی کنیت ابو سہلہ تھی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہو اور دونون نے (ابو سہلہ) انکی کنیت بیان کی ہو اور ابو عمر نے اسکو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہو اور اس بیان مین لکھا ہو کہ سائب بن خلاد بن سوید انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہین اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہین ہین جنمین سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہین جنکا ذکر اس نسب مین ہو اور ساعدہ اور ان کعب کے والد خزرج دونون چچازاد بھائی ہین۔ واللہ اعلم۔ انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہو۔ ہمین اسماعیل بن عبیداللہ اور بہت سے لوگون نے خبر دی ہو وہ سب کہتے تھے ہمین ابو القاسم کرخی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے

انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو حکم دیا کہ مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دون تینون نے یہ اسکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جسکی ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراویگا خدا اسکو ڈراویگا اور اسپر خدا اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہے نہ اسکے فرائض مقبول ہونگے اور نہ نوافل ابو عمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرے مین بیان کیا ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس حدیث کی روایت مین اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویون نے اسکو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسکو مالک و ابن عیینہ و ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگون نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابو نعیم نے ابو عبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب بن خلاد بدر مین شریک تھے اور میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انکو یمن کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ ۹۱ھ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

خلاد جہنی کے والد ہین انکے بیٹے خلاد نے انکی روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین پتھرون سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہے اسکو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انھون نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا مین کہتا ہون ابو عمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین تذکرے قرار دیے ہین ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابو عمر نے ان دونون کی موافقت کی ہے اور سائب ابو خلاد کا ایک بیان بڑھا دیا ہے اور استنجا کی حدیث جسکو ابو عمر نے اس بیان کے شروع مین لکھا ہے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ مین لکھا ہے پس اسکی تحقیق کرنی چاہیے میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہین اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہین اور انکا لڑکا خلاد ان سے روایت کرتا ہے۔ ابو عمر کو اسوجہ سے شبہہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ مین انسے انکے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہین ہوا صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہے اسی لیے جب انھون نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو انکو دوسرا شخص سمجھ لیا واللہ اعلم دونون کے ایک ہونیکی گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ انکے بیٹے جو ان سے روایت کرتے ہین اور قبیلہ کا نام متحد ہے۔ اور ابو عمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری کی دونون کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہے اور بخاری نے (بھی) ابن مندہ اور ابو نعیم کیطرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ جہنی بیان کیے ہین اور امام احمد بن حنبل نے اپنی سند مین ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثون کا عنوان قرار دیکے بلند آواز سے لبیک کہنا اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے اور اسی ضمن مین لکھا ہے کہ حدیثین عطا سے مروی ہین اور انھون نے سائب بن خلاد از بنی حارث بن خزرج سے روایت کی ہے پس امام احمد نے دونون کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ

Marfat.com

اور ابونعیم نے جرح وتعدیل کرنے والوں نے دونوں مین فرق کیا ہی امام احمد نے ان دونون کو ایک ہی مین بیان کر دیا واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب انکا نام صیفی ہی ابو عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہین قریشی مخزومی تھے اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو بیان کیا ہی یہ بعثت سے پہلے مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے لیکن اسمین اختلاف ہی بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہین اور بعض انکے والد کو اور بعض کہتے ہین کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ اورون کو بیان کرتے ہین سائب کے اسلام مین اختلاف واقع ہوا ہی ابن اسحاق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی کہ سائب بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اسکے خلاف ایک اور روایت کی ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا انکے ہمراہ انکا لشکر بھی تھا اتنے مین سائب بن صیفی کو تھرتھراتے دیکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انکے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا اے معاویہ تم مجھکو بیت اللہ سے گرد چھپا رہے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم مین نے تمہاری ان کے ساتھ شادی کرنیکا قصد کیا تھا حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے ہم تمہارے مثل ابو سائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی ابن ہشام نے کہا ہی کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ سائب بن سائب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا سائب بن ابی سائب مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انکا اسلام اچھا تھا مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور انکے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہی ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب وہی ہین جنکی بابت حدیث مین آیا ہی کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبیر کے آقا تھے اور مجاہد اس شخص سے جو سائب کو پکڑ کر چلتا تھا اور نیز سائب سے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا صحابہ نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ان کو تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہون مین آپکا شریک تھا پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دغا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہی کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہین جن سے ایک حدیث مروی ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف ہی انھون نے کہا ہی کہ مین متقدمین سے کسی کو نہین جانتا جسنے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہین ہی کہ دونون ایک ہون کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابو احمد سے انھون نے عمار بن رزیق سے انھون نے ابن ابی لیلی سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن نمیلہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ مین ذکر کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سائبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید مدنی تھے محمد بن کعب قرظی نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے کھیت سے چرند کچھ نہین کھاتی

Marfat.com

ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اسکے عوض میں اسکا ثواب لکھ لیتا ہو انکا تذکرہ میزان نے لکھا ہو۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی ہو وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھکو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ سے انکی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت میں میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہیں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ بہت اچھے ساتھی تھے سائب کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سائب تم اپنے ان عادتون پر نظر کرو جنکو زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے انکو اسلام میں بھی کرتے رہو یعنی مہمانون کی ضیافت کرو اور یتیم کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ فضل بن دکین نے سفیان سے انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے یحییٰ بن عبید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آپ کو دیکھا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فرماتے تھے اسی طرح اسکو بہت لوگون نے ابن دکین سے نقل کیا ہو اور دونوں نے بجائے سائب بن عبد اللہ کے عبد اللہ بن سائب بیان کیا ہو اور اسی کو ابو عاصم اور عبد الرزاق اور ہشام بن یوسف اور امیہ بن شبل اور محمد بن ثور صنعانیون نے ابن جریج سے انھوں نے یحییٰ بن عبید سے انھوں نے عبد اللہ بن سائب سے نقل کیا ہو اور یہی ٹھیک ہو اسکو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہو میں کہتا ہون ابو موسیٰ نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان میں اسی حدیث کو جسکو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہو ذکر کیا ہو اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہو جسکا یہ مضمون ہو کہ سائب نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کے نام میں ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ محمد بن آدم نے فضل بن موسیٰ سے انھوں نے جعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے سائب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ انکی خالہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں آپ نے انکو دعا دی اسکی برکت سے انکی عمر ۹۴ سال کی ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہو یعنی ابن مندہ نے۔ انھوں نے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ اسمیں بعض ناقلین نے وہم کیا ہو اور سائب بن عبد الرحمن بیان کر دیا ہو حالانکہ وہ سائب بن یزید ہیں انکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف انکی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہیں اور انکی والدہ شفاء

بنت ابا قمر بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھین سائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی نے قاضی ابو الطیب طبری سے روایت کی ہو کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے۔ یہ بنو ہاشم کیطرف سے علم بردار تھے مسلمانون کے ہاتھ قید ہو گئے تھے اور فدیہ دیکر مسلمان ہو گئے لوگون نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیون نہ مسلمان ہو گئے انھون نے جواب دیا کہ مین مسلمانون کو انکے کھانے سے محروم کرنا نہین چاہتا تھا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یہ ابتدا اسلام مین مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوسری ہجرت مین گئے تھے اور ابن اسحاق نے انکو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو بدر اور تمام مشاہد مین حاضر تھے اور جنگ یمامہ مین کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوئے۔ موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے انکو بدریون مین ذکر کیا ہی اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر قبیلہ ازد سے ہین۔ اسماعیل بن محمد بن ابن سعد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی کہ انکو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علا ابن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے ابن اسماعیل نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مر جائین تو مکہ مین دفن کیے جائین (ایک مرتبہ) عبداللہ بن عمر کی بیٹیون نے مکہ سے انکے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے انکو روک دیا اور کہا کہ لوگ انکے پاس موجود ہو گئے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور دونون نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انھون نے علا سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ قریشی اسدی ہین زبیر بن عوام کے بھائی تھے انکی والدہ صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قریشیہ زہریہ تھین (لیکن) پہلا قول صحیح ہی۔ صفیہ نے سائب کے بارے مین یہ شعر کہا ہی۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

یسبنی السائب من خلف الجدر   لکن ابو الطاہر زبار ا مر

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابو الطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ مین شہید ہوئے۔ اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہی کہ یمامہ کی جنگ مین بنو عبد الدار سے بنو اسد بن عبد العزی ہی سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے (اس عبارت مین کچھ الفاظ گر گئے ہین اسوجہ سے عبارت مسلسل نہین ہی جیسا کہ

Marfat.com

انکی بحث آگے آتی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے جو کلام نقل کیا ہی کہ مسلمانون مین سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوے اسمین انھون نے غلطی کی ہی اور ابن اسحاق سے جو مروی ہی کہ بنا ذات نبی بن اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب شریک حادثہ ہوے اور یہی درست ہی اور جنگ یمامہ مین بنو عبدالدار سے جو شہید ہوے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے اس نسخہ مین عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گرگیا ہی اور بنو اسد کا نام شروع کردیا ہی کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوے اس سے ابن مندہ نے خیال کرلیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہین اور جس کلام کو ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہی وہ یونس بن بکیر و سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی انھون نے کہا ہی کہ بنو عبدالدار سے یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے اور بنو اسد بن عبدالعزی سے سائب بن عوام شہید ہوے اس سے ظاہر ہوگیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہی اسمین سے کچھ ساقط ہوگیا ہی سائب کی اولاد نہین ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غفاری ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے بنو غفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہی مین نے جواب دیا کہ سائب آپ نے فرمایا نہین تمہارا نام عبداللہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہی ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے نافع بن سائب سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ انکے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انھون نے اسلام قبول کرلیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کردیا جب غیلان مسلمان ہوے تو آپ نے اپنا حق آزاد کرنے کا غیلان کو دیدیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے ہم انکے والد اور انکے نام مین جو کچھ اختلاف ہی اسکو ذکر کرچکے مین ابراہیم بن منذر نے کہا ہی کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوے تھے انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین سہل بن سعد نے بیان کیا ہی کہ جب سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ جب اللہ نے ابو لبابہ کو توبہ کی توفیق دی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور پوچھا کیا مین اپنی قوم کا گھر چھوڑ دون جہان مین نے گناہ کیا ہی اور اپنے تمام مال کو صدقہ کردون آپ نے جواب دیا کہ ای ابو لبابہ تمکو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہی پس مین نے تہائی مال خیرات کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہین عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین مین سے ہین یہ بدر مین شریک ہوئے موسی بن عقبہ نے انکو بدریون مین نہین ذکر کیا ہی اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے انکو اور انکے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریون مین ذکر کیا ہی انکے اور انکے بھائی کے کوئی اولاد نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیلہ صحابی ہین۔ مجاہد نے انسے روایت کی ہی عمار بن رزیق نے محمد بن عبد الکریم سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ مین ہی ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو اس حدیث کے سوا اور کسی طریقہ سے نہین جانتا ہون اور میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی مین کہتا ہون کہ میرا گمان ہی کہ یہ سائب ابن ابی وسائب مخزومی ہین جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین ابن منذہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ انکے والد کا نام صیفی ہی اور دونون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہی لیکن ابو عمر نے صاحب کے والد کا نام نمیلہ نہین بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ذکر کیا ہی اسوجہ سے انھون نے انکو دو شخص خیال کیا ہی دونون کے ایک ہونے کو اس سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہی کہ مجاہد ان دونون سے روایت کرتے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علما نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہین اور اپنے اس دعوی کے ثبوت مین یہ حجت پیش کرتے ہین کہ متقدمین مین سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہین بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ہی اور دارقطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہی کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہین اور دونون نے صلوۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہی اور انہی بعض نے ابو عمر کو اپنے استدلال مین پیش کیا ہی کہ انھون نے انکو ایک علیحدہ عنوان مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عمرو بن ربیعہ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہین انکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا ہی انکے والد ان لوگون مین سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیون مین خبرگیری کرتے تھے ابن ماکولا نے بیان کیا ہی کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتح مصر مین شریک ہوے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کیطرف سے وہان کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوے تھے یہ قریش کے بزرگ لوگون مین سے تھے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وداعہ (ابی وداعہ کا نام حارث تھا) قریشی سہمی تھے ان سے انکے بھائی مطلب نے روایت کی ہی انکی وفات ۵۸ھ مین ہوئی ہی کیونکہ ۵۸ھ مین انھون نے اپنے دونون گھر خیرات کیے تھے بخاری نے اسکو بیان کیا ہی سائب بن حارث کے بیان مین انکا پورا ذکر ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگون نے انکا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبد اللہ بن حارث بیان کیا ہی یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے انکی کنیت ابو یزید ہی بعض لوگون نے انکو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہی ابن شہاب نے

Marfat.com

کہا خود وہ ازد سے ہیں اور انکا شمار بنی کنانہ میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ذہلی تھے۔ یہ امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ایک روایت میں انھوں نے ابن زبیر اور نعمان بن بشیر کو مثنیٰ دی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمعیل نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میرے والد مجھکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اسوقت میں سات برس کا تھا۔ ابو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ابن الحنائی ابو المعالی محمد بن اسمعیل نے اجازۃً خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو احمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے آئے تو آپکو لینے کیواسطے ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا میں (اسوقت لڑکا تھا) اور آپ سے ملا۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ احمد جنکا ذکر ہو چکا ہے وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمعیل نے جعید بن عبدالرحمن سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میری خالہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرے بھانجے کے درد ہے آپنے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپنے وضو کیا اور میں نے آپکے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پانی لیا اور آپکے پس پشت کھڑا ہوا اور آپکے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا گھنڈی تھی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن یحیی سے انھوں نے معمر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے انھوں نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپکے مؤذن (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) اذان کہتے اور جب آپ منبر سے اُترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ انکا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ ہجری ہے اور انکی عمر ۹۴ یا ۹۰ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے مگر قریش کے حلیف تھے سنہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید عطا کے آقا تھے انکی اولاد مرو اور بحیرہ ان ملک شام کی سرزمین میں ہے عطا نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے ایک سیاہ تھے اور باقی بال اور داڑھی سفید تھی میں نے پوچھا اے آقا میں نے تمہارے بالوں سے زیادہ عجیب کسی کے بال نہیں دیکھے انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپنے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ سائب بن یزید پس آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہو گا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض

متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہین واللہ اعلم۔

باب السین والیاء

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انھون نے عبید اللہ بن یزید سے انھون نے سباع بن ثابت سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ مین نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان مین طواف کرتے پایا ہی۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یا ابن یزید ابو شعب عبسی نے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی آئے [منجملہ سباع بن یزید بن قرزعہ بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی اور ابو حصین بن لقمان خاندان بنی ربیعہ بن مبیط بن مخزوم سے تھے] اور اسلام قبول کیا آپ نے ان لوگون کو دعا دی اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انھون نے سباع بن یزید عبسی سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا نبی ہی جسنے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہی اور بجاے زید کے یزید بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ غفاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور دومۃ الجندل کیطرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ مشاہیر صحابہ مین سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ جعفی۔ ابو سبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبد اللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔ یہ اور انکے والد ابو سبرہ اور انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے چچا عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیون مین سے تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا کہ یہ خیثمہ بن عبد الرحمن کے دادا تھے (لیکن) پہلا قول صحیح ہی سبرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا کہ تمھارے لڑکون کے کیا نام ہین انھون نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبد العزی۔ آپنے عبد العزی کا نام بدل دیا اور انکا نام عبد الرحمن رکھا (ہم اسکو ذکر کر چکے ہین) اور انکے اور انکی اولاد کے حق مین دعاء خیر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس۔ انکی کنیت ابو سلیط ہی۔ انکا نسب انکی کنیت کے باب مین انشاء اللہ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ یہ عبد اللہ بن

Marfat.com

ابو سلیط کے والد ہین۔ انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہی بعض لوگ سبرؔ اور بعض لوگ اسبرہ بیان کرتے ہین۔ یہ بدر و خیبر مین شریک تھے۔ پالتو گدھون کے گوشت کے متعلق انھون نے حدیث روایت کی ہی جو اسبر کے بیان مین گذر چکی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ابن اسحاق نے ان کو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو قعقاع بن معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنو تمیم کے وفد مین آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے انکا نسب انکے بھائی ایمن و خریم کے بیان مین گذر چکا ہی جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبد اللہ نے انسے روایت کی ہی اور عبد اللہ بن یوسف نے کہا ہی کہ سبرہ بن فاتک وہی ہین جنھون نے دمشق کو مسلمانون کے درمیان مین بانٹ دیا تھا انکا شمار شامیون مین ہی ایمن بن خریم نے بیان کیا ہی کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انھون نے مجھسے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑون انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ترازو خدا کے ہاتھ مین ہی ایک قوم کو بلند کرتا ہی اور دوسری کو پست کرتا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی الفاکہ مخزومی ہین۔ اور ابن ابو عاصم نے بیان کیا ہی کہ یہ اسدی خاندان اسد بن خزیمہ سے ہین انسے سالم بن ابو الجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہی۔ انکا شمار کوفیون مین ہی ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے نانا ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابراہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد الرحمن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عقیل عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سبرہ بن ابی الفاکہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے راستون پر (بہکانے کیواسطے) بیٹھتا ہی (جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہی تو شیطان) اسلام کے راستہ پر بیٹھکر کہتا ہی کہ کیا تم مسلمان ہوجاؤگے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دوگے بندہ اسکی نافرمانی کرکے مسلمان ہوجاتا ہی تو ہجرت کے راستہ پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہی کہ کیا تم ہجرت کرجاؤگے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دوگے مہاجر مثل اس گھوڑے کی طرح ہی جو اپنی رسی مین بندھا ہوا ہو (اگر تب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا اور ہجرت کرتا ہی تو پھر جہاد کے راستہ مین بیٹھتا ہی اور کہتا ہی کہ کیا تم جہاد پر جاؤگے حالانکہ اسمین نفس اور مال کی مشقت ہی اور تم لڑوگے اور شہید کیے جاؤگے اور لوگ تمھاری بیوی سے شادی کرلینگے اور مال بانٹ لینگے۔ بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہی اور جہاد کرتا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اسکو کیا اور مر گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر ڈوب گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر اسکو جانور روند ڈالے خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور جو شخص مقتول ہوا خدا اسکو جنت میں داخل کریگا۔ اسکو ابن عجلان نے ابو جعفر موسی بن مسیب سے انھون نے سالم سے روایت کی انھون نے کہا کہ مجھکو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہی اور اسکو ابن ابی شیبہ نے ابن حنبل سے انھون نے موسی سے اسی کے مثل بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ)

ابن معبد اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہین قبیلہ جہنیہ سے انکا نسب عوسجہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکی کنیت ابو الربیع ہی اور بعض لوگون نے ابو ثریہ بیان کی ہی ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے مین ان سے حدیث روایت کی ہی اور انھی کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کا حکم دینے کی حدیث مروی ہی۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکو انکے والد نے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے یہانتک کہ جب عسفان پہونچے آخر قصہ تک اور اسکے آخر مین ہی کہ مین نے تم لوگون کو عورتون سے متعہ کی اجازت دی تھی (مگر) خدا نے اسکو قیامت تک کے واسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس متعہ کی عورتون مین سے ہون تو انکو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا سلیع رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنی سالم انصاری کے حلیف تھے جنگ احد مین شریک ہوئے اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ہیشہ کی جگہ پر بعض آدمیون نے حبیشہ لکھا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابو موسی نے اسکا ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی حاجت نہین۔

(سیدنا سبیع رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے بدر اور احد مین شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے عامرہ کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہی اور ابن کلبی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی واللہ اعلم

Marfat.com

باب السین والجیم

(سیدنا) سجار (رضی اللہ عنہ)

سلیطی۔ ابو موسی نے لکھا ہے کہ ابو زکریا ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انھوں نے انکا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے ابو موسی نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابو زکریا کی مراد وہ ہے جسکو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ نعمان بن سجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور انکا نام حارث ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں اعتبر بن سے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسی کے ساتھ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ انھوں نے جسطرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابو زکریا نے اسمیں تصحیف کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سجل (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابو الجوزاء نے ابن عباس سے آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کاتب سجل نامے تھے اللہ تعالی نے اس آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انھی کو ذکر کیا ہے یہ حدیث غریب ہے اسکی روایت میں حمدان بن سعید متفرد ہیں انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے نافع سے اسکو روایت کیا ہے۔ اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والحاء والخاء

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن داود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابو الزبیر سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس منادی کی بابت دریافت کیا جسکے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی جابر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا جابر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور احمد بن محمد بن مولی بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آگر رہے تھے انمیں سحیم بن حفاف صحابی بھی تھے سہیل بن حجر اسلمی نے ان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ازدی اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہین۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہین سخبرہ صحابی ہین انسے انکے بیٹے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مصیبت مین) ابتلا کیا جائے صبر کرے اور (نعمت) ملنے پر شکر کرے اور دوسرونکی زیادتی کو معاف کرے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرین انھی لوگون کیواسطے امن ہی اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہین ہمین ابوجعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سند ہین محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن معلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن خیثمہ نے ابوداؤد سے انھون نے عبداللہ بن سخبرہ سے انھون نے سخبرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا (یہ اسکے لیے) گذشتہ برائیون کا کفارہ ہوجائیگا اس سند مین جو ابوداؤد ہین انکا نام نفیع ہی اور یہ نابینا تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہین انکو ابوعمر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکے بھائی عمرو کے تذکرے مین بیان کیا ہی ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت مین انکے مرد و عورتین سب تھین راوی نے ایک ایک کے نام گنانا شروع کیے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہی۔

(سیدنا) سخرور (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حضرمی صحابی تھے مصر مین رہتے تھے اور مصر کی فتح مین شریک تھے اور وہان ایک خطبہ پڑھا اسمین ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کی اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

ابن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ انکی حدیث کو رحیل بن الماس بن ہلال بن سراج بن مجاعہ بن مرارہ نے اپنے چچا ہلال سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن مین غورہ نام ایک زمین دی اور انکو ایک پروانہ لکھکر دیا (جسکا مضمون یہ تھا) محمد رسول اللہ نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو یہ غورہ عطا کیا پس اگر کوئی شخص اس بارہ مین انسے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کرین۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوجابہ تھی۔ اہل یمن مین سے تھے ان سے انکے پوتے علی نے روایت کی ہی۔ انکا نام فتح تھا۔ انھون نے کہا ہی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دوکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول خدا صلی اللہ علیہ پر نازل ہوئی ہوئی انھون نے مجھکو حکم دیا مین نے اسکو توڑ ڈالا انھون نے مسجد نبوی مین روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ

Marfat.com

آ مین کھجور کی شاخین روشن کیا کرتے تھے آپنے پوچھا کس شخص نے میری مسجد مین چراغ روشن کیا تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپنے انکا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکا نام سراج ہی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ عجلانی ہین جنگ حنین مین ۸ھ مین شہید ہوے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور زیاد بن ہشام بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے انھین کیموافق روایت بیان کی ہی اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہ روایت بیان کی ہی جسکی خبر ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے شہدا حنین کے ناموں مین روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ انصار مین سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین مین شہید ہوے) اور ایسا ہی سکو دوسرون نے بیان کیا ہی۔ اسکو ہم بعد کے بیان مین ذکر کرتے ہین۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب انصاری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین مین شہید ہوے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے شہدا انصار کے بیان مین روایت کی ہی کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان بلعجلان سے (حنین مین شہید ہوے) اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار مین سے سراقہ بن حباب شہید ہوے مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کیے ہین اور دونون کو شہدا حنین مین بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونون ایک تہا ہین صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شہدا حنین کے بیان مین سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہی اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہی۔ پس حق ابن مندہ اور ابو نعیم کے ساتھ ہی وہ دونون ایک ہین پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگون نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہی تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہون یہ صحیح نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ایک مجہول شخص ہین۔ عبد الواحد بن عون نے انسے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہین مقرر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے لکھا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہی کہ وہ مقتول جسکی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی بنی مازن بن نجار کے خاندان سے تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء مین شریک ہوے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوے

Marfat.com

یہ عروہ اور ابن اسحاق کا بیان ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر صحابہ مین ہی اور انکا نسب نہین مذکور ہوا سیف بن عمر نے بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو (مقام) باب کی طرف روانہ کیا اور سردار عبد الرحمن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہین جنھون نے اہل آرمینیہ اور ارمن سے (مقام) باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر لکھکر روانہ کی تھی اور وہین انکا انتقال ہوگیا اور انھون نے عبد الرحمن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذو النور کے لقب سے مشہور تھے اور عبد الرحمن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی یہ پہلے سراقہ کے غیر ہین کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی مین معرکہ موتہ مین شہید ہوگئے تھے اور انکی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین ہوئی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک مین سواری طلب کی تھی اور آپکے پاس سواری نہ تھی جسپر انکو سوار کرتے پس یہ روتے ہوے واپس گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولوا و اعینهم تفیض من الدمع ابن عباس نے کہا ہی کہ یہ آیت چند لوگون کے بارے مین نازل ہوئی تھی جنمین سے سراقہ بن عمیر ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عبد العزی بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر اسیطرح بیان کیا ہی اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ عبد العزی عروہ کے بیٹے ہین اور صحیح غزیہ ہی جو عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے ہین سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہی اور کلبی نے کہا ہی کہ یہ یمامہ مین شہید ہوے اور کلبی نے انکا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانہ مدلجی ہین انکی کنیت ابو سفیان تھی (مقام) قدید مین رہا کرتے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مکہ مین رہتے تھے انسے صحابہ مین سے ابن عباس اور جابر نے اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور سراقہ کے بیٹے محمد نے روایت کی ہی ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن امران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے

Marfat.com

براء سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک زین تین درہم مین مول لیا اور عازب سے کہا کہ براء سے کہو کہ میرے گھر پہونچا دین انھون نے کہا کہ مین نہ کہونگا یہانتک کہ آپ مجھسے اسوقت کے واقعات بیان کرین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) چلے تھے اور آپ انکے ہمراہ تھے ابو بکر نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہمکو ڈھونڈ رہی تھی اور ہم کو بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ یہ ڈھونڈنے والا ہمارے پاس آگیا آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہی یہانتک کہ جب ہم سے نزدیک ہوگیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہوگیا ہے وہ کہتا ہے کہ یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزون کے فاصلہ پر رہ گیا یا انھون نے کہا کہ دو یا تین نیزون کے فاصلہ پر رہگیا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ جاسوس آپہونچا اور یہ کہکر مین رونے لگا آپ نے پوچھا تم کیون روتے ہو مین نے جواب دیا بخدا مین اپنے خوف سے نہین روتا ہون بلکہ مجھکو آپ کا خیال ہے آپ نے اس شخص پر بددعا کی اور فرمایا اے خدا تو ہمکو جسطرح چاہے بچا لے پس فوراً اسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین دھنس گیا اور وہ سوار اس پر سے کود پڑا اور اسنے کہا اے محمد مین نے جان لیا کہ یہ تمھارا ہی کام ہے اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھکو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم مین ان لوگون سے جو میرے پیچھے جستجو مین ہین خبر کو گول مول کر دونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دعا دی وہ رہا ہوگیا اور اپنے ساتھیون کی طرف واپس گیا الی آخرہ اور ہمین ابو جعفر بن تمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مجھسے محمد بن مسلم نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کیواسطے نکلے قریش نے اس شخص کیواسطے جو ان کو پکڑ لائے سو اونٹ انعام کے مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کرکے کہا کہ جب مینے ان سب باتون کو دیکھ لیا تو مجھکو یقین ہوگیا کہ یہ غالب ہینگے اور مین نے آواز دی کہ مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون میری طرف نظر کیجیے مین آپ سے بات کرونگا خدا کی قسم مین آپکو شک مین نہ ڈالونگا اور میری طرف سے آپکو کوئی ناگوار امر نہ پہونچیگا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہمسے کیا چاہتا ہے سراقہ کہتے ہین کہ ابو بکر نے مجھسے کہا کہ کیا چاہتا ہے مین نے کہا کہ آپ مجھکو ایک تحریر لکھدیجیے تاکہ میرے اور آپکے درمیان مین نشانی رہے پس آپنے ایک تحریر ہڈی یا جھلی یا کھال پر لکھکر ڈالدی مینے اسکو اٹھا کر اپنے ترکش مین ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اسکا ذکر کبھی نہین کیا یہانتک کہ جب خدا نے مکہ کو اپنے رسول کیواسطے فتح کر دیا اور آپ حنین کا اور طائف سے فارغ ہوگئے وہ تحریر لیکر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ (مقام) جعرانہ مین مقیم تھے مین انصار کے لشکر مین داخل ہوا وہ لوگ نیزون سے مجھکو کھڑکھڑانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہے یہانتک کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگیا آپ (اسوقت) اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا مین گویا آپکی پنڈلی کو رکاب مین دیکھ رہا ہون گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہی (جیسے وہ مغز اندر کی اور) پھر کہا یا رسول اللہ یہ آپکی تحریر جو آپنے مجکو عنایت کی تھی اور مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے پس مین آپکے نزدیک ہوگیا اور اسلام قبول کر لیا اور انھون نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ نے ابو موسی سے انھون نے

Marfat.com

حسن سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج پہنوگے
راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج آیا انھون نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزونکو پہنا دیا۔
سراقہ کے بال بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوون پر بہت تھے، اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی خدا کو ہے جسنے کسریٰ
بن ہرمز سے جو اپنے کو لوگون کا پروردگار کہتا تھا ان چیزونکو لیکر بنی مدلج کے ایک شخص سراقہ کو پہنا دیا حضرت عمر نے اسکو آواز بلند کہا تھا سراقہ
شاعر بھی تھے انھون ہی نے ابو جہل سے خطاب کرکے یہ اشعار کہے تھے ابا حکم واللہ لو کنت شاہدا لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ علمت ولم تشکک
بان محمدا رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ علیک بکف القوم عنہ فانی اری امرہ یوما ستبدو معالمہ بامر یود الناس فیہ باسرہم بان جمیع
الناس طرا یسالمہ سراقہ بن مالک ۲۴ھ اثنائے خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ
سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوئے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

بن معتمر بن عزاة بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدوی ہین عمر کے والد تھے سراقہ بدر مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ کلبی نے کیا ہے

(سیدنا) سرباتک (رضی اللہ عنہ)

ہندی مکی بن احمد بردعی نے اسحاق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحاق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے
مین نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج مین دیکھا مین نے اس سے پوچھا کہ تمہاری کیا عمر ہوگی اسنے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان
تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس صحابہ میرے پاس بھیجے تھے جنمین حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید
اور ابو موسیٰ اشعری اور صہیب و سفینہ وغیرہم تھے آپ نے اسکو دعوت اسلام کی تھی اسنے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہوگیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو بوسہ دیا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اسکے ترک کرنے مین حق کی جانبداری کی ہے
کیونکہ اسکا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہمنے یہ شرط نکر لی ہوتی کہ کسی بیان کو جسکو ان لوگون نے یا انمین سے کسی نے بیان کیا ہے
نہ چھوڑینگے تو ہم ضرور اسکو اور اس جیسے مذکورونکو چھوڑ دیتے۔

(سیدنا) سرج (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ۔ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو زکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ بن السکاب نے انکو افراد مین لکھا ہے اور انکا کچھ
حال ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سرق (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد جہنی اور بعض لوگ انکو انصاری اور بعض دیلی بیان کرتے ہین شہر اسکندریہ علاقہ شہر مصر مین رہتے تھے یہ صحابی تھے انسے

مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سرق کہا تھا کیونکہ انھون نے ایک بدوی سے دو اونٹ جنکو وہ لیکر مدینے مین آیا تھا خریدے اور لیکر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اسکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ انکو تلاش کرو جب لوگ انکو لیکر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تمکو ایسے کام پر کس نے مجبور کیا یہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ مینے ان دونون کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپنے فرمایا کہ انکا دین ادا کر دو مینے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہین ہی آپنے فرمایا اے اعرابی انکو لیجا کر اپنا حق وصول کر لے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تاکہ انکا فدیہ اسکو دیدین پھر اسنے انکو آزاد کر دیا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جویریہ بن اسما نے عبداللہ بن یزید منبعث کے غلام سے انھون نے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو انکو گونئے پاس رہتے تھے انکو سرق کہتے تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی سرق تخفیف راکے ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہل حدیث سرق راکو مشدد پڑھتے ہین مگر تخفیف راکے ساتھ پڑھنا صحیح ہی ابو عبد الرحمن تمیمی نے انکو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینون [illegible] نے لکھا ہی

(سیدنا) سبری (رضی اللہ عنہ)

ربیع کے والد ہین۔ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سبری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو عورتون سے تین دن متعہ کرنیکی اجازت دی تھی پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو دیکھا آپ متعہ کرنیوالیکے ساتھ منع فرما رہے تھے ابو موسی نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہی حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہی جسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور شاید کہ بعض راویون نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویون سے تصحیف ہو گئی واللہ اعلم

(سیدنا) سریع (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سعدی قبیلہ بنو تمیم سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم کے وفد مین آئے تھے اور آپ نے انکو ایک خط لکھکر دیا تھا۔ انکے بیٹے وقاص نے انسے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین بنو تمیم کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

باب السین والعین

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم۔ انکی کنیت ابوالمغیرہ تھی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے کوفہ مین رہتے تھے انسے انکے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے عیسی بن یونس اور یحیی بن عیسی نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ آپ عرفات مین ہین مین آپکے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑلی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اوٹھے آپنے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت انکو لائی ہوگی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ ایسا کام بتا دیجیے جو مجھکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کردے آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو ایک جانو اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے پسند کرتے ہو اور ون کیواسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے ناپسند کرتے ہو اور ون کیواسطے بھی اسکو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ اسکو عمرو بن علی نے عبد اللہ بن داود سے انھون نے اعمش سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہین بیان کیا۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے انسے انکے بیٹے سہل روایت کرتے ہین (مقام) روحا مین بدر کیطرف جاتے ہوئے انتقال کر گئے عتبہ مین بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سہل سے روایت کی ہے انکے والد سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کیطرف چلے (جسوقت) مقام روحا مین تھے فوت ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسباب اور سواری اور تیرہ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) جو کی وصیت کی آپنے انکو قبول کرلیا اور انکے وارثون کو واپس کردیا اور غنیمت مین (بھی) انکو حصہ دیا۔ سہل بن سعد سے مروی ہے انھون نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گھوڑے تھے جنکو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھون نے انکے نام لزاز۔ لحاف۔ ظرب رکھے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مجھکو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ انکا نسب انکے نام سعد بن مالک مین بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسلمی انسے انکے بیٹے سعد بن عبد اللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسود سلمی ذکوانی۔ حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسنے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدشکل ہونا جنت مین داخل ہونے سے باز رکھیگا آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم نہین جبتک کہ تم خدا سے ڈرتے اور رسول خدا کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہوگے انھون نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد خدا کے بندے اور رسول ہین پس (اب) میرے واسطے کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ جو سب مسلمانون کا

Marfat.com

دامت گیرد ان تھا سب سے زیادہ بدصورت اور بدرنگ تھا ایک روز انھون نے کہا کہ میں نے ان سب لوگون کو جو آپکے پاس موجود ہیں اور جو موجود نہیں
اپنی شادی کا پیغام دیا مگر انھون نے میرے سیاہ رنگ اور بدصورتی کی وجہ سے مجھکو نامنظور کیا حالانکہ میں قوم بنی سلیم کا شریف النسب آدمی ہون آپ نے فرمایا
عمرو بن وہب کے پاس جاؤ یہ شخص ثقیف کے پاس آپ کے پاس آئے تھے اور قریب ہی کے زمانہ مین مسلمان ہوئے تھے اور وہ بڑے تند خو آدمی ہیں
ان کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اور انسے کہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری لڑکی کی شادی میرے ساتھ کردی ہے جب یہ انکے پاس گئے انکی لڑکی عقلمند اور حسین تھی
آپ کے حکم کی تعمیل کی جب ان لوگون نے سنا تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری شادی میری لڑکی کے ساتھ کردی ہے تو لوگون نے
سعد کو برا بھلا کہا اور وہ چلے آئے مگر وہ لڑکی بھی اپنے پردے سے نکل آئی اور کہنے لگی کہ اگر رسول خدا نے میری شادی ان سے کردی ہے
تو میں بھی اپنے نفس کیواسطے اس کو پسند کرتی ہون جس کو خدا و رسول خدا نے پسند کیا اور اس لڑکی کے باپ نے کہا کہ تم نے ٹھیک کہا
پھر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسا سخت کلام کیا انھون نے کہا کہ مین نے ایسا کیا
اب میں معافی چاہتا ہون میں نے اسکو جھوٹا خیال کیا تھا اور اب میں نے تمکی شادی کردی آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ
اس سے ہم بستر ہو وہ آدمی بھی بازار میں اپنی بیوی کیواسطے سامان بھی خرید رہا تھا کہ ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے سوار ہو جنت
کی خوشخبری ہو انھون نے تلوار اور نیزہ اور گھوڑا خریدا اور عمامہ سر پر باندھا اور مہاجرین سے جا ملے انمین سے کسی نے انکو نہ پہچانا اور وہ جنگ
میں آپ کے بھی قریب پہنچے گھوڑے پر سوار برابر لڑتے رہے یہانتک کہ انکا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انھون نے اپنی آستینین چڑھا لیں
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی ہاتھ کی سیاہی دیکھی انکو پہچان لیا اور فرمایا سعد ہین سعد برابر لڑتے رہے یہانتک کہ لوگون نے کہا کہ سعد مر گئے تو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور سعد کا سر اپنی گود مین رکھ لیا اور انکے ہتھیار اور گھوڑا انکی بیوی کے پاس بھیجدیا اور فرمایا کہ ان لوگون سے کہدو کہ
اللہ نے اسکی شادی تمہاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کردی اور یہ انکی میراث ہے یہ قصہ جلیبیب کے قصہ سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن الطول جہنی۔ یہ سعد الطول بن عبد اللہ بن خالد بن وہب بن غیاث بن عبد اللہ بن سعیہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے
ہین خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے انکی کنیت ابو مطرف تھی بصرہ مین رہتے تھے ابو نضرہ انسے روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن
بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر عبد الملک نے ابو نضرہ سے انھون نے سعد بن الطول سے روایت کرکے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر
مرے مین نے چاہا کہ ان درہمون کو انکے عیال پر خرچ کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی اپنے دین کے عوض مین قید ہے
اسکی طرف سے ادا کردو انھون نے ادا کردیا اور کہا کہ مین نے اسکی طرف سے ادا کردیا ہے مگر ایک عورت نے دو دینارون کا دعوی کیا ہے اور اسکے پاس گواہ
نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیدو وہ سچی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انصاری انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے آئے سعد انصاری آپکا استقبال کرنے گئے حضرت نے انسے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمھارے ہاتھونکو کسنے باندھ دیا یعنی جہاد مین کیدن گئے انھون نے جواب دیا یا رسول اللہ مین پھاوڑا چلاتا ہون محنت مزدوری کرتا ہون تب اپنے گھر والونکو کھانا کھلاتا ہون تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جسکو آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار مین سعد نام بہت مین مگر دوسری روایت مین انکا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جسکو کبھی آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہین جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہین کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے پیشتر فوت ہو چکے تھے مین کہتا ہون ابو موسی نے اسطرح بیان کیا ہے کہ شاید یہ خزرجی کے سوا ہین یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو سنہ ۵ مین فوت ہوئے تھے وہ اسی خاندان بنی عبد الاشہل سے تھے اور غزوہ خندق مین زخمی ہوئے تھے اور بنو قریظہ مین حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا انکے اوسی ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہے انکا قول ہے کہ انکی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جسمین سعد بن معاذ کا ذکر ہے اسمین تبوک کا ذکر نہین ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید انکی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو علاوہ اسکے مجھے نہین معلوم سعد بن معاذ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی غزوہ مین کبھی پیچھے رہے ہون بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے مین اختلاف ہے کہ بدر مین شہید ہوئے تھے یا نہین واللہ اعلم علاوہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہ گئے تھے وہ لوگ مشہور ہین انمین سعد نہین ہین اور جو شخص پیچھے رہا ہو وہ اس عزت و شرف کا مستحق نہ ہوگا کیونکہ آپ اسکا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بدری انصاری تھے۔ اسحاق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میرے نانا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپنے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمھارے بیٹے دور نہ جاؤ جب صبح ہوئی آپ سویرے ان لوگونکے پاس گئے اور پوچھا تم لوگون نے کس حال مین صبح کی ان لوگون نے جواب دیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون خیر خوبی سے ہمنے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ جب قریب ہو گئے آپنے اپنی چادر ان لوگون پر پھیلا دی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہین تو انکو آگ سے اسیطرح چھپا لے جسطرح مین نے انکو چھپا لیا ہے اور در و دیوار نے اسپر آمین آمین کہی اس حدیث کی سند مین اختلاف ہے چند وجہون سے مروی ہے اسکو کریمی نے عبد اللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھسے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن ماس ہا انکی کنیت ابوعمرو ہے خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن بکر بن وائل سے تھے اسلئے یہ بکری شیبانی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہین سُنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انہیں کے شاگرد مشہور تھے اور انہین نے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سُنی مین (اسوقت) کاظمہ مین اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگون نے بیان کیا کہ تہامہ مین ایک نبی نکلے ہین ۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ مین چالیس برس کی عمر مین جنگ قادسیہ مین شریک ہوا تھا سنہ ۹۵ مین ایکسو بیس کے ہوکر انتقال کیا کوفہ مین رہتے تھے انکے گھروالون مین سے ایک جماعت نے انسے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن کبیر اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ بحیر معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی سامہ بن سحمہ بن سعد بن عبد اللہ بن قداد بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے بجلی سحمی انصار کے حلیف ہین ابن حبتہ کے نام سے مشہور تھے حبتہ انکی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھین ۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبد الرحمن سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن حبتہ کیطرف غزوۂ خندق کے دن دیکھا اور انھون نے خوب سختی سے جہاد کیا اسوقت یہ کم سن تھے انکو آپنے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تمکو نیکبخت کرے تم مجھسے قریب ہو جاؤ سعد آپ سے نزدیک ہوگئے آپنے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا ابو قتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے کہا کہ جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور تلاش کرنے نکلا مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی مینے اسکو ایسی مار ماری کہ وہ سست ہوگیا اور سعد بن حبتہ نے اسکو پایا انھون نے اسکو مارا کہ وہ گر گیا یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہین کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب تھا ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہین اور خنیس ابو یوسف کے دادا ہی ہین جو کوفہ مین صاحب چہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (چہار سوج چہار سو کا معرب ہے یہ کوفہ مین ایک مقام کا نام تھا جو چوکور تھا اور چارون طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے مالک تھے اسوجہ سے انکا یہ نام پڑ گیا) اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے انکی والدہ حبتہ صحابیہ تھین جو انکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھین آپنے انکو برکت کی دعا دی اور انکے سر پر مسح کیا ۔ احد کے دن یہ خوردسال سمجھے گئے تھے اسوجہ سے شریک بدر نہین ہوے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے بصرہ مین رہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر صالح بن رستم خزاز نے حسن سے انھون نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے ابو بکر سے فرمایا کہ سعد جو یہ ابو بکر کے غلام تھے انکی خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پسند آتی معلوم ہوتی تھی کو آزاد کر دو۔ ابو بکر نے کہا کہ ہمارے پاس انکے سوا اور کوئی (غلام) نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کر دو۔ آدمی تمسے انکار کرینگے (یعنی اگر تم آزاد نہ کروگے تو لوگ تم کو برا کہینگے اور تمسے انکار کرینگے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپ نے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں انکی کنیت ابو بلال تھی دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے انکے بیٹے بلال نے انسے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انھوں نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپکی امت میں کون بہتر ہیں آپ نے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانہ کے لوگ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ دوسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہونگے جو بے گواہی طلب کیے گواہی دینگے اور بغیر قسم لینے کے قسم کھائینگے اور امانت میں خیانت کرینگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن حماز کے بھائی تھے احد اور اسکے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے جماز جیم اور آخر میں زا کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حاء مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن راشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ حمارح اور ر کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ عطیہ کے والد ہیں عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔ محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عطیہ سے انھوں نے اپنے والد سعد بن جنادہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز خدا کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر خدا پر قسم کھائے تو خدا اسکو پورا کر دے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آکر مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

جہنی سنان بن سعد کے والد ہین انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نکرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا مین شامل کر لے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا کہ انکی سند حدیث مجروح ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صمتہ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہے انصاری خزرجی ہین قبیلہ بنی نجار سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی تھے یہ سعد جنگ صفین مین حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ مین شہید ہوئے جہیم بن حارث بن صمتہ کے بھائی تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوہ احد اور نیز اسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن مسلمانون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے یمامہ مین شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نامون مین جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ مین شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن کا نام بھی روایت کیا ہے الغرض علمائے نسب نے انکے نسب بیان کرنے مین اختلاف کیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور ابن مندہ و ابو نعیم نے بجائے حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابو عمر نے حارثہ لکھا ہے ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونون جگہ ایک ہی عبارت ہے غالباً وہ بھول گئے ہون ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہین ہے کہ پوشیدہ رہجاتی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان طوبلی انصار کے حلیف ہین طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے انکے ذکر مین کہا ہے کہ سعد بن حجاز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن حجاز کے بھائی تھے اور جنگ احد مین شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور انکے بھائی غزوہ بدر مین شریک تھے ابو موسی نے اپنی سند کو عروہ تک پہونچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ مین خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوئے انمین سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے ہین اور ابو موسی نے اسیطرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن حجاز انصاری ہین اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن حجاز لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد کے نسب مین جسطرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے مین اسکو صحیح سمجھتا ہون واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ یہ ابو موسی کا قول ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ ابو موسی کے قول حبان مین ناقلین کی غلطی ہے اور صحیح وہ ہے جو سعد بن حجاز کے بیان مین ذکر کیا گیا اور ہمنے اختلاف علما کو اس جگہ بیان کر دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ کسی نے انکو حبان نہین کہا اور ابن مندہ نے انکا ذکر اسی جگہ (سعد بن حجاز کے تذکرہ مین) لکھا ہے اگر ابو موسی وہان پر انکا ذکر کرتے تو بہت اچھا ہوتا اور ہم اگر انکے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگونکو گمان ہوتا کہ ہمنے ایک شخص کو بے وجہ چھوڑ دیا یا اُس تکرار سے ہمکو آگاہی تھی لیکن عروہ بن زبیر ان لوگونکے نام کے متعلق جو غزوون مین کسی نے یا شہید ہو گئے تھے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہے مین نہین جانتا یہ کیا بات ہے مگر جب یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہین ہو سکتا اور ان راویون نے ایک روایت مین سعد کے والد کا نام جبیر کہا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد کے دن شہید ہوئے انکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور اسمین اعتراض ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حرہ ۔ ابوبکر بن ابو علی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے انکو افراد مین بیان کیا ہے محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھون نے سعد بن حرہ سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیون کو ایک دوسرے مین نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز مین ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جسکو وہ سعید سے وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہین اس قول مین سعید اور کعب کے درمیان ایک واسطہ نکلتا ہے اور بعض راویون نے اسمین تصحیف کی ہے اسکو حرہ سے مرتبی بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور چونکہ اسکی تصحیف معلوم ہو گئی اسلیے انکا چھوڑنا مناسب ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہین یہ اور انکے والد جنگ احد مین شہید ہوئے تھے یہ زید وہی ہین جنھون نے مرنیکے بعد بات کی تھی ابن منیرہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونون نے نعمان بن بشیر کی روایت کو جو حدیث زید بن خارجہ کے وفات کے بعد کلام کرنیکی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ انکے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنیکی حدیث انکے ترجمہ مین بیان ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ انصاری یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہین انصاری ساعدی تھے احد مین شریک تھے انکی ایک لڑکی غزیہ نامے تھین ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکے حلیف تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ابن ابی رحم بن عبد العزی عامری کے غلام تھے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ یمن کے حلیف و فارس کے رہنے والے عجمی تھے سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کیطرف ہجرت کرنے والون مین سے ہین ابن اسحق اور موسی بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے انکو اہل بدر مین بیان کیا ہے یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے حجۃ الوداع مین بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلبال پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گذر چکین جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ مین حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے مین کسی نے اختلاف نہین کیا بجز طبری کے کہ انھون نے لکھا ہے کہ سعد سنہ مین فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرج کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین فتح مکہ کے سال بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہین ہے تو کیا مین اپنے کل مال کی وصیت کر دون اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ انھون نے بیان کیا کہ مین نے پوچھا کہ مین ہجرت سے پیچھے رہ جاؤن آپنے جواب دیا

Marfat.com

اگر تم میرے بعد پیچھے رہکر جو عمل خدا کی خوشنودی کیواسطے کروگے اس سے بلندی اور مرتبے مین بڑھتے رہوگے یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کرے اور انکو الٹے پیرون نہ پھیر سعد نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت مین گئے تھے انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین آیت نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی آخر تک یعنی ان لوگون کو نہ ہنکاؤ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہین انکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہی اور ابوعمر نے بیان کیا ہی کہ سعد بن خولی مہاجرین مین سے ہین اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحق سے بنو عامر بن لوی کے شرکاء بدر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہی کہ سعد بن خولی بنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہین جنکا بیان اوپر گذرا اور بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو الگ عنوان مین بیان کیا ہی اور ابوموسی نے انکا ذکر کیا ہی کہ سعد خولی کے غلام تھے انکو طبرانی نے بیان کیا ہی اور انھون نے عروہ سے بدریون کے بیان مین روایت کی ہی کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوان مین بیان کیا ہی اور دونون کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہی اور یہ بیانات مختلف اور ایک دوسرے سے خلط ملط ہوگئے ہین اور اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہی مین کہتا ہون کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہی اور یہ دونون ایک شخص ہین مجھے نہین معلوم کہ ان لوگون نے انکو دو جگہ کیون بیان کیا حالانکہ انکی عادت اس قسم کے تعددات یعنی نسب وغیرہ مین یہ ہی کہ اختلافات کو تبدیل کردیتی ہی اس طرح بیان کیا گیا ہی کردیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابوعمر نے انکو دو شخص خیال کرلیا تو ایک حد بات ہی کیونکہ دونو کا ایک ہونا ظاہر تھا لیکن ابوموسی کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط ہین اسکی کچھ نہین ہی وجہ ہے کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہین ہی بلکہ وہ سعد بن خولہ ہین اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہی وہ اور سعد بن خولہ ایک ہین اور ہم بیان کرچکے ہین کہ جو روایت عروہ سے منقول ہی وہ تمام اقوال کے مخالف ہی اور دوسرونکی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام مین گرفتار ہوگئے تھے انکو ابومعشر نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ وہ فارسی تھے بدر مین شریک ہوے ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسرون نے انکی موافقت کی ہی اس بارے مین کسی کا اختلاف نہین ہی کہ یہ اور انکے آقا حاطب بدر مین شریک ہوے تھے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحق سے بنو اسد بن عبد العزی بن قصی کے شرکاء بدر کے بیان مین روایت کرکے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور انکے غلام سعد (شریک بدر ہوے) سعد غزوہ احد مین شہید ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کیواسطے انصار مین حصہ مقرر کیا تھا اسمعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہی پس اگر سعد احد مین شہید ہوگئے تو اسمعیل کی روایت مرسل ہوگی اور جابر بن عبد اللہ نے بھی انسے روایت کی ہی یہ ابوعمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد کے نسب اور ولاء اور شرکت بدر کے متعلق اسیطرح بیان کیا ہی عروہ اور موسی بن عقبہ اور ابن اسحق سے مروی ہی کہ سعد بدر مین شریک ہوے تھے اور اسماعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام کے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ حاطب دوزخ مین ہی آپنے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان مین شریک تھا ہی وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا ابونعیم نے کہا ہی مجھے نہین معلوم کہ اسماعیل نے

Marfat.com

سعد کو پایا ہے بلانہیں واسطہ اکمل حدیث کو لیث بن سعد نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرؤ القیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں انکی کنیت ابو خیثمہ تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہے۔ ابن کلبی اور ابن ہشام اور ابو عمر اور ابن مندہ اور ابو نعیم وغیرہم نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحاق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اسیطرح بیان کیا ہے اب پھر ابن اسحاق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجود تھے میرے نزدیک اسکی وجہ یہ ہے کہ ابن اسحاق نے انکا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اسوجہ سے انکو بنی عمرو سے کہدیا ہو کہ یہ انکے سردار تھے واللہ اعلم۔ یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے ابن اسحاق نے اسکو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوہ بدر میں شہید ہوئے انھیں میں یہ بھی تھے طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمرو بن عبدود نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب میں قتل کیا تھا جسوقت غزوۂ بدر میں جانیکا ارادہ کیا تو انکے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کو یہاں مکان پر ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد میں جانے دو اور تم عورتوں کیساتھ گھر میں رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہوتا تو میں آپکو اجازت دیدیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں۔ اسلام میں طول ہوا آخر قرعہ پھینکنے کی نوبت پہنچی) دونوں نے قرعہ پھینکا تو سعد کے نام پر قرعہ آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ غزوۂ بدر میں گئے اور وہیں شہید ہو گئے انکے کوئی اولاد تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور انکے والد خیثمہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسول خدا کیساتھ سب جہادوں میں شریک رہے غزوۂ تبوک میں یہ نبی صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے آخر پھر جا کر ملے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو رسول خدا صلعم سے غزوۂ تبوک میں الگ ہو کر جا کر ملے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے جسوقت رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام فرمایا تھا کہ مکان کلثوم ہی کا تھا سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے مشہور تھا اسوجہ سے کہ لوگوں کا اسی مکان میں مجمع رہتا تھا اور یہی بیت العزاب کہلاتا تھا اور سعد بن خیثمہ کے مکان میں اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے مشہور تھا کیونکہ شہر کے غیر شادی شدہ لوگ وہیں رہا کرتے تھے بنی نجار کے پاس آپ تشریف لائے اور ابو ایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے اور سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو جانا صحیح ہے اسکو عروہ بن زبیر اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق وغیرہ نے بیان کیا ہے جن لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے انکے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوہ تبوک میں جو شخص پیچھے رہ گئے تھے وہ دوسرے ہیں اور یہ واقعہ مالک بن قیس کے نام میں اور باب الکنیت میں انکا ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

دوسی ہیں انس بن مالک نے انسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تونے قیامت کیلئے کیا سامان کیا ہے پھر مسجد میں تشریف لاکر بعد تخفیف کیساتھ آپنے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے اس وقت سعد دوسی کا گذر ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہنچا یہانتک کہ اپنی پوری عمر اچھی طرح بسر کرے تو قیامت کے قریب تک کسی زمانہ نہ پائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ذہلی ہیں ابو علی غسانی نے انکا ذکر کرتے وقت کہا کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور انکے نام میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ وہ سعید ہے اور سعد کے ذکر میں اسی بنا کو دوبارہ لکھا ہے انکا تذکر

ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ذباب دوسی حجازی ہین ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبردی کہ وہ کہتے تھے۔ ہم کو صفوان بن عیسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو منیر بن عبداللہ نے خبردی انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہ میری قوم پر مجھکو سردار کردیجیے تو آنحضرت نے مجھکو سردار کردیا پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے اپنے وقت مین عامل بنایا پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھکو عامل کردیا پھر سعد اپنی قوم اہل سراۃ کے پاس آئے اور کہا کہ ای میری قوم تم لوگ شہد کی زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہین ہی قوم نے پوچھا کسقدر زکوۃ دیجائے تو سعد نے کہا دسوان حصہ۔ پھر دسوان حصہ قوم سے لیکر حضرت عمر کے پاس بھیجدیا انھون نے مسلمانون کے صدقہ مین داخل کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب سدی نے مصعب بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اہل مکہ کو امن دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہین دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ مین لٹکتا ہوا دیکھکر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اسکی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہونچکر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کرڈالا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگون نے بازار مین دیکھا اور وہین مار ڈالا انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رافع حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونون کے بعد والون نے انکا ذکر کیا ہی یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انھون نے مجاہد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیواسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہانتک کہ مینے آپکے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمھارا دل خراب ہوگیا ہی حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیون کے پیسکر تمھارے سینہ پر ملدے۔ یونس نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہی اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انھون نے سعد سے روایت کیا ہی مگر سعد کا نسب نہین بیان کیا۔ اور اسمعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار رہ گئے اور حدیث گذشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون۔ کہ بعض علما نے کہا ہی کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ مین بیمار ہوگئے آنحضرت صلعم ان کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرد و حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بنو جحجبا سے تھے یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعد بن ربیع ہی اسکو موسی بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور انکا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ سعید میں آویگا

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی عقبی بدری ہیں انصار کے نقیبوں میں سے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب و موسی بن عقبہ و تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبد اللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج نصاری کے نقیب تھے یہ سعد ایام جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے بیعت عقبۂ اولی و ثانیہ میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ہمیں ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھوں نے مالک سے انھوں نے انس سے انھوں نے یحیی بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لادے ایک آدمی نے کہا کہ میں (خبر لاتا ہوں) اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں گھومنے لگا سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کے واسطے بھیجا ہے سعد نے کہا کہ آپکے پاس جا کر میرا سلام کہو اور آپکو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابلہ کرنے والوں کو دوزخ میں پہونچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تمکو خدا کے پاس کوئی عذر نہوگا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور تم میں سے کوئی شخص زندہ رہا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے ابن ابی کعب تھے اسکو سعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہدو کہ سعد بن ربیع تمسے کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور اس عہد کو جو تمنے لیلۃ العقبی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اسکو یاد کرو۔ خدا کی قسم اللہ کے نزدیک تمہارا کوئی عذر مقبول نہوگا (اگر کفار) تمہارے نبی تک پہونچ گئے اور تم میں کوئی آنکھ یعنی (کوئی شخص) دیکھتی باقی رہگئی۔ ابی کہتے ہیں کہ میں الگ نہ ہوا تھا کہ سعد کا انتقال ہوگیا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور آپکو خبر دی آپنے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انھوں نے زندگی اور موت میں خدا و رسول کی خیرخواہی کی سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونوں ایک ہی قبر میں دفن ہوئے سعد نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں آپنے ان دونوں کو دو ثلث دیے اور آیۃ فان کن نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترک (یعنی کہ میت کا ورثہ) عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو انکے لیے دو ثلث ترکہ کے ہیں) اور اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہوگئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبد الرحمن کے سامنے اپنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لیں کیونکہ سعد کے دو بیبیاں تھیں عبد الرحمن نے کہا خدا تمہارے اہل اور مال میں برکت دے تم مجھکو بازار بتا دو تاکہ میں اسمیں تجارت کروں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن تھے (اسوجہ سے شریک جنگ نہو سکے

یہ سعد بن حنظلہ بھائی تھے اور یہ دونون انصار بنو حارث مین سے ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سعد بن حنظلہ کے والد عقیب تھے اور دونون کہ ایک (اور) بھائی عقبہ (نامی) تھے حنظلہ کو بعض لوگون نے سعد کی پردادی بتایا ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیونکی والدہ تھین ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انھون نے ابو عثمان نہدی کے حلقہ درس) کے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سعد سے روایت کی کہ مسلمانون کو ایکدن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ایک آدمی اسی روزے کے دن ایک وقت آیا اور اسنے کہا یا رسول اللہ فلان فلان عورتین (روزہ کی وجہ سے) سخت حالت کو پہونچ گئیین آپنے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا اچھا ان دونون عورتون کو بلا لاؤ اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ لے آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قی کر اسنے ہوا گوشت اور پیپ اور خون کی قی کی اور دوسری (بھی) اسیطرح آپنے کہا اسنے (بھی) قی کی۔ آپنے فرمایا کہ ان دونون عورتون نے حلال چیزون سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ۔ انصاری تھے۔ انکا نسب انکے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان مین گذر چکا یہ عمرہ بنت عبد الرحمن بن سعد کے دادا ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ نے اپنی سند سے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالی اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنیکو اتنا دوست نہین رکھتا ہی جتنا کہ ہدایت الہی (یعنی خدا اور فرشتے اور کتابون اور رسولون پر ایمان لانے اور خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانے کو یاد کرنے اپنے ذکر کرنیکو پسند کرتا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور انھون نے اس بیان مین وہم کیا ہی اور اسکو ایک عنوان الگ قرار دیا ہی اور ابو نعیم نے اسکو عبد اللہ بن عمر سے انھون نے اسمعیل بن عبد اللہ بن مسعود سے انھون نے ابن محمد اہلی سے انھون نے حکم بن عبد اللہ سے انھون نے قعقاع بن حکیم سے انھون نے ابو الرجال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہی کہ اسیطرح بیان کرتے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا کہا ہی کہ بعض متاخرین نے اسمین وہم کیا ہی اور اسکو ایک علحدہ عنوان قرار دیا ہی حالانکہ وہ سعد بن زرارہ ہین وہ سعد بن ہین واللہ اعلم ابو عمر نے انکا ذکر کرنیکے بعد لکھا ہی کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہین میری رائے یہ ایسا ہی جیسا کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہی تو وہ سعد بن ابو عمر نے انکا نسب بیان کرنیکے بعد لکھا ہی کہ اسمین اعتراض ہی میرا گمان ہی کہ انھون نے اسلام پایا ہو کیونکہ اکثر اہل سیر انکو منافق کیا ہی ابو عمر کے سعد کو ذکر کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ ابن مندہ نے وہم نہین کیا

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نجد کیطرف روانہ کیا تھا ابن اسحق نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کیطرف روانہ کیا تھا سلیمان بن محمود بن سلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انھون نے نجرانی تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر دی آپنے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا کہ اس سے خدا کے راستہ مین جہاد کرو اور جب لوگ آپسمین اختلاف کرنے لگین اسکو پتھر پر مار دو اور اپنے گھر مین گھس رہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی

Marfat.com

ابونعیم نے کہا ہو سعد بن زید بن سعد اشہلی انکو نبی صلعم نے نجد کیطرف بھیجا تھا۔ اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا بیان علیحدہ کیا ہو اور وہ سعد جنکا بیان علیحدہ ترجمہ مین لکھا ہو میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہین انکا ذکر اب آویگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید طائی ہین اور بعض نے انکا نام کعب بیان کیا ہو انسے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہو ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے ابی یحیی یعنی محمد بن عمر قطان سے اونھون نے جمیل بن زید طائی سے اونھون نے سعد بن طائی سے روایت کی ہو اور بعض انکو انصاری کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھی نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لیجا کر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرت نے اسکے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہو گئی تو آپ نے تمام مہر ادا کر دیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزون مین چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اونھون نے کعب بن زید سے روایت کی ہو اور یحیی بن یوسف زمی نے ابی معاویہ سے انھون نے جمیل سے انھون نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور بعض نے بیان کیا ہو کہ جمیل نے عبد اللہ بن عمر بن کعب سے روایت کی ہو اور کعب عجرہ کے بیٹے ہین چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اسوجہ سے انکی سند مین اضطراب ہو اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ انکو ابن اسحاق نے ان لوگون مین ذکر کیا ہو جو کہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہو سعد بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہین انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسیطرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعد بن یزید فاکہ ہین اور ابو نعیم نے انکا ذکر کر کے کہا ہو کہ سعد بن فاکہ بن زید ہین اور بعض نے انکا نام اسعد بیان کیا ہو اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہو چکا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہین عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام جو غزوہ بدر مین موجود تھے ذکر کیا ہو بنو عبد الاشہل مین سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہو ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھون نے اپنی والد سے روایت کی ہو کہ بیشک جسوقت نبی صلعم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا ای لوگون اس قبیلہ انصار مین میرا خیال کہ بیشک یہ انصار ایسی گروہ ہین کہ جنمین مین داخل ہوا۔ اور یہ میری رازدار ہین انکی نیکیونکو قبول کرو اور انکی برائیونکو درگذر کرو انکیلیے ابو نعیم نے اسکو روایت کیا ہو اور اکیلے واقدی نے بھی کہا ہو کہ یہ سعد بیعت عقبہ مین شریک تھے۔ اور اس بیان مین واقدی تنہا ہین اور واقدی کے علاوہ لوگون نے کہا ہو کہ یہ سعد بدر اور اسکے علاوہ کل غزوات مین رسول خدا صلعم کیساتھ شریک تھے ابو عمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہو کہ ان دونونکو مین دو طرح شمار کرتا ہون۔ سعد بن زید وہ شخص ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریظہ کے قیدیون کیساتھ نجد کی طرف اسواسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیونکے عوض مین گھوڑے اور ہتھیار وہان سے خریدکر لاوین اور یہ وہی سعد ہین کہ جنھون نے مشلل مین انصار کے منارے کو ڈھا دیا تھا سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کیوقت بیٹھ رہنے مین مروی ہو۔

Marfat.com

بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا ابو عمر نے کہا ہو کہ اور سعد بن زید انصاری جنہون نے قبیلۂ غطفان کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا وہ ان دونون سے علحدہ ہین علاوہ اسکے ان کی بابت بھی بیان کیا ہو کہ وہ انصاری ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو میں کہتا ہون کہ ہمنے ابو نعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہو کہ وہ وہم ہو بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہین اور ابو عمر نے ابو نعیم کی موافقت کی ہو اور انکو وہی شخص بیان کیا ہو کہ جو نجد کیطرف گئے تھے مگر ابو عمر نے انکو دو شخص قرار دیے ہین اور ہمنے انکا قول اسی تذکرے مین لکھا ہو اور ان سعد کو اور انکو جنھون نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہو ایک قرار دیا ہو اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہو کیونکہ انکا تذکرہ ان سعد کو جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کیطرف روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہو اور یہ کہ یہ سعد وہی ہین جنھون نے فتنون کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہو اور ابو احمد عسکری نے ابو نعیم اور ابو عمر کی موافقت کی ہو اور ان سعد کو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار نذر دی تھی اور جنھون نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہو ایک قرار دیا ہے اور گویا یہی درست ہو واللہ اعلم

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو اور عبد الملک بن مروان کے آخری زمانے مین فوت ہوے اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

زید کے والد ہین انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (خدا کیطرف سے) ملی تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوے نکلے اور منبر پر بیٹھکر خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو اس گروہ انصار میرے لیے مثل گٹھری کے ہین تم لوگ انکی گٹھری اور میرے عیبہ (یعنی میرے بھید) کی حفاظت کرو انکے اچھون کو مقبول کرو اور بُرون سے درگذر کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ مین لکھا ہو اور سعد بن زید بن مالک کے بیان مین نقل کیا ہو جسکا ذکر اوپر ہو چکا پس مین نہین جانتا کہ کیون اسکے واسطے دوسرا بیان مقرر کیا ہو لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان مین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بن سعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہین سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے غزوۂ بدر مین سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے قواقل انصار کا ایک خاندان ہے غزوۂ احد مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہو جسکا ذکر کتاب ہذا مین متعدد جگہون پر آیا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے انکی کنیت ابو نائلہ ہے اور سلکان کے لقب سے مشہور ہیں بدر اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابو عبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں شہید ہوئے یہ جسر ملک عراق میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ (انکا نام) صحیح سعد ہے اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ابو عمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ہے کہ (انکا نام) سعد ہے۔ انکا ذکر سلکان اور کنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس ... انصاری ... ہیں۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبہ بن عبد الابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہیں احد کے دن شہید ہوئے انکا ذکر ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہے مگر ابو نعیم اور ابو موسی نے (صرف) ... کہا ہے کہ سعد بن سعید انصاری ہیں اور دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنو عوف میں سے احد میں شہید ہوئے انمیں ... بھی تھے ابو موسی نے لکھا ہے کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہے کہ (سعد بن سوید) بنو حارث بن خزرج سے ہیں اور یہ سب (کا مفاد) ایک ہے اور ابن ... کا سیاق جو ... اوپر ذکر کیا ہے اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اور جسنے عوف بن خزرج بیان کیا ہے اسنے عوف کو انکے دادا خزرج کیطرف منسوب کر دیا ہے ورنہ عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سہل ... ابن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہے اور یہ عبد الاشہل وہ نہیں ہیں جنکی طرف سعد بن معاذ اشہلی منسوب ہیں (بلکہ یہ دوسرے ہیں کیونکہ یہ عبد الاشہل خزرج سے ہیں اور وہ اوس سے اور ان عبد الاشہل کیطرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہے اور انکی طرف ... منسوب ہوتا ہے اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنو دینار بن نجار ہوتی ہے جسنے ان دونوں کے نسبوں کو دیکھا ہے اسکے نزدیک ... بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل انصاری ... خاندان بنو دینار بن نجار سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بنو خنساء سے ہیں اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ سعد بن سہیل بنو خنساء سے ہیں اور انہی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے (انمیں سے) سعد بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ انصاری جو خاندان بنو خنساء بن مبذول سے ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو نعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عبد الاشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں ابو عمر نے اس تذکرے کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن عبد الاشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں

Marfat.com

دیہات میں خبر آپ نے دی تھی میں کہتا ہوں کہ اسکو ان دونوں نے اس بیان میں داخل سے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور یہ ذکر کر چکا ہوں کہ عروہ کی اس روایت میں خبط ہے میں نہیں جانتا اسکا کیا حال ہے کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دو شخص اور لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اسکے مخالف ہے اور انھی مختلف مقاموں میں سے یہ بیان ہے کہ انھوں نے سعد بن سہیل کو بنو خنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کیونکہ بنو خنساء بن مازن بن نجار سے ہیں جنمیں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انھوں نے خنساء بن مبذول کو اس جگہ نسب بنا دیا ہے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو اور اسکے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ عنوانوں میں کر دیا ہے حالانکہ ان بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہی ہے پس میں نہیں جانتا کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اسکے ابن مندہ کی طرف سے کچھ غلط ہو سکتا ہے کیونکہ انھوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے بلکہ ابو نعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انھی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ ضمری ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں انکی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگوں نے انکی کنیت ابو ضمیرہ بیان کی ہے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھوں نے محمد بن اسحاق تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کرتے تھے کہ انکے والد اور دادا حنین میں شریک تھے اور دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپ کے پاس کھڑے ہو کر عامر بن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جنکو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیس میں سے تھے اور اقرع بن حابس محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ سعد اور انکے والد دونوں صحابی تھے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ظفری خاندان بنو ظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے انسے عبدالرحمن بن حرملہ نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (حمیم گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہے اور ابو موسی نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے تھے میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں۔ یا اور ہیں۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ مؤذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کہ جس سے دباغت کرتے ہیں) کی

تجارت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو برکت کی دعا دی تھی اور مسجد قبا کا مؤذن قرار دیا تھا اور (حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کی عدم موجودگی میں انکی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں انکو اپنا قائم مقام کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر (صدیق) و عمر (فاروق) (رضی اللہ عنہما) کی خلافت میں شام کیطرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت میں موذنی برابر چلی آئی۔ انکی اولاد نے حدیث روایت کی ہے جو عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کر لیا کریں اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار کہتے تھے اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ سعد قرظ حجاج کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں انکی کنیت ابوثابت یا ابوقیس تھی اور پہلا قول صحیح ہے یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے اسپر سب کا اتفاق ہے اور عقبہ میں موجود تھے۔ بدر میں شریک ہونے میں اختلاف ہے ابن عقبہ و ابن اسحق نے انکو اہل بدر میں نہیں ذکر کیا ہے اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے انکو بدریوں میں ذکر کیا ہے یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد میں انصار کا علم انھی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت و ریاست تھے انکی سرداری کو انکی قوم تسلیم کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر دن ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے جو ترید کے ساتھ برابر گھومتا رہتا تھا کہا جاتا ہے کہ اوس و خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جسمیں چار شخص پے درپے فیاض ہوں سوائے قیس بن سعد بن عبادہ بن دلیم کے اور انکا گھرانا سخاوت میں مشہور تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے یحیی بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کیواسطے ہمارے گھر میں آئے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ قیس نے کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنیکی کیوں نہیں اجازت دیتے سعد نے جواب دیا کہ اسکو رہنے دو آپ ہمپر زیادہ سلام کرینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام کر کے واپس ہوئے سعد آپکے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ میں آپکے سلام کو سنتا تھا اور آپکو آہستہ سے جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہمپر زیادہ سلام کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے ہمراہ لوٹ آئے سعد نے آپکے نہانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعد نے آپکو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپنے اسکو اوڑھ لیا پھر آپنے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر۔ قیس بن سعد لوگوں میں بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی (جسکو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہی) کہ قیس بن سعد شجعان کے گہرانے سے ہیں سعد بن عبادہ
اور سعد بن معاذ کی بابت خبر (مشہور) ہی کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابو قبیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا ع فان یسلم السعدان یصبح محمد
بمکۃ لا یخشی خلاف مخالف ؛ راوی کہتا ہی کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد بن ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہیں پھر دوسری
رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا ع ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ؛ ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف ؛ اجیبا الی داعی الہدی وتمنیا ؛ علی اللہ فی
الفردوس منیۃ عارف ؛ وان ثواب اللہ للطالب الہدی ؛ جنان من الفردوس ذات زخارف ؛ تب کہا کہ یہ دونون سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
ہین جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی تہائی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لیکر واپس
ہو جائے اور اپنے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے مین خاصکر مشورہ لیا ہی ان دونون نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپکو ایسا کرنیکا حکم
ہوا ہی تو آپ کیجیے اور اگر ایسا نہین ہی تو بخدا ہم انکو سوا تلوار کے اور کچہہ نہ دینگے آپ نے فرمایا مجھکو کچھہ حکم نہین ہوا ہی یہ تو میری رائے ہی جسکو مین تمسے
بیان کرتا ہون دونون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ان لوگون نے جاہلیت مین کبھی ہمسے ایسی طمع نہین کی پہر کیونکر آج (ایسا ہو سکتا ہے)
با وجودیکہ خدا نے ہمکو آپکے ذریعہ سے ہدایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کے جواب سے بہت خوش ہوے۔ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اسکو لیے ہوے ابو سفیان کے پاس سے گذرے (ابو سفیان اسوقت مسلمان ہو چکے تھے) اور انسے
کہا کہ آج لڑائی کا دن ہی آج حرمت حلال ہو جائیگی آج کے دن اللہ نے قریش کو ذلیل کیا ہی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے لشکر مین ہوکر
گذرے ابو سفیان نے آپکو آواز دی یا رسول اللہ آپنے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہی سعد گمان کرتے ہین کہ وہ ہمارے قاتل ہین عثمان اور عبد الرحمن
بن عوف نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ ہی کہ سعد قریش پر حملہ کرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو جواب دیا کہ ای ابو سفیان آج رحم کرنیکا دن ہے
آج خدا نے قریش کو حرمت دی اور سعد سے نشان لیکر انکے بیٹے قیس کو دیدیا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ آپنے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ
کہتے ہین کہ آپنے حضرت علی کو حکم دیا تھا انھون نے اسکو لے لیا اور اسکو لیے ہوے مکہ مین داخل ہوے سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی کی طرف اپنے اس قول مین ارادہ کیا ہی کہ سعد غیرت مند آدمی ہین اور مین انسے زیادہ غیرت مند ہون اور اللہ مجھسے زیادہ غیرت مند
ہی اور اللہ کی غیرت اسکے محرمات کے کرنے مین ہی اس حدیث مین قصہ ہی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انکو خلافت کی
خواہش ہوئی اور سقیفہ بنی ساعدہ مین اپنی بیعت لینے کیواسطے بیٹھے اتنے مین انکے پاس ابو بکر اور عمر آئے اور لوگون نے ابو بکر کی بیعت کر لی
اور سعد کو چھوڑ دیا سعد نے ابو بکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور شام کیطرف چلے گئے اور مقام حوران مین اقامت کی یہانتک کہ سنہ ۱۵ھ یا سنہ ۱۴ھ اور
بروایتے سنہ ۱۱ھ مین انتقال کر گئے اس سبب مورخون کا اتفاق ہی کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوے پائے گئے انکا بدن سبز ہو گیا تہا مدینے والون کو
ان کے موت کی خبر نہین ہوئی یہانتک کہ کسی کہنے والے کو کنوے کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے ع نحن قتلنا سید الخزرج
سعد بن عبادہ ؛ فرمیناہ بسہمین ؛ فلم نخط فوادہ ؛ جب غلامون نے یہ آواز سنی ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکہا تو اسکو ویسا ہی دن پایا کہ جسمین سعد

Marfat.com

شام مین انتقال کر گئے تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ جس کنوین سے آواز آئی تھی وہ بیر مزنبہ تھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ بیر سکن تھا ابن سیرین نے کہا ہی کہ سعد کھڑے ہوے پیشاب کر رہے تھے کہ یکایک تکیہ لگا لیا اور مر گئے انکو قوم جن نے قتل کر ڈالا اور دونون شعر کہے اچھا وہ پر کو دیکھے ہین کہا گیا ہی کہ سعد کی قبر حینین میں جو دمشق کا ایک گاؤن ہی انکا مزار مشہور ہی جسکی زیارت آجتک ہوتی ہی ابن عباس وغیرہ نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھکر پھر اسکو بھولاوے وہ خدا سے کوڑھی ہوکر ملیگا اور جو شخص دس (آدمیون) کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئیگا حتی کہ اسکا عدل (اسکو) چھوڑا دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ مجہول شخص ہین۔ انسے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہی کہ آپسے لوگون نے آیہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات کی بابت سوال کیا آپنے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم ہین سے ایک گروہ ہی اگر وہ لوگ کانے دجال سے سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہوتے تو مین ان پر بد دعا کرتا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ جہنی انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہی۔ یہ ایک مجہول شخص ہین صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ پہلے ذکر کے لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ جہنی بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ اطول کے بیٹے ہین جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ دوسرے شخص ہین ابو نعیم نے کہا ہو کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہو کہ یہ ابن اطول ہین بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ علیحدہ کیا ہو اور وہی جسکو ابن اطول نے نقل کیا ہو بعینہ انکی روایت سے ذکر کیا ہو۔ واصل بن عبد اللہ بن بدر ابو الحسین قشیری نے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن بدر بن واصل بن عبد اللہ بن سعد بن خالد قحطانی نے بیان کیا انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے جب تستر پہنچتے تو وہان (تین دن) ٹھہرتے لوگ انسے کہتے کاش (اور) ٹھہرتے عبد اللہ جواب دیتے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہی وہ کہتے تھے کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت سے منع کیا ہو اور جو شخص خراج کے شہرون مین (تین دن) ٹھہرتا ہو اسنے غفلت کی اسکو اسیطرح ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن واصل بن عبد اللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا پس ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ ابن اطول کا نسب جسطرح بیان کیا ہو اس سے انھی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قرشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سعید ہے اور سعید کا
ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالی ہوگا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے عمیر بن سعد کے والد ہیں بدر میں شریک تھے اور انکی نسل منقطع ہوگئی اسکو عروہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اسکا ذکر سعید کے بیان میں آویگا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصاری کیطرف منسوب ہیں جنگ قادسیہ میں سنہ ۱۶ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینوں تک زندہ رہکر مرے ابن نمیر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو زید تھی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنھوں نے انصار میں سے قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حفظ کیا تھا انسے عبدالرحمن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے انکا شمار کوفیین میں ہے سفیان نے قیس بن مسلم سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت کی انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہم شہید ہونگے پس تم ہمسے خون کو نہ دور کرنا اور ہمکو سوا اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں کفن نہ دینا اسکو شعبہ اور مسعر نے قیس بن مسلم سے انھوں نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن آ... بیان کیا میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابو عمر اور انکے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد قادسیہ کے دن شہید ہوگئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور مدائن کے بعد ہے لہذا انکے کوفہ کیطرف منسوب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں انکا وہم ہے سعد قارہ میں سے کیونکر ہو سکتے ہیں حالانکہ قبیلہ قارہ دیس محلم بن بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہیں اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہیں پھر کیونکر دونوں متحد ہو سکتے ہیں بلکہ یہ سعد قاری قرات سے ہیں اور (اوپر) مذکور ہو چکا ہے کہ یہ انصار میں سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے قرآن کو حفظ کیا اور قبیلہ اوس میں انکے سوا اور کسی نے قرآن کو نہیں حفظ کیا اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے لیکن میں اسکو صحیح نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہوں کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور انھی انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابو زید میرے چچاؤں میں سے ہیں اور انس بنو عدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہو سکتے ہیں اوسی ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی مستبعد بات ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے - عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیۃ لا تطرد الذین

یہ دونوں زیادہ ہم بالغداوۃ والعشی پر یہ دونوں جہنی کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت عتبہ اور انکے غلام سعد اور حاطب اور انکے غلام سعد کے بارے میں نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں انکی کنیت ابو عبادہ تھی بدر میں شریک تھے اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینوں نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سعید بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ اسکا ذکر وہیں آئیگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عرجی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انھوں نے مقام عرج سے مدینے تک راستہ بتایا تھا ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعد قبیلہ لعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن سے تھے اسیطرح بعض لوگوں نے بیان کیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہیں اور انکو مرحوم اسود کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام عرج میں لاتی ہے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راہبر تھا مقام عرج سے مدینہ تک میں نے آپکو تکیہ لگائے ہوئے کھاتے دیکھا عباد ل کے غلام فائد نے ابن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہمراہ ابو بکر تھے اور دونوں کے ساتھ اپنے مدینے تک آنیکا واقعہ بیان کیا اور آپ سے بنو عمرو بن عوف ملے اور انھوں نے پوچھا کہ ابو امامہ کہاں ہیں سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھسے پہلے یا رسول اللہ گئے ہیں انکو خبر کردوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے سعد اسلمی کا ذکر کیا ہے اور ہم بھی اوپر انکا ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ انھوں نے سعد عرجی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اسلمیوں کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ یہی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ تک آئے تھے اور راستے میں عمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ آتھے جیسا کہ ہمنے اسکو بیان کیا پس میں نہیں جانتا کہ کیوں ان دونوں کو الگ الگ کردیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکی کنیت ابو الحارث ہے غزوہ احد میں یہ خورد سال تھے اسوجہ سے شریک نہیں ہوسکے اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد سے نقل کرکے بیان کیا ہے غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا ابن مبذول جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔ ان کے عقب نہیں ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عمارہ سعد کے بیٹے ہین انکی کنیت ابوسعید ہے قبیلہ زرق مین سے ہین یا اپنی کنیت سے مشہور تھے انکے نام مین اختلاف ہے اکثر لوگ انکو سعد بن عمارہ کہتے ہین انسے عبداللہ بن مرہ اور عبداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحیی بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے ابوالفضیل سے انھون نے عبداللہ بن مرہ سے انھون نے ابوسعید زرقی سے روایت کرکے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کی بابت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ رحم مین جو مقدر ہو وہ ہوکر رہیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے - اور اسکو ہم کنی کے باب مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے -

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ بنو سعد بن بکر سے ہین بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور بخاری نے عمرو بن محمد سے انھون نے یعقوب بن ابراہیم سے انھون نے ابن اسحق سے انھون نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحیی بن عبداللہ انصاری سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے بنو سعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے جو صحابی تھے سعد بن عمارہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھکو نصیحت کرو خدا تمپر رحم کرے انھون نے کہا کہ جب تم نماز کیواسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو کیونکہ جسکو وضو نہین اسکی نماز نہین اور جسکی نماز نہین اسکا ایمان نہین اور حاجت سے زیادہ طلب کرے تکو مجبور کرتی ہے اور اقرار حق ہے اور جو مجھے لوگون کے ہاتھون مین ہے اس سے ناامید رہنا کیونکہ یہی غنی ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب محاربی نے کہا کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکون کو جمع کیا اور انکو وصیت کی - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری ہیں اور انکے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابیطالب کے ہمراہ صفین مین حاضر ہوئے تھے ابن کلبی وغیرہ نے ان دونون کو ان صحابہ مین ذکر کیا ہے جو صفین مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثقف ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوئے ہیں اور انکے بیٹے طفیل دونون احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین دونون شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ مین انکے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف بن تمام وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے لیکن صحیح نہین ہے ہمکو عبداللہ بن ... نے ... سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیون نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونون نبی صلی اللہ علیہ

کے پاس اسکو لیکر گئے آپنے فرمایا کہ آمین بست بجا ہو کیونکہ آمین جھگڑا نا کفر ہی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے تذکرے کو لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے احد اور اسکے بعد کے واقعات میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہیں انکا ذکر ابن دباغ اندلسی نے روایت کرکے کیا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس ہلالی نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انکی حدیث روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض ثمالی۔ انکی روایت اور حدیث مرسل ہی اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو بلکہ یہ تابعی ہیں ابن مسعود سے حدیث روایت کرتے ہیں انکی روایت کردہ حدیث یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں سب سے زیادہ سخت تھے ابو اسحق ہمدانی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق محمد بن اسحاق نے روایت کی ہی انہوں نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی میں سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر تھے ابو نعیم اور ابو موسی نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہی اور ابن مندہ نے انکو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہی اور سب ایک ہی ہیں ہمنے سب کا ذکر کیا ہی اور ہمنے ہر ایک بیان میں اسکے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہی اور ابو موسی نے بیان کیا ہی کہ سعد عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی وہی ہیں اور ابو موسی نے ابن شہاب سے نقل کرکے خاندان بنی زریق کے شرکاء بدر میں سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہی میں کہتا ہوں کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ سعد ان سعد کے غیر ہیں اور اسکی دلیل یہ ہی کہ ابن اسحاق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن زید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہی پس اگر دونوں ایک ہوتے تو دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونوں کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اسکے بعد لکھا ہی کہ اور سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ سعد بھی سعد ہی ہیں انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہی اس سے معلوم ہو گیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد دو شخص ہیں ابو موسی نے انکے نسب میں خلدہ کو دیکھکر گمان کیا کہ سعد بن عثمان انہی میں سے ایک ہیں حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہیں اور صحیح یہ ہی کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہیں اور سعد بن عثمان الگ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیوں نے انکو ۳۷ھ میں عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا۔ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرحا صحابی تھے۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے سعد بن قرحا سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی نکاح میں جمع کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عنزی اور بروایتی قریشی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعد خیر رکھا تھا ان سے انکے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے حسن نے سعد بن قیس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن آدم چار رکعت نماز اول دن میں پڑھ کر میں تجھکو اُسکے آخر تک محفوظ رکھونگا عثمان بن عمر نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوخزامہ سے انھوں نے حارث بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھکو خبر دیجیے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور منتر (تعویذ) جو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انھی کی روایت سے ایک حدیث ہوتی ہے اسی میں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے واقدی نے ابن عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سعد بن مالک بدر جانے کیواسطے سامان کیا تھا مگر انتقال ہوگیا انکی قبر مقام روحا کے مکان کے پاس ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں انکا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی انکی شرکت بیان فرمائی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انکی کنیت ابوسعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنسے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ غزوں میں شریک رہے ان سے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عطاء بن یسار اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل درجات عالیہ کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جیسے تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے

Marfat.com

کنا ان مین سے کسی کنارے مین طلوع کرتے ہین اور ابوبکر او عمر انھی مین سے ہین (بلکہ ان سے بڑھ گئے) حضرت ابوسعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوے اور ہمکو بغیر مال کے چھوڑ گئے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپنے جب مجھکو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہی خدا اسکو غنی کردیتا ہی جو طالب عفت ہوتا ہی خدا اسکو عفت عنایت کرتا ہی مینے (اپنے دلمین) کہا کہ آپ یہ باتین مجھی کو کہہ رہے ہین (بس مین خیر مانگے واپس چلا آیا) سنہ مین جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوے یہان صحابہ مین سے ہین جنکی اولاد باقی ہین یہ اپنی مونچھونکو منڈواتے تھے اور داڑھی مین زعفران لگاتے تھے ہم انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ اس سے زیادہ کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد مین جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہی آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک وہی سعد بن ابی وقاص ہین ابووقاص کا نام مالک بن وہیب اور بروایتی اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ تھا قریشی زہری تھے انکی کنیت ابواسحق تھی سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حمنہ ابوسفیان بن امیہ کی بیٹی تھین سعد چھ اور بقولے چار آدمیون کے بعد اسلام لائے مسلمان ہونے کے وقت انکی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہی کہ مین نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا یہ ان لوگون مین سے ہین جنکے جنتی ہونیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہی اور صحابہ کے دس سردارون مین سے ایک شخص ہین اور اصحاب شوری کے چھ صحابہ مین یہ بھی ہین جنکی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون سے خوش گئے بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا مین مبتلا ہوے تھے۔ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے فی سبیل اللہ (کافرونکا) خون بہایا اور تیر چلایا۔ ہمین ابوالفرج بن ابی رجا ابن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے اپنی طور خبر دی کہ انپر پڑھا جاتا تھا اور مین حاضر سنتا تھا وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے سعد کو کہتے سنا کہ مین عرب مین پہلا شخص ہون جسنے خدا کے راستے مین تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور اس ای خاردار درختون کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ مثل بکریون کی مینگنیون کے خشک پاخانہ پھرتے تھے جسمین رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد ہمکو دین کے بارے مین نصیحت کرتے ہین بخدا (اگر مین اب بھی ان لوگون سے کم رہا تو) مین ناکام ہوا اور میرا کیا برباد ہوگیا (یہ سعد نے اسوجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے انکی شکایت کرتے تھے جسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ سے معزول کردیا تھا اور اہل کوفہ مین سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص انکی شکایت کیا کرتا تھا۔ ہمین ابواسحق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندون سے ابوعیسی محمد بن عیسی تک

Marfat.com

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب و ابو سعید اشج نے بیان کیا انھون نے کہا ہمین ابو اسامہ نے مجالد سے انھون نے عامر سے انھون نے جابر سے
روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ سعد سامنے سے آتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص ایسا ماموں
اپنا مجھے دکھائے ترمذی نے کہا آپ نے سعد کو ماموں اسوجہ سے کہا کہ سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول خدا صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں اور یہ آپکی
والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف مین ملجاتا ہے اور اعرب ایسا ہی انکی عادت
ننھیال والون کو ماموں کہتے ابن اثیر ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھین نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے
کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے تھے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نمازوں کو اپنی قوم سے پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن
سعد بن ابی وقاص صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا
اور انکے دین کی برائی کی یہانتک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلّا اٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہوگیا پس یہ پہلا خون تھا جو
اسلام مین بہایا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا تھا جسکو فارسیوں کے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تھا یہی اس
لشکر کے سردار تھے جسنے فارسیوں کو قادسیہ و جلولا مین شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کیطرف روانہ کردیا تھا جسنے جاکر
وہان شکست دی انھون ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق مین فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں یہ عراق کے والی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے انکو معزول کردیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا انکو اصحاب شوریٰ مین شامل کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو تو خیر ورنہ جو
بعد خلیفہ ہو میں اسکو وصیت کرتا ہوں کہ انکو عامل مقرر کرے کیونکہ مین نے انکو نالایقی یا خیانت کیوجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر انکو معزول کرکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو انکی جگہ پہ مقرر کردیا ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی
سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رجاء بن محمد عذری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے اسماعیل بن
ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ سعد جب
تجھ سے دعا کرے تو اسکو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے مقبول ہوتی تھی اور لوگ اسکو جانتے تھے اور انکی دعا سے ڈرتے تھے اسمعیل بن علی نے
کہا ہے کہ اور ہمین محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن صباح بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرکے
خبر دی انھون نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افداک ابی وامی یعنی ماں اور باپ دونوں کو ملاکر نہین کہا
بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد کے دن ان سے فرمایا تیر مارو تم پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں ترمذی نے کہا ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی یہ
ماں اور باپ کو ملاکر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ
رہے اور لڑنے والوں مین سے کسی کے ساتھ نہین ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے سعد کے بیٹے عمر و انکے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے چاہا کہ
حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اپنی خلافت کی دعوت دین سعد نے اسکو منظور نہ کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہوگئے معاویہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے انکی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف رغبت کی اور ان لوگون کو خط بھیجکر بلایا تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون طلب کرنے مین انکی مدد کرین اور کہا تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اسکے اور کسیطرح نہین کر سکتے انمین سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور انکے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب مین چند اشعار لکھے ۵ معاوی داؤک الداء العیاء ÷ ولیس لما تجی بہ دواء ÷ ایدعونی ابو حسن علی ÷ فلم ارد علیہ بما یشاء ÷ وقلت لہ اعطنی سیفا بصیرا ÷ تمیز بہ العداوۃ والولاء ÷ اتطمع فی الذی اعیا علیا ÷ علی ما قد طمعت بہ العفاء ÷ لیوم منہ خیر منک حیا ÷ ومیتا انت للمرء الفداء ÷ سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا مین تاریکی مین ہون مجھے کچھ نہین دکھائی دیتا ہے کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہوگیا اور مین اسکے پیچھے چلا جاتا ہون اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اس چاند کیطرف مجھسے کون سبقت لیگیا ہے اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابو بکر کو دیکھتا ہون اور انسے پوچھتا ہون کہ تم لوگ اس جگہ کب پہونچے انھون نے جواب دیا کہ ابھی پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام کرتے ہین پس مین اجیاد کی گھاٹی مین آپسے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہوگیا اور سوا ان لوگون کے جنکو خواب مین دیکھا تھا اسلام مین مجھپر کوئی سبقت نہین لیگیا تھا داؤد بن ابی ہند نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیہ ۵ وان جاہدک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا میرے ہی بارے مین نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ مین اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا جب مین مسلمان ہوگیا والدہ نے کہا کہ اے سعد یہ کیا دین ہے جسکو تو نے پیدا کیا ہے قسم ہے کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ مین کھانا پینا چھوڑ دونگی یہانتک کہ مرجاؤنگی اور لوگ تمکو بہت مطعون کرینگے اسعد نے کہا اے والدہ ایسا نہ کرنا کیونکہ مین اپنا دین نہ چھوڑونگا سعد کہتے ہین کہ انھون نے ایکدن اور رات کھانا نہین کھایا اور سخت بھوکی مین رہین مین نے کہا کہ اگر تمہاری ہزار جانین ہون اور ایک ایک کرکے نکل جاتی تو بھی مین اپنے اس دین کو کسی وجہ سے نہ چھوڑتا جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگین اور خدا نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابو منہال کہتے ہین عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہین اپنے خیمہ مین عربی ہین اپنے ضعف کے لباس مین شیر ہین اپنے مشیبہ مین مقدمات مین عدل کرتے ہین اور تقسیم برابر کرتے ہین اور دور رہتے ہین لشکر مین اور ہمپر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہین اور ہمارا حق ہم تک پہونچاتے ہین مثل چھوٹی چیونٹی کے سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور انسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور انکے بیٹون یعنی عامر اور مصعب اور محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ چارون سعد کی اولاد ہین اور ابن مسیب اور ابو عثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ نے عیاض بن عبدالرحمن سے انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے پوچھا

۵ ترجمہ اگر تیرے ماں باپ اسبات پر مجبور کرین کہ تو میرے ساتھ شرک کر تو ان کا کہنا نہ مان ۱۲

سے پوچھا والد میں تمکو دیکھتا ہون کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ کچھ کرتے ہیں جو دوسرون کے ساتھ نہیں کرتے انھون نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کیا تمھارے دل میں انکی طرف سے کچھ ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن مجھکو آپکے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے سعد نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ہی انکو دوست رکھیگا اور منافق ہی انسے بغض رکھیگا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات سنہ میں ہوئی اور ابو نعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد ۵۸ھ میں فوت ہوئے اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے ۵۴ھ میں سعد کا انتقال ہونا بیان کیا ہے اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد گندمی رنگ اور قد چھوٹی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا کہ سعد بہت پست قامت فربہ جسم بڑا سر والے اور موٹی انگلیون والے تھے مدینہ سے سات میل کے فاصلہ پر مقام عقیق میں انتقال کیا اور مدینہ میں کندھون پر اٹھا کر لائے گئے اور مسجد نبوی میں مروان اور ازواج مطہرات نے نماز جنازہ پڑھی سعد کے بیٹے عامر نے بیان کیا کہ مہاجرین میں سعد کا انتقال سب سے آخر میں ہوا جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالون کا ایک پرانا جبہ منگا کر کہا کہ مجھکو اسی میں کفنانا کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو پہنے ہوئے مشرکون سے لڑا تھا اور اسکو اسی دن کیواسطے پوشیدہ رکھ چھوڑا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن احمد بن سلمہ صحابی تھے فتح مکہ اور اسکے بعد کے مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اسکو عبداللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو محمد انصاری تھی انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے سعد بن ابی سعد نے [illegible] محمد بن سعد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ بادشاہ سے نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کو ان لوگون سے ناامید ہوجاؤ اور اپنے آپکو لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی فقیری ہے اور اپنی نماز رخصتی کی حالت میں ادا کرو اور ایسا خیال رکھو کہ یہ آخری نماز ہے اسکے بعد کوچ ہو جائیگا اور ناز ہے کا ترجیح دیگا اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے آپکو بچاتے رہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہون کہ اس بیان کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن عمارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور دونون نے انکو ان دونون سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو اس مقام پر انصاری بیان کیا ہے اور یہ میں شک نہیں کہ ابو نعیم نے سعد کو اس جگہ قبیلہ سعد اور بیان انصاری کہا ہے اور دونون روایت بیان کرنے والے ان کے راویون سے الگ تھے اسلئے انھون نے سعد کو دو شخص قرار دیدیے اور شاید ابن مندہ نے دونون کو ایک ہی شخص خیال کر کے انکا ذکر نہیں کیا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ جو اسمٰعیل بن محمد اس سند میں کو ہیں وہ [illegible] بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین میں سے ہیں انصار سے نہیں ہیں اور یہی درست ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن محیصہ بعض لوگون نے انکا نام سعید اور سائدہ بیان کیا ہے یہ اور انکے والد دونون صحابی تھے معمر نے زہری سے انھون نے حرام بن سعد بن محیصہ سے

انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اسکو خراب کر ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مال والے اپنے مال کی نگرانی دن میں کیا کریں اور جانور والے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بہتیرے تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہو لیکن حرام کے والد کو سعد بن ذکر نہیں کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم انکا شمار اہل حمص میں ہو علقمہ نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبد الرحمن بن عائذ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعد بن حاتم سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بناوے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اسکو چاہیے کہ نہ چھپاوے اور جس شخص کی آنکھیں خدا کے خوف سے آبدیدہ ہوں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود انصاری۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی (ح) ابو موسی نے کہا کہ اور ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی ابو نعیم اور ابو بکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابو نعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد عسکری اور ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عقبہ بن سنان ذارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ میں خندق کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے پھل ہمیں دیدو ورنہ اپنے درمیان میں آدھے آدھے کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو یہانتک کہ میں سعود جمع سعد کی ہو جنکا ذکر آگے آتا ہو سے مشورہ کر لوں اور سعد بن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو یکسان رتبہ کا بتلاتے ہیں اور حارث تمسے مدینے کے پھلوں میں آدھے کے خواستگار ہیں تاکہ تم سے صلح کر لیں) پس اگر تم چاہو تو انکو دیدو تاکہ اسکے بعد اپنے معاملہ میں غور کرو سعود نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہو اگر ایسا ہو تو خدا کا حکم واجب التسلیم ہو یا یہ آپکی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپکی رائے کے تابع ہیں لیکن اگر آپ ہم پر رحم چاہتے ہیں تو قسم ہے خدا کی آپ جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انھوں نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہو ادھر ان لوگوں سے جو پھل لینے آئے تھے فرمایا کہ سنتے ہو جو یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو واپس کر دیا ابن مندہ سے ابو نعیم اور ابو بکر بن ریذہ نے کہا ہو کہ ہمیں سلیمان بن احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسمعیل سے انھوں نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہینگے کاش میرے پاس تابوت میں چنگاریاں ہوتیں جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگوں نے دیکھا تو اسمیں ایک یا دو ہزار درہم نکلے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو ابو موسی نے لکھا ہو کہ طبرانی نے اس خبر کو اس باب میں ذکر کیا ہو اور ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی صحیح ہو میں کہتا ہوں ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہو کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہو اسمیں اعتراض ہو کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ

Marfat.com

یہ ان لوگوں میں زیادہ قبول ہوا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ یہ سعد غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے جن تینوں پر اللہ نے عتاب کیا تھا

تو اس قائل نے اپنی بات خود ہی رد کر دی کیونکہ پیچھے رہنے والے کا نام اسنے ابو خیثمہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ داخل ہوئے ہیں ... متعلق سعد بن خیثمہ کے اور

ابن قیس کے بیان میں گفتگو ہو چکی تو اسکو تلاش کرنا ہو وہاں تلاش کرے اور یہی حال سعد بن ربیع بن عمرو کا ہے ذکر کیا ہے احد میں شہید ہو گئے تھے خندق کے واقعہ کو

پایا ہی نہیں اور سعد بن ربیع بن عدی تو اس تمام پر موجود ہی نہ تھے تاکہ انسے مشہور ہو جاتا واللہ اعلم اور ابو موسیٰ نے جو کہا ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سعد بن

کندی ہیں تو ابن مندہ نے اسکی کتاب میں یا دو ... کتاب معرفت صحابہ کے اندر ذکر کیا ہے تو میں نہیں جانتا ہوں لیکن معرفت صحابہ کی کتاب میں تو ابن مندہ نے

اسکے متعلق کچھ نہیں ذکر کیا ہے اور یہ کندی کا بیان ہے ابن مندہ کے تمام اقوال کو ذکر کرونگا تاکہ معلوم ہو جائے کہ انھوں نے انکی بابت کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ثقفی بخاری نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے طبرانی نے بیان کیا ہے کہ صحابی تھے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاد بن یحییٰ نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ نے کہا اور ہمیں ابو غالب و نوشیروان نے خبر دی دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان

نو ہمیں خبر دی نیز ابو موسیٰ نے کہا اور ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ... بن حبیش نے خبر دی

کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان لوین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عیاش نے نیز سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری

اور ابو بکر بن عیاش تینوں نے ابو حصین سے انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے انھوں نے سعد بن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کپڑے پہنتے خدا کی تعریف کرتے اور کہا کرتے تھے یا پینے خدا کا شکر ادا کرتے تھے اسی سبب سے انکا نام بندۂ شکر گذار ہو گیا یہ ابو علی کی روایت ہے ابو نعیم اور ...

ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود کندی ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں صحابہ میں انکا ذکر ہے انسے قیس بن ابی حازم اور مسلم بن ...

روایت کی ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے انھوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی کہ سعد بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ... کو ظاہر کیا اسنے سب میں کیا ... انگوٹھی وغیرہ الی اللہ یعنی ان سے ہم کو ... خدا کی یاد کرتا ہوں ابو یاسر بن ...

ابن ... نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں ... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ... نے خبر دی

کہتے تھے ہمیں عبید اللہ یعنی ابو محمد بن ... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انھوں نے ...

انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم سے دریافت کیا گیا کہ کون مومن زیادہ عقلمند ہے آپ نے جواب دیا کہ انمیں سے جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اسکی اچھی تیاری کرتا ہو وہی انکا تذکرہ ...

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ

ابن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا انصاری کی اوسی اشہلی تھے انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں سعد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب کو مدینے کی طرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کے واسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہوگئے تو انھوں نے عبد الاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھپر حرام ہے جب تک تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے اور سعد اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہی اور احد اور خندق میں بھی شریک ہوئے تھے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ انکے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ جب خندق کی طرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں چھوڑ دیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ کوتاہ زرہ پہنے ہوئے نکلے جس سے انکا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور انکے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور دوڑے ہوئے جاتے تھے کہ یہ بیت پڑھتے جاتے تھے لبث قلیلا یلحق الہیجا جمل لاباس بالموت اذا حان الاجل ٭ سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے ملجاؤ بخدا تم پیچھے رہ گئے ہو عائشہ نے کہا کہ اے ام سعد کاش سعد کی زرہ جتنی ہی اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھا) نے سعد کو تیر مارا اور انکی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔ حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اسکو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں سعد نے جواب دیا کہ خدا تیرے چہرے کو آگ میں جلاوے اے اللہ اگر تو نے قریش کی لڑائی کچھ باقی رکھی ہو تو مجھکو اسکے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھکو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور انکی تکذیب کی اور انکو نکالدیا اور اگر تو نے ہمارے اور انکے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہو تو اسکو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھکو اسوقت تک زندہ رکھ کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ حبان کسر حا اور بائے موحدہ سے ہی اور بعض لوگوں نے اسکے سوا بیان کیا ہی اور صحیح یہی ہی یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اسکو ابن عرقہ اسلئے کہتے تھے کہ عرقہ اسکی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک شہوت عورت تھی انھوں نے کہا کہ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اس شخص نے جسکو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق کے دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابو اسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انھوں نے کہا کہ جسوقت سعد کے تیر لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد کے اندر رفیدہ اسلمیہ کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ قریب سے انکی عیادت کر سکیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ قریظہ کے پاس پہونچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اسکی خبر اگلی حدیث سے نکلتی ہی) ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر خطیب نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو

۱۔ (ای حرلف) تھوڑی دیر ٹھیر جا سیدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہونچنے چاہتا ہی موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آجاے

Marfat.com

بنو قریظہ میں حکم دینے کے واسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان لوگوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والے لوگ قتل کیے جائیں اور ان کی اولاد قید کی جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خدا کے حکم کے موافق حکم دیا ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہوگئے اور کہا کہ اے ابو عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تاکہ تم ان کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ تم خدا کو درمیان دیکر عہد کرتے ہو کہ میرے حکم کو مان لو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں سعد نے کہا اس پر بھی عہد ہے جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو لوگ تھے ہمراہ ہیں (اور سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی حضرت سے منہ پھیرے ہوئے تھے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (جب دونوں طرف سے عہد ہو گیا) تب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مرد قتل کیے جائیں مال تقسیم کر دیا جائے اور زن و بچے قید ہوں ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن احمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عیاض بن عبد الرحمن نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آ گئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں سعد جب زخمی ہوئے اور انہوں نے وہ دعا کی جو اوپر مذکور ہوئی تو ان کا زخم بند ہو گیا اور جب قبیلہ قریظہ میں حکم دے چکے تو ان کی رگ ان سے جدا ہو گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و تمام مسلمان ان کی عیادت کیا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ابو بکر اور عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی شمر بن شرحبیل نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ کا زخم جب بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا تھا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ) آئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموش ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مرتے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے آئے اور پوچھا کہ خدا کے نبی یہ کون شخص ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے کھل گئے اور جس کی وجہ سے خدا کا عرش عظیم ہل گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے تو آپ کے آنسو آپ کی ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپ کا آپ کی ڈاڑھی میں تھا سعد کی والدہ سعد کو روتی تھیں اور کہتی تھیں (ویل ام سعد سعدا براعۃ ونجدا ویل ام سعد سعدا صرامۃ وجدا)[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رونے والے جھوٹ بولتی ہیں سوا سعد کی رونے والی کے ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر احمد بن عبد اللہ بن بطر نے اجازۃً اگرچہ سماعاً نہیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الملک بن محمد ابو قلابہ رقاشی نے

[1] ترجمہ سعد کی ماں سعد کو روتی ہے جو صاحب نسب و بزرگی تھے + سعد کی ماں سعد کو روتی ہے جو صاحب شرف تھے ۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے خبر دی انھوں نے ابو سفیان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا اعمش نے بیان کیا ہم سے ابو صالح نے جابر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں نے پوچھا کہ براء بیان کرتے ہیں کہ سعد کی وفات سے تخت ہل گیا جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس و خزرج کے درمیان کینے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ نے خبر دی اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحق سے انھوں نے براء سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بھیجا گیا لوگ اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو سعد کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں ترمذی نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انھوں نے انس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کہ اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے اور یہ بنو قریظہ کے بارے میں حکم دینے کی وجہ سے کہا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے انکو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اترے جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اترے تھے اور خدا نے انکو حق سے یہ مرتبہ عنایت کیا انکے مقامات ستایش بہت مشہور ہیں اور اگر کوئی خدمت بجز اسکے نہ ہوتی تو وہ بھی فخر کیواسطے کافی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کیطرف چلے اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر دی آپ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسیطرح ابوبکر اور عمر نے بھی مشورہ دیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد انصار سے تھی کیونکہ یہی لوگ زیادہ تھے سعد بن معاذ نے کہا شاید آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپکی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہمنے آپکو اطاعت کرنے پر اپنے قول دے دیے ہیں پس یا رسول اللہ آپ نے جس چیز کا ارادہ کیا ہے کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں خدا کی قسم اگر آپ ہمکو لیکر اس دریا میں گھسنا چاہیں تو ہم آپ کے ساتھ اس میں گھس جائینگے ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہیگا ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ آپ ہمکو ہمارے دشمنوں سے مقابلہ کرائیں ہم لڑائی کے وقت صابر ہیں مقابلہ کے وقت سچے ہیں شاید اللہ تعالیٰ آپکو ہم لوگوں سے وہ بات دکھائے جس سے آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو پس آپ خدا کا نام لیکر ہمکو ساتھ لے چلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپکو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے آمادہ کر دیا۔

اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور ان کیواسطے کافی ہے سوا جو کچھ واقعات ہوئے ان سے قطع نظر کرو تو بھی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

(۱) سعد صحابی ہیں حبان بن واسع نے انکی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انھوں نے حبان سے انھوں نے اپنے والد سے

انھوں نے سعد بن منذر سے روایت کی ہے۔ بیان کیا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انکا نسب نہیں بیان کیا۔ ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ
ابن منذر بن عمیر بن عدی بن نجدہ بن امیہ بن جعفر بن ثعلبہ کے بیٹے انصاری اوسی بلکہ ابو عدی ہیں ان کو زمین عند وضو شام میں شک ہے انھوں
اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھوں نے حبان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سعد بن منذر انصاری سے روایت کی ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول
میں قرآن کو تین دن میں پڑھا کروں آپ نے جواب دیا اگر قدرت ہو تو ایسے ہی پڑھو اسکو ابو نعیم نے نقل کیا ہے اور اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہے اور
انکے نسب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نسب بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انکی نسبت منسوب کی ہے اور زبیر نے انکا ذکر نہیں کیا اور
ابن ہشام کی کتاب میں عقبہ میں بدرین کے ساتھ دیکھا اور ابو نعیم نے قرأت قرآن کی حدیث بیان کی ہے شام میں ان سے سعد کے ذکر میں ذکر کیا ہے اور
بیان کیا ہے کہ عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ قاری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی جانب میں وہ کی ایک بد دعا کی تھی انھوں نے
اسکو ارڈالا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن منذر ابو سعید ساعدی کے والد ہیں۔ انکا نسب ان کے صاحبزادے ابو سعید کے تذکرہ میں ان شاء اللہ کیا جائیگا ابن ابی حاتم نے انکا ذکر کیا
ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ابو موسی نے نہیں لکھا

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں بنی عمرو بن عوف سے ہیں انھیں کو
ابو سفیان بن حرب نے گرفتار کر کے اپنے بیٹے عمرو کے فدیہ میں رکھا تھا جو بدر میں قید ہوا تھا۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سعد بن نعمان عمرہ کرنے مکہ میں آئے جب عمرہ ادا کر کے لوٹے انکے ہمراہ منذر
بن عمرو بھی تھے ابو سفیان نے دونوں کا تعاقب کیا اور سعد کو گرفتار کر لیا اور منذر نکل گئے انھی کے بارے میں ابو سفیان نے کہا ہے کہ ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تعاقدتم لا تسلموا السید الکهلا
فان بنی عمرو لئام اذلۃ لئن لم یفکوا عن اسیرهم الکبلا۔ کہتے تھے مجھ سے عبد الحمید نے
بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمرو بن ابی سفیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدر کے قیدیوں میں تھے لوگوں نے ابو سفیان سے کہا کہ اپنے لڑکے کو فدیہ دیکر چھڑا لو
انھوں نے کہا کیا میرا خون اور میرا مال دونوں جائیں انھوں نے حنظلہ کو قتل کر ڈالا اور عمرو کا فدیہ دوں پس اسکو انکے پاس رہنے دو جب تک وہ چاہیں اسکو قید رکھیں
قیدی رسول خدا کے پاس تھے کہ سعد بن نعمان جو بنی عمرو بن عوف سے تھے عمرہ کی نیت سے نکلے اور انکے ہمراہ ان کی بیوی تھی اور یہ بوڑھے تھے مسلمان تھے اور انکو یہ معلوم تھا کہ انکے ساتھ
کیا معاملہ کیا جائیگا جب وہ ان پہنچے ابو سفیان نے ان پر زیادتی کی اور انکو اپنے لڑکے کے عوض میں قید کیا اور یہ اشعار کہے ارھط ابن اکال الخ یہ ہو گیا ابو سفیان قدم اٹھا تسلموا
السید الکہلا فان بنی عمرو لئام اذلۃ لئن لم یفکوا عن اسیرهم الکبلا قبیلہ بنی عمرو بن عوف والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا اور عمرو بن ابی
سفیان کی خواہش کی کہ انکو دیکر اپنے قیدی کو چھڑا لیں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور ان لوگوں نے عمرو کو ابو سفیان کے پاس بھیجدیا اور سعد کو چھڑا لیا حسان نے کہا ہے کہ ستہ
اگر ملاقات ہو تو بیشک ان سے شعرا کہیں بعد سلام اور منہ چھپا کر اگر بعد فتح مکہ شام ہو جائیں نعمان کے والد تھے ساتھ کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے ابن اسحٰق نے ابو الاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے تھے روایت کرکے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (بھی) تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیم اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ہذیم حارث کے والد ہیں اس سے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو خزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ خبر دیجیے کہ وہ جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور دوا اور منتر ے تعویذ جنکو ہم کرتے ہیں تقدیر آلہی سے کچھ فائدہ دیتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ یہ بھی خدا کی تقدیر سے ہیں اسکو لیث بن سعد سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہ نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو خزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہیں) انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی سند سعد تک ہوتی ہے اور دوسری سند انکے بیٹے حارث ہی تک پہونچی ہے اور یہ سعد بن قیس عنزی کے بیان میں گذر چکی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بلال کے بیٹے ہیں ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھکر کچھ حالات نہیں ذکر کیے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عمرو عبدی جزائی اہل فلسطین سے ہیں رملہ میں رہتے تھے ابو معاویہ حکم بن سفیان عبدی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اسکے واسطے جنت ہے حکم عبدی نے قبیلہ فرئلیہ کے ایک شیخ سے انہوں نے سعد ابن وائل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ انکے والد نے انکو انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ جاہلیت میں انکا نام غیان تھا اور انکے گھر والے (جسوقت یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کیواسطے آئے تھے) جہنیہ کے ایک شہر غوا نامی میں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے انکا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والوں کو کہاں چھوڑا ہے انہوں نے جواب دیا میرا نام غیان (جسکے معنی گمراہ ہیں) ہے اور گھر والوں کو مقام غوا میں چھوڑا ہے آپ نے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی راہیاب) ہو اور تمہارے گھر والے رشاد میں ہیں راوی کہتا ہے وہ شہر آجتک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا رہا۔ ابن کلبی نے بیان کیا کہ یہ غیان جاہلیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بنو غیان ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام

Marfat.com

ان پر غالب ہو گیا اور کچھ روزی جو خدا کے نام سے مرتبہ رشتہ کے نام سے موسوم ہوگئی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان اور ابن جریر نے بیان کیا ہے ابن عباس نے انکو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے یہ بنی نضیر میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی نہیں مسلمان ہوا ان میں سے ایک سفیان بن عمیر بن ابی وہب اور دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کی بابت فرمایا کہ ان کے واسطے بچا رکھا تھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ... نعمان بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر کیا ہے سعد بن زید اور سعد بن ... کے بیان میں پورے حالات گذر چکے ہیں اسلئے دوہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

... نسب میں بیان کیا گیا ہے انسے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکا نام سعد تھا زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا غسان ... نے یونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے انھوں نے سعد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے باپ بیٹوں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے واسطے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا اچھی چیز جسکو تم خرچ کر ڈالو یہ روایت انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں ابو نعیم ... نے کہا کہ یحییٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اسکو ثوری نے یونس سے انھوں نے زیاد سے انھوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انھوں نے اسکو ابن سعد سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد سعد ابن سعدی ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعر (رضی اللہ عنہ)

کنانی دؤلی ہیں انسے انکے بیٹے جابر نے روایت کی ہے روح بن عبادہ نے زکریا بن اسحٰق سے انھوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انھوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے انکے والد کو انکی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں مجھے والد نے انکو بھیجا کہ ایک گروہ کی زکوٰۃ وصول کر لیں ... کیا چنانچہ میں ایک بڈھے کے پاس آیا جسکو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنے مویشیوں کی زکوٰۃ مجھکو دو اسنے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے کون حق لوگے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لینگے

وقت نے مانند اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ مین اپنے مویشیون مین تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگئے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمھاری طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہین تاکہ تم اپنے مویشیون کی زکوۃ ہمین دو مین نے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ ایک بکری مین نے
ایک بکری کا جو گوشت اور چربی سے پرتھی دینا چاہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا کہ پھر کون چیز لوگے انھون نے جواب دیا کہ بکری یعنی یکسالہ ہو یا دوسالہ ہو چنانچہ اسی قسم کی
ایک بکری نکال دی وہ دونون اسکو اپنے ساتھ لیکے چلے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے
ہین اور دیل سے ہین انکی روایت ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ذکر زکوۃ مین یکسالہ یا دوسالہ بکری یا تجارت النسل کی بیٹے جابر نے روایت کی ہے
اور سعر دوسری نے بیان کیا ہے کہ سعر بن شعبہ ہین اور یہ لوگ انکے لڑکے ہین اس جگہ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اسمین
چند غلطیان ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثعلبہ کے بیٹے ہین اسیطرح اسکو
ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن مین نقل کیا ہے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان
بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے ذکریا بن اسحاق مکی سے
انھون نے عمرو بن ابی سفیان جمحی سے انھون نے مسلم بن شعبہ یشکری سے روایت کرکے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ
روح کہتے ہین کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہین انھون نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو انکی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور انکو
حکم دیا کہ ان سے زکوۃ وصول کرین مسلم کہتے ہین میرے والد نے مجھکو ایک جماعت مین بھیجا مین ایک بوڑھے کے پاس جنکا
نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھکو میرے والد نے تمھارے پاس زکوۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انھون نے پوچھا اے برادرزادے کس
قسم کا مال لوگے مین نے جواب دیا کہ پسند کرینگے یہانتک کہ ہم جانورون کے تھنون کو آزمائینگے سعر نے کہا کہ اے برادرزادے
مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون کہ مین ان گھاٹیون مین سے ایک گھاٹی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین مویشیون مین تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمھاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم اپنے جانورون کی زکوۃ ادا کرو مین نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانورون مین کیا ہے انھون
نے جواب دیا کہ بکری مین نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پرتھی اور اسکو دونون کے پاس نکال
لایا انھون نے کہا یہ شافع ہے اور ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا
پھر کون چیز تم لوگے انھون نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دو سالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دیکھی معتاط اُس
بکری کو کہتے ہین جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہوگئی ہو پس انھون نے کہا کہ ہان یہ بکری زکوۃ مین
لینے کے قابل ہے اور اسکو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور انھون نے مسلم کے والد کا نام ثعلبہ بیان کیا ہے

Marfat.com

اور کہا ہو کہ ابن علقمہ نے نافع کا ذکر کیا تھا اور ابو عمر کا بیان ہے کہ بشر بن سری نے کہا ہو کہ دوسرا ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر کی لغزش ہے بعد کے لوگون کے واسطے کہا ہے کیونکہ انھون نے شعبہ کی جگہ شعبہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ تو شعبہ ہیں مسلم کے نسب میں ہے دوسرے کے نسب میں نہیں (جیسا کہ ابو عمر کو وہم ہو گیا) پھر ابو عمر نے شعبہ بن کنانہ بیان کیا ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں اور انھون نے من کو ابن سے بدل دیا ہو جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پسر کنانہ ہو گیا) ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہاں ماحق جذعہ اور ثنیہ میں ہے حالانکہ اسکو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا بلکہ انھون نے اسکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدون سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت میں رہے ہو یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے انکے والد کو نافع ذکر کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے شیبانی۔ مخضرم تھے۔ (مخضرم) اسکو کہتے ہیں جسنے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہو۔ طبرانی نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انکا سعد کے باب میں ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب جشمی ہیں۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابو حبیب جشمی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی اور نیز عطیہ سے بروایت سلیم مروی ہے (ان دونون سندون میں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہونچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے آپ نے انکا نام سلیم رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن بختری۔ انکا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ میں کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے بکیر طائی سے انھون نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ خدا کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے گذرے اور اس غلام نے کہا کہ میں خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہون۔ انھون نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس غلام نے خدا کی پناہ مانگی تمنے اسکو نہ چھوڑا اور اسنے میری پناہ مانگی تمنے اسکو چھوڑ دیا۔ حالانکہ خدا اپنی پناہ مانگنے والون کی حمایت کرنیوالا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہون کہ وہ خدا کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسی سے انھون نے لیث سے انھون نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے اسامہ ابن زید سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے (یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہون کہ میرا

گمان ہے کہ اسمین وہم ہے اور حدیث صحیح روایت مین یون ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر سعد بن عبادہ کی عیادت کی نے قبیلہ بنو حارث بن خزرج مین گئے اور ابو عمر نے ان لوگون کی جنھون نے اسمین وہم کیا ہی پیروی کی ہے اور وہم اسمین ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انھون نے اسکو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اسکو ایک جماعت نے (جنمین سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہین) زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہی جیسا ہمنے اسکو ذکر کیا ہی

(سیدنا) **سعید** رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہین۔ انکی والدہ خاندان بنو سواد سے تھین۔ ابو نعیم اور زبیر نے بیان کیا ہی کہ انکی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروہ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھین۔ انھون نے اور انکے تمام بھائیون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور ہم نے انمین سے ہر ایک کو اپنے باب مین ذکر کیا ہی انھین مین سے تمیم بن حارث ہین یرموک کے معرکہ مین رجب ۱۵ھ مین شہید ہوے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکی اولاد منقطع ہوگئی۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ اجنادین مین شہید ہوے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی مین کہتا ہون کہ انلوگون مین یرموک اور جو اجنادین اور فحل مین شہید ہوے انمین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہی اور یہ مقامات ملک شام مین ہین اور اسی طرح مورخون مین اختلاف ہی کہ ان واقعات مین سے کون واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہی کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہین۔ انکو بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انھون نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہوجاتا تو آپ کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے حسن بن صالح نے اپنے والد سے انھون نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہین۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ اسوقت انکی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ مین اقامت گزین ہوے اور خراسان مین جہاد کیا اور مقام حیرہ مین شہید ہوے۔ ان کے ایک غلام نے انکو شہید کیا تھا ابو مندہ کا بیان ہی کہ یہ کوفہ مین مقیم تھے اور انکی قبر کوفہ مین ہی اور انکی کوئی اولاد نہین ہی ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قیس بن ربیع نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے عمرو بن حریث سے انھون نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائداد یا مکان فروخت کیا اور اسکی قیمت کو اسی کی مثل مین نہ صرف کیا تو اسمین برکت نہوگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھین ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہمسے انصار کے لڑکے ملے اور انھون نے سعید بن حصین

کو انکی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونیلگے۔ عائشہ کہتی ہین مین نے اُنسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور سابقین میں سے ہو تمکو کیا ہو گیا ایک عورت کیواسطے رو رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ تمنے سچ کہا مین سعد بن معاذ کے مرنیکے بعد (اب) کسی پر رو ونگا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہلگیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ انسے انکے بیٹے کندیر نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین زمانہ جاہلیت مین حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا۔[1] یارب رد راکبی محمدا ٭ ردالی واتخذ عندی یدا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سعید حیوہ کے بیٹے ہین اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہی اور انھون نے کہا ہے کہ ابو کندیر سے ایک حدیث عبد المطلب کے قصہ مین مروی ہی جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی مین گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی۔ اموی ہین۔ سرزمین حبش مین جب انکے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوے تھے۔ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے حبشہ مین اقامت کی تھی یہانتک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیون مین آئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابو احمد عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی راشد جمحی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت (حدیث) کی ہی۔ انسے عبد الرحمن بن سابط اور ابو الزبیر نے روایت کی ہی۔ یونس بن حبان نے عبد الرحمن بن سابط سے انھون نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین خسف اور مسخ اور قذف ہو گا (خسف کے معنی زمین مین دھنسا مسخ کے معنے صورت بدل جانا قذف کے معنے تہمت لگانا مراد اس سے تعجب ہی) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ انصاری ہین۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگون کے نامون کے بیان مین جو جنگ یمامہ مین خاندان بنو حبجبا سے شہید ہوے تھے سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی) انہین مین سے ہین۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسیطرح روایت کی ہے مگر انھون نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہین۔

---

[1] ترجمہ اے پروردگار میرے سوار کو واپس لا یعنی محمد کو اے اللہ میری طرف کو لا دے اور میرے ساتھ احسان کر۔ یہ شعر عبد المطلب کے ہین جب آنحضرت گم ہو گئے تھے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ انکو عیسیٰ بن عبداللہ نے روایت کیا کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان لوگوں کو باقی روزے رکھنے کا حکم دیا اور گزشتہ کی قضا کا حکم نہیں دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح وہ حدیث ہے جسکو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہوگئے تو بلال ہمارے پاس آتے تھے اور ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش بن ثابت بن لعیم بن صعصعہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنو غنم اسد میں مل جاتے ہیں۔ یہ یزید بن قیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجرین میں ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا کہ پھر مہاجرین پے درپے مل کر آنے لگے بنو غنم بن دودان مسلمان تھے انکے مرد اور عورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف آنے کو پہنچے انہیں میں سے سعید بن رقیش تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے۔ اور انھوں نے انکو سعید بن قیش انصاری بتایا ہے ان کو بنو غنم بن دودان کا بتایا ہے اور انکو وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنو غنم قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں نہ انصار سے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد دلالی۔ انکا ذکر خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انھوں نے سعید بن زیاد دلالی سے روایت کرکے کیا ہے۔ یہ صحابی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اسکے پاس گئے اور اسکو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اسنے اتارا آپ نے اسکے سفید (داغ) دیکھے حدیث آخر تک بیان کی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے۔ اور ان صحابی کے نام میں جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی ہیں اور بعض لوگوں نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے نقل حدیث کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی نے جنکا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کرکے خبر دی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جو انکو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انہیں وہم کیا ہے اور صحیح سعد ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قرشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سعید کے ایک بیٹے ہیں دونوں انہیں میں ملجاتے ہیں۔ انکی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے انکی فاطمہ بنت خطاب بہن تھیں اور انکی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے انسے شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور بروایتے ابوثور تھی لیکن پہلی نسبت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور انکی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیشتر مسلمان ہوسکتے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھینگے یہ مہاجرین اولین سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگوں نے نہ حاضر ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ (مدینہ) میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا۔ اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبیداللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستہ کی طرف خبریں دریافت کرنیکے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا حصہ اور اجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی اسیکے مثل بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابو بکر محمد بن عبدالوہاب بن خلیفہ بن علی الفراری دمشقی اور قاضی ابو نصر عبدالرحیم بن نصر بن حسن بن منصور وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو عبداللہ حسین بن احمد بن علی بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو علی محمد بن اسماعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمن بن عباس مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انہوں نے انکے والد عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انہوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوات تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا انکی شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے انکے پاس آدمی بھیجا انہوں نے جواب دیا کیا تم مجکو خیال کرتے ہو کہ میں اسپر ظلم کرونگا حالانکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات زمینوں کا طوق قیامت کے دن اسکی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اسکو اندھا کرکے مار اور اسکی قبر اسکے کنوئیں میں کر۔ پس وہ نہیں مری یہانتک کہ اسکی آنکھ جاتی رہی اور ایکدن اپنے مکان میں چل رہی تھی کہ اپنے کنوئیں میں گر گئی اور وہی کنواں اسکی قبر بن گیا لڑکے کہا کرتے اہل مدینہ میں یہ مثل پڑگئی تھی کہ

یعنی خدا انکو اندھا کرے جیسا کہ اس عورت اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے اعماک اللہ کما اعمی اللہ اروی یعنی خدا تجکو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو ایک زمین ہوتی ہے) اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے یہ یرموک اور حصار دمشق میں شریک ہوئے تھے انسے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابو الطفیل اور عبد اللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابو عثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبد الرحمن نے ہلال بن یساف سے انھوں نے عبد اللہ بن ظالم تمیمی سے انھوں نے سعید بن زید ابن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) حرا ہلنے لگا تو حضرت محمد صلعم نے فرمایا کہ اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے سعید نے کہا کہ رسول خدا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور میں تھا سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور نماز میں آپکے پیچھے رہتا تھا سعید کی وفات ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۲ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام عقیق میں انتقال ہوا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور انکو غسل دیا اور خوشبو ملی اور انکی نماز پڑھائی۔ اسکو نافع نے بیان کیا ہے اور عائشہ بنت سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور انکے خوشبو ملی پھر گھر میں آکر غسل کیا جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلانیکی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی قیس صحابی تھے۔ انسے انکے بیٹے شرحبیل اور ابو امامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہمارے گھروں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا سے نہیں چونکایا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ انکی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو حد مارو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم اسکو حد لگائینگے تو وہ مر جائیگا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرمے کی کوئی ٹہنی جسمیں سو شاخیں ہوں اسکو لیکر ایک مرتبہ اسکے مارو۔ اسکی روایت ابو الزناد اور زہری نے ابو امامہ سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور ابن عیینہ نے ابو الزناد سے اسکو نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید نے ابو امامہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے اسکی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور (ابو امامہ سے) مرسل ہے اور ابو معشر نے عبد الوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعید بن سعد سے اسکے مثل روایت کی ہے انکا ذکر ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی ہیں انکی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام کی پھوپھی تھیں یہ طائف میں شہید ہوئے۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن انکو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف گئے یہ آپکے ہمراہ گئے تھے اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ رعلی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انہوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو سوار قبیلہ کے باغ اور محل بلا شرکت غیرے عنایت کیے اور جو شخص انکے متعلق مزاحمت کرے اسکا حق نہیں ہے اور تحریر حسین کا ہے اور خالد بن سعید نے تحریر کی تھی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس بن عامر بن عباد اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے ابن ابجر یعنی خدرہ انصاری خدری عمرو بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں۔ اسے انکے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبد الملک نے روایت کی ہے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ اوزاعی نے ثابت بن عمیر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے عبد الملک بن سعد بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ یعنی گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اسکو پہچنواؤ پھر اسکی گرہ اور بند کی حفاظت کرو اسکے بعد اس سے نفع اٹھاؤ۔ لیکن صحیح وہ ہے جسکی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسکو ایک سال تک پہچنواؤ آخر حدیث تک منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا اور ابو معشر اور ابن اسحاق نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ہم انکو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو معشر نے لکھا ہے

سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ۔ اکرمین کندی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ انکے ہمراہ وفد میں انکے بھتیجے معروف بن قیس ابن شرحبیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے اور ارتداد ہی کی حالت میں مقام نجیر میں قتل کیے گئے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن عاص بن ابی احیحہ بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - قریشی اموی - انکے دادا ابو احیحہ کی کنیت سے مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگون مین
سے تھے سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبد ود بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی - عامریہ تھین - سعید ہجرت کے سال
پیدا ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوے - انکے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے - علی بن ابی طالب نے انکو قتل کیا تھا
عمر بن خطاب کہتے ہین مین نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مثل شیرون کی طرح گھوم رہے تھے حضرت علی نے انکو قصد کیا اور انکو قتل کر ڈالا - عمر رضی اللہ عنہ
نے ایکدن سعید بن عاص سے کہا مین نے تمہارے والد کو نہین قتل کیا بلکہ مین نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور مین مشرک کے قتل کرنے سے
معذرت نہین کرتا ہون - سعید بن عاص نے کہا اگر تم انکو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے - عمر نے انکے جواب سے تعجب کیا - سعید کے دادا ابو احیحہ
جب عمامہ باندھتے تھے انکی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا - اور یہ ذو التاج کے لقب سے مشہور تھے - اور یہ سعید قریش کے اشراف اور
اسخیا اور فصحا مین سے تھے - یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے قرآن کو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے حکم سے لکھا تھا - انکو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے
ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کر کے اسکو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اسکو (بھی) فتح کر لیا - یہ واقعہ ۲۹ھ یا ۳۰ھ
مین ہوا - آذربائجان نے عہد توڑ دیا تھا ایک روایت یہ ہے کہ اسکو بھی لڑکر فتح کیا - جب (عثمان) شہید ہوے یہ خانہ نشین ہوگئے اور فتنون سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل مین شریک ہوے
اور نہ صفین مین - اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہوگئی انکے پاس آئے انکی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی حضرت معاویہ نے انکو انکے
جنگون مین نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انھون نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے انکے عذر کو قبول کر لیا پھر انکو مدینہ کا والی کیا - اور جب مروان
کو مدینہ سے معزول کرتے تو انکو والی کر دیتے اور جب انکو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے - یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے - جب انسے کوئی سائل سوال کرتا
اور انکے پاس کچھ نہ ہوتا تو میسرت کے وقت تک کیلیے قرضہ کی دستاویز لکھدیتے - اور اپنے بھائیون کو ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع کر کے دعوت کرتے اور
خلعت تقسیم کرتے اور انکے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے اور انکے بال بچون کے ساتھ بہت احسان کرتے - اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد مین اپنے غلام کو
اشرفیون کے توڑے دیکر بھیجا کرتے تھے کہ اسکو نمازیون کے آگے رکھدا وے کوفہ کی مسجد مین جمعہ کی رات کو نمازیون کی بہت کثرت ہوتی تھی - الغرض بہت بزرگ تھے
ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے - اور انسے انکے دونون بیٹون یحیی اور عمرو اشدق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور
عروہ نے روایت کی ہے - ابن شہاب نے یحیی بن سعید بن عاص سے انھون نے اپنے والد سعید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اندر آنیکی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر مین لیٹے ہوے تھے آپنے انکو اجازت دیدی اور آپ اسی حالت مین رہے اور وہ اپنی ضرورت
پوری کر کے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی اور اسی حالت مین (لیٹے) رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کر کے پھر
واپس چلے گئے - عثمان کہتے ہین پھر مین نے آپسے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑونکو درست کر لیا اور مین اپنی حاجت پوری کر کے واپس چلا آیا -
عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ابو بکر اور عمر کی وجہ سے آپ نہین سنبھلے جیسا کہ عثمان کیلیے سنبھلکر بیٹھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان حیادار
آدمی ہین اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر مین اپنی اسی حالت پر رہون تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کرین - سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ مین ہوا - جب انکی

Marfat.com

وفات کے وقت کیا تو انھون نے اپنے لڑکون سے پوچھا کہ تم مین سے کون میری وصیت کو قبول کریگا - انکے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد مین (قبول کرتا ہون)
سعید نے کہا کہ مین میرے قرضہ کو ادا کرنا ہوگا انھون نے پوچھا تمھارا قرضہ کتنا ہے انھون نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیان انکے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام مین اسکو پایا تھا
سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے مین اور اس شخص کی حاجت روائی مین جو حاجتمند تھا مگر سوال کرتے ہوئے شرم کرتا کہ اسکا خون خشک ہوتا تھا
تو مین نے اسکی حاجت اسکے مانگنے سے پہلے پوری کردی - ابو احیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب منقطع ہوگئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ
خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور انکا ذکر اوپر ہوچکا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح - قریشی جمحی - یہ نسب بیان کرنیوالون کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان مین
خریج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن خریج بن سعد - زبیر نے کہا ہے کہ کلبی کی اور اس شخص کی جسنے اسکو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ خریج کے
لڑکیون کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہین سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھین - بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان
ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے - یہ زاہد اور بزرگ صحابہ مین سے تھے - انھون نے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ)
کو ایک دن نصیحت کی انھون نے انسے پوچھا کہ کون شخص اسکی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین آپ طاقت رکھتے ہین کیونکہ آپ
بیان کرینگے اور لوگ آپکی پیروی کرینگے - عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکو حمص کا والی مقرر کیا تھا انکو خبر پہونچی کہ سعید کو جنون ہوجاتا ہے عمر نے انکو اپنے پاس آنیکا حکم
(جب وہ آئے) تو انکے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا - عمر (رضی اللہ عنہ) نے انسے پوچھا کہ تمھارے پاس اسکے سوا کچھ نہین ہے جسکو مین دیکھ رہا ہون -
سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا - لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہون اور پیالہ مین کھاتا ہون حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا کیا آپکو جنون ہے
سعید نے جواب دیا نہین حضرت عمر نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جسکی خبر مجھکو پہونچی کہ تمکو ہوجاتی ہے - سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے تو قریش کو
بددعا دی اور مین بھی انھین مین تھا تو جب کبھی مین اسکو یاد کرتا ہون تو میرے حواس جاتے رہتے ہین یہانتک کہ مجھپر بیہوشی طاری ہوجاتی ہے - حضرت عمر (رضی اللہ عنہ)
نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انھون نے انکار کیا اور انکو قسم دی کہ مجھکو معاف کردو - بعض لوگ کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معاف کردیا
اور بعض کا بیان ہے کہ جب ابو عبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہوگیا حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک یہ انکے والی رہے اور بعض لوگون نے بیان کیا
ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے انکو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکو برقرار رکھا - مروی ہے کہ جب یرموک مین رومیون کا مجمع زیادہ ہوا
ابو عبیدہ نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے کمک طلب کی حضرت عمر نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے واسطے روانہ کیا - زہد مین انکی عجیب وغریب خبرین ہین جنکو ہم
طوالت دینا نہین چاہتے - ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن
ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بغدادی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مالک بن دینار نے شہر بن حوشب سے روایت کرکے خبر دی

Marfat.com

انھون نے کہا کہ جب عمر حمص مین پہونچے اہالی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہان کے فقیرون کے نام لکھکر پیش کرین کاتبون نے (لکھکر) پیش کیا آمین سعید بن عامر (کا نام بھی) نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہین ان لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین (وہ) ہمارے سردار (ہین) حضرت عمر نے پوچھا کیا تمھارے سردار فقیر ہین ان لوگون نے جواب دیا ہان۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمھارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہان گئی انکی تنخواہ اور کہان گیا انکا وظیفہ لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے مین نہین کہتا ہون کہ عمر رو پڑے پھر ایک ہزار دینار تھیلی مین کرکے سعید کے پاس روانہ کیے اور فرمایا انکو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیرالمومنین نے اسکو تمھارے پاس بھیجا ہے اس سے اپنی حاجت مین مدد لو راوی کہتا ہے کہ قاصد ان تھیلیون کو لیکر انکے پاس آیا انھون نے اسکی طرف دیکھا تو وہ انہین تھیلیان تھین (یہ دیکھکر) وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے انسے انکی بیوی نے پوچھا تمھارا کیا حال ہے کیا امیرالمومنین کو کوئی مصیبت پہونچی انھون نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے انکی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انھون نے کہا اس سے بھی زیادہ انکی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی انھون نے جواب دیا اس سے بھی بڑھکر انکی بیوی نے پوچھا پھر تمھارا کیا حال ہے انھون نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہے فتنہ میرے پاس آیا ہے اور اسنے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا آمین تم نے پوچھا ہوگر سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تم میرے پاس مدد کرو گی بیوی نے جواب دیا ہان۔ انھون نے دینارونکو تھیلی مین بھرکر ایک جھوٹے مین ڈالدیا پھر رات بھر نماز پڑھا کیے یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر اسکو لیکر مسلمانون کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دینارونکو بانٹ دیا۔ سعید سے انکی بیوی نے کہا کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورت مین) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتون مین سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے پس مین خدا کی قسم ایکو کیا اسپر اختیار کرونگا۔ انکی وفات قیساریہ ملک شام مین سنہ ۱۹ھ مین ہوئی (اسوقت) یہ وہان کے سردار تھے اسکو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے مقام رقہ مین انکی وفات ہوئی اور وہین انکی قبر ہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات حمص مین عیاض بن غنم کے بعد والی ہونیکی حالت مین ہوئی بعض لوگون نے کہا کہ انکی وفات سنہ ۲۰ھ مین اور بعض نے کہا کہ سنہ ۲۱ھ مین ہوئی انکی عمر چالیس برس کی تھی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انسے عبدالرحمن بن سابط نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگون سے ستر برس پہلے جنت مین داخل ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ انکا شمار صحابہ مین ہے انسے انکے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ شخصون کے بارے مین دریافت کیا گیا جو سفر مین تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر انکو نماز پڑھائی آپنے اس فعل کو تغیر نہین بدلا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

بن عبد بن قیس اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قرشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کے دوسری بار ہجرت کرنے والون مین ہین اس مین سب کا اتفاق ہے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمرو اور

Marfat.com

اور ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون اسی طرح انکا نسب ابو عمر اور ابو موسی نے بیان کیا ہے اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب مین بیان کیا ہے یعنی انھون نے کہا کہ نافع عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور ضبہ اور ظرب ہین اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہین اور امیہ سے عامر پیدا ہوے اور عامر ابن امیہ سے عبد اللہ اور لقیط پیدا ہوے پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہے کہ لکھنے والون نے اسمین غلطی کی ہے۔ اور زبیر بن بکار نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوے پھر انھون نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہین ہبار بن اسود کیساتھ انکا نام بھی زینب بنت رسول خدا صلعم کیساتھ نکاح کرنیکو نکلے تھے آیا گیا تھا کلبی نے انکے نسب مین اسبات پر موافقت کی ہے کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہین اور ہمنے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کر دین واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عبید ثقفی طائفی - طائف کے دن انکو تیر مارا گیا اور انکی ناک پر لگا - انسے انکے بیٹے اسماعیل نے روایت کی کہ ابو سفیان نے انکے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور انکی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس آنکھ کو خدا کی راہ مین مصیبت پہونچی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین خدا سے دعا کرون اور خدا تمھاری آنکھ کو واپس کر دے اور اگر چاہو تو دنیا کی عوض مین تمھارے واسطے آنکھ جنت مین ہو سعید نے جواب دیا کہ جنت مین آنکھ ہونیکو مین اختیار کرتا ہون - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (انکا نام) سعد ہے اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا - عبد الرزاق نے ثوری سے انھون نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے انھون نے سعید بن عبید سے روایت کی - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کر کے مین بھاگ گئے تھے حضرت عمر نے انسے کہا کیا تمھاری خواہش شام کے جانے کی ہے شاید اللہ تمکو شہادت عنایت کرے انھون نے جواب دیا نہین مگر اس دشمن (کے مقابلہ مین) جس سے مین بھاگا تھا - راوی کہتا ہے کہ انھون نے قادسیہ مین مسلمانون سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالی کل ہم دشمن سے مقابلہ کرینگے لہذا ہم شہید ہو جائینگے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمکو سوا ان کپڑون کے جو ہم پہنے ہون کفن نہ پہنانا - ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے کیا ہے - ابو موسی نے تذکرہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے اور ابو زکریا کے دادا نے انکا تذکرہ سعد کے بیان مین لکھا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے انکا ذکر سعد و سعید دونون مقامون مین لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے انکا تذکرہ دونون مقامون مین لکھا ہے - اور بعض علماء یعنی عبد الغنی ابن سرور مقدسی نے ابو نعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو نعیم نے بیان کیا کہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہین - اور سعد بن عبید کے تذکرہ مین جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی انکا بدر مین شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہے پھر عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے بہت سے تذکرون کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر مین شریک ہوے - عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے اپنی سند سے عروہ سے اور لوگون کے بیان مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوے روایت کی ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری (شریک ہوئے تھے

ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور انکو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہیں۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ میں سعید کے باب میں ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انھوں نے دشمن سے مقابلہ کیا اور انسے بھاگ گئے پھر حضرت عمر نے انسے دریافت کیا کیا تمھاری رغبت شام میں (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اسکو اسی تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہیں جنکا ذکر پہلے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور وہ تذکرہ یہ ہیں انھوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اسکا کوئی قائل نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہیں اور ابو موسی نے بیان کیا جیسا کہ ہم انسے شروع تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں کہ انکا تذکرہ ابو ذکریا نے اپنے دادا پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے اور ابو ذکریا کے دادا نے انکے تذکرہ کو سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے انکا تذکرہ سعد اور سعید دونوں بابوں میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسی کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسی نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا اور لوگوں نے بھی سعد و سعید دونوں کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے) لہذا عبد الغنی کا کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اسکا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جبکہ انھوں نے انکا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ سعید ہیں پس (عبد الغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ اور عبد الغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہیں۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور انکا نسب انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے ابو الحسن ... اس روایت میں جسکو انھوں نے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اور انکے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے عبد الغنی نے (دوسرے ذکر کی) موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد عروہ تک غیر معتبر ہے اور نا قابل وثوق ہے کیونکہ انہیں لوگوں کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں ایک ہیں اور ابو نعیم اور ابو موسی نے (انکے ایک ہونے پر) تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہیں اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبد الغنی نے جو سعد بن عبید کو سعد بن نعمان بنایا ہے اور (کہتے ہیں) کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو انکے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ انکے دادا (نعمان) کی طرف منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہیں کیا ہے انھوں نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ دونوں سعد چند پشتوں کے بعد مالک بن اوس میں ملتے ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ عبد الغنی نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ میں ابونعیم کی کتاب میں دیکھا کہ انھوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کی کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (شریک بدر تھے) اور یہ قطع کر دی کہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہذا اسپر کیونکر اسوقت اعتماد ہو سکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع میں بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہیں۔ اور

Marfat.com

ابو نعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنو امیہ بن زید یعنے خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان انصاری۔ زرقی۔ عقبہ کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسحاق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے زبیر سے روایت کی انھون نے کہا خدا کی قسم مین معتب بن قشیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال مین کہ غنودگی مجھپر چھائی تھی مین اسکی بات نہین سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اسنے کہا کہ لو کان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ہھنا پھر کہا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھم الشیطن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم جن لوگون کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر انسے خدا نے درگزر کیا عثمان بن عثمان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہین۔ طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر سعد بن عثمان کے بیان مین کیا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

مکی۔ آملی۔ ابوبکر بن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ احاد و مثانی مین کیا ہے۔ حالانکہ وہ سوید ہین بعض لوگون نے اسکو بدلہ یا ہے اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان مین انکا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

بعض لوگون نے سعید بن عمرو بیان کیا ہے تیمی۔ بنو سہم کے حلیف ہین۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہین۔ اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہے۔ اور واقدی اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ سعید بن عمرو ہین اور دونون (یعنی واقدی اور ابو معشر) انکو حبشہ کیطرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والون مین بیان کیا ہے۔ زبیر کا بیان ہے کہ یہ اجنادین مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ انصاری ہین۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن مین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کندی۔ انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انھون نے نعیمہ بن حریث کندی سے انھون نے صلت ابن حبیب شیخی سے انھون نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہے انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اسکو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن قشیب ازدی بنو امیہ کے حلیف تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جرش کا والی مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

ابن قیس بن مسخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ (سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) انصاری سلمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انصار کے شرکاء بدر کے ہموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس بن صخر (شریک بدر ہوئے) اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا گیا جسطرح ہمنے اسکو ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

کثیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ یحیی بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انھوں نے کہا مجھسے میری دادی کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا (انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں اپنی چار لڑکیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تمہارے باپ سعید اور انکے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا ذکر حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن میناد ہیں انمیں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں انسے عطاء ابن ابی رباح نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند سال انھوں نے پائے ہیں یہ یرموک کے معرکے میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے انکو حجر کے ساتھ شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے انکو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے انکو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آگیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انھوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر انکو معزول کرکے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابو بکر سے روایت کی ہے اور انسے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنیکے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے انہیں سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش - اسدی - بنوغنم دودان سے ہین اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی - ہمین عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے درپے آنے لگے اور بنوغنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے - ان لوگون کے مرد اور عورتین مدینہ کی طرف آئے تھے - انھین مین سے سعید بن وقش تھے - انکا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے - اور ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے انکا ذکر سعید بن رقیش کے بیان مین کیا ہے اور یہ اوپر گذر چکا اور اسپر گفتگو اس جگہ ہوچکی ہین کہتا ہون ابن مندہ نے اسجگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہین قبیلہ بنوغنم بن دودان سے - پھر ابن اسحاق سے نقل کرتے ہین کہ بنوغنم بن دودان اہل اسلام تھے انھین مین سے سعید بن وقش ہین یہ کیونکر انصاری ہوسکتے ہین حالانکہ وہ بنوغنم بن دودان سے ہین جو قبیلہ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انھون نے رقیش کو دیکھکر غلط خیال کرلیا اور وقش انصار بنو عبدالاشہل کے نامون سے انکو انصاری قرار دیدیا اور اسکا خیال نکیا کہ یہ متناقض ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خیوانی - ہمدانی - زمانہ جاہلیت کو پایا تھا - کوفی ہین - صحابہ سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابوہود - اور بقولے ابوعبدالرحمن ہے - انکی والدہ ہند بنت سعید بن رباب قبیلہ سہم سے تھین - زبیر نے بیان کیا کہ انکی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھین - بعض لوگون نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوچکے تھے اور فتح مین شریک ہوے اور بعض کہتے ہین کہ فتح کے دن مسلمان ہونیوالون مین ہین - انکا نام صرم تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھدیا - اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ انکا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہین - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - لیکن یہ کچھ نہین ہے - عمر بن عثمان بن عبدالرحمن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ انکا نام صرم تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے دریافت کیا ہم مین کون بڑا ہے مین یا تم انھون نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ مجھسے بڑے اور بہتر ہین اور مین پیدایش مین آپسے پرانا ہون - اور انکو مؤلفۃ القلوب مین بیان کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے - انھون نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن ضبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا - اور ابوسرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوے - سعید ۵۴ھ مین بعمر ۱۲۴ اور بقولے ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ مین انتقال کیا - انکا گھر مدینہ مین تھا - یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ مین آنکھون سے معذور ہوگئے تھے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) انکو آنکھون کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نہ چھوڑنا - انھون نے کہا مجھے کوئی پکڑانیوالا نہین ہے حضرت عمر نے قیدیون مین سے ایک شخص کو پکڑانے کے واسطے بھیجدیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید- ازدی (قبیلہ ازد بن غوث سے ہین انکا شمار مصریون مین ہے- انسے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہی اور گمان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین- لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپنے فرمایا مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ تو خدا سے شرم کر جس طرح اپنی قوم کے ایک نیکمرد سے کرتا ہی- ابو عمر نے بیان کیا کہ ہمنے انکی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سُعَید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل- انصاری اشہلی- انکا ذکر شرکاے بدر مین ہے- ابن اسحاق نے انکو نہین ذکر کیا ہی- انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی- مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے انپر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو عمر اسکو سعید بن سہیل مین ذکر کر چکے ہین اور اسجگہ انکا ذکر دہرا دیا- لیکن ابو عمر پر اسمین کچھ طعن کا موقع نہین کیونکہ وہ بنو عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہین اور انکی طرف اشہلی کی نسبت نہین ہوتی اور جب اشہلی مطلقا بولا جاتا ہی تو اس سے عبد الاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہین- اور انھین کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہی اور ابو عمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہی- اور راویون نے بیان کیا ہی کہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ وہ بدر مین شریک ہوے تھے اور ابو عمر نے اسکو بیان کر کے کہا کہ ابن اسحاق نے انکو شرکاء بدر مین نہین ذکر کیا- ممکن ہی کہ ابو عمر نے انکی تصغیر مین خطا کی ہو اور چونکہ انھون نے اسکی تصغیر بنا کی اسلئے ابن اسحاق کا ذکر کرنا انکو نہ معلوم ہوا- لیکن اس فاضل امام سے بعید ہی کہ ان پر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کرین

(سیدنا) سُعَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری- یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے انسے عوارہ نے روایت کی ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہی کہ وہ عیان بن سوادہ ہین حالانکہ ابن مندہ نے اسکو اس تذکرہ مین نہین ذکر کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سُعَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے- انسے عوارہ نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی حالانکہ انکا نام سفیان بن سوادہ ہی مگر ابن مندہ نے انکو اس مقام پر نہین لکھا-

باب السین و الفاء

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد- اسلئے بعض لوگ ابن اسید کہتے مین ! اسید حضرمی شامی ہین- ہیثم بن نصر نے روایت کی ہی ہمین ابو النصر محمد بن عثمان ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عبد الرحمن بن بکت نے انھون نے شبیہ بن دینار سے انھون نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے-

Marfat.com

انھون نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھون نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمنے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمھاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری ہیں اور انکے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک ہوئے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم بن سفیان ثقفی ہین ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا شعبہ اور وہیب نے منصور سے انھون نے حکم ابن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن مالک بن جابر بن عبد رجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا - انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر ازدی شنوی ازد شنوءہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اسکو ابن مدینی اور شباب نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہین بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہین لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور انکے ازد شنوءہ سے ہونے مین کسی کو اختلاف نہین ہے لہذا ان کے اجداد مین کوئی شخص نمر یا نمیر نامی ہونگے انھی کیطرف انکی نسبت کیگئی ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہین اسکے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہین اسمین سے کچھ ساقط ہو گیا ہے - انکا شمار اہل مدینہ مین ہی ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا

Marfat.com

اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی اور مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک
قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی پھر وہ مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے ہمیں
ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھوں نے مالک بن انس سے انھوں نے یزید بن خصیفہ سے انھوں
نے سائب بن یزید سے انھوں نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا
ہو اسکو کھیتی اور بکریوں کی حفاظت سے کچھ بے پروا نہ کرے اسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوجاتا ہے راوی نے پوچھا تمنے اسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انھوں نے
… سفیان ابو العوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابو العوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے انکو ثقفی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **سفیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں انکا ذکر محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے بیان
کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان یزید کے بیٹے ہیں انسے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے۔

(سیدنا) **سفیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل شریک نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے قبیصہ بن جابر سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔
انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہ بند کو پکڑے ہوئے تھے سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرماتے
تھے ٹخنوں سے نیچے تہ بند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچے تہ بند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **سفیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن صہابہ بصری۔ یہی خریق شاعر ہیں اسکو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **سفیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہے۔ اس میں اعتراض ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سفیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی طائفی ہیں اسطرح انکا نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی
صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہاں سے معزول کرکے انکو عامل مقرر
کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی امارت منتقل کردیا تھا سفیان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور انکے پوتے ابو الحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد اللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت
کی ہے ابن شہاب نے محمد بن عبد الرحمن بن ماعز عامری سے انھوں نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھسے

ایسی بات بیان کیجیے جسکا مین مضبوطی سے پکڑے رہون آپنے جواب دیا کہ کہو میرا رب خدا ہی پھر جمے رہو اور اسکی روایت شعبہ نے یعلی بن عطا سے انھون نے
عبد اللہ بن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کی ہی اور اسکو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی۔
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے محمد بن عبد اللہ بن ماعز بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن عبد الرحمن بن ماعز بیان کیا ہی اور ہمین ابو منصور
ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن شبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب نصر بن احمد بن البطر نے اجازۃً اگرچہ انھون نے سماعۃً ہمین اخبر نے وہ کہتے تھے ہمین
ابو محمد بن یحیی بن بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے ہشام بن عروہ
سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے اسلام کی بابت
ایسی بات بتا دیجیے کہ آپکے بعد اسکے بارے مین کسی سے نہ دریافت کرون آپنے جواب دیا کہ کہو مین اللہ عز وجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہین قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے عیسی بن عبد اللہ سے انھون نے سفیان ابن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین حاضر ہوے آپنے ان لوگون کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان مین مسلمان ہوے تھے آپنے انکو بقیہ رمضان کے
روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہوگئے تھے انکی قضا کا حکم نہین دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب قبیلہ بنو نضیر سے ہین ہم انکا ذکر سعید بن وہب کے تذکرے مین کر چکے ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العوجاء انکی کنیت ابو لیلی ہی انصاری ہین طبرانی وغیرہ نے انکو اسی باب مین ذکر کیا ہی انشاء اللہ انکا ذکر کنیت کے باب مین وارد ہوگا
کیونکہ یہ اسکے ساتھ مشہور ہین انکے نام مین بہت اختلاف ہی بعض لوگون نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد
بیان کیا ہی اور کنیت وغیرہ مین انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے بیان کیا
سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہین صحابی نہین ہین انکی کنیت ابو لیلی بھی ہی لہذا ان دونون کا ابو لیلی کے نام مین سفیان کا ذکر کرنا وہم
ہے مسلم نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء نے ابو شریح سے روایت کی ہامد بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے
ابو شریح سے روایت کی اور ابو احمد نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابو شریح خویلد بن عمر خزاعی سے روایت کی اور ابو حمید
عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہین انھی کا بیان ہی دونون ایک ہین یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جنکا ذکر اوپر
گذر چکا اور شاید ابو العوجاء انکا لقب ہو واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابان ثقفی طائفی ہین یہ اور انکے بھائی وہب بن قیس صحابی ہین امیہ بنت رقیقہ نے ان دونون سے انھون نے رقیقہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے مین نے آپکو ستّو پلائے آپنے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتونکی پرستش نکرنا اور نہ انکے واسطے نماز پڑھنا مین نے کہا سوقت یہ لوگ مجھکو مار ڈالینگے آپنے فرمایا جب تمھارے پاس آوین تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہی اور نماز پڑھتے وقت اسکی طرف پیٹھ کرلیا کرو رقیقہ کہتے ہین مجھسے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹون نے بیان کیا انھون نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہوگیا ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمھاری والدہ کا کیا حال ہو ہمنے جواب دیا کہ اسی حال پر جسپر آپنے چھوڑا تھا مرگئین آپنے فرمایا تمھاری والدہ ہرتقت مسلمان مرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن قیس کندی ہین اشعث بن قیس کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپ نے انکو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون انھی سفیان کو بعض لوگون نے سیف بھی بیان کیا ہو جو اشعث کے بھائی ہین۔ اور ہم انکو سیف کے بیان مین ذکر کرچکے ہین۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن مجیب بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہین انسے جراح بن عبید خالی نے جہنم کی صفت مین روایت کی ہو کہ اسمین ستر ہزار وادیان ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی ابو عمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب کے بیان مین ذکر کیا ہو اور بخاری اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابن ماکولا نے انکی موافقت کی ہی اسکا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئیگا۔ مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو سفیان مین ذکر کیا ہی ابو احمد عسکری نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ مین ستر ہزار وادیان ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی جمیل بن معمر کے بھائی ہین انکی کنیت ابو جابر ہو یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان انکو سرزمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹون یعنی جابر اور جنادہ اور انکی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنو زریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین تھے مکہ مین آئے اور یہین اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑلیا اور انھون نے انکو اپنا متبنی کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کردی اور انھی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر ان سفیان اور انکے بیٹون کے نسب پر غالب ہوگئے اور یہ لوگ انھی کیطرف منسوب ہونے لگے انھی ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انتقال کرگئے

Marfat.com

زبیر ابن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہین انکی والدہ لونڈی تھین یہ حبشہ کے مہاجرین مین سے ہین اور انکی زوجیت مین حسنہ تھین جنکی طرف شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہین اور انھون نے انکو اپنا متبنی کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے نہ تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھین انھین زبیر نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہوگئی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نامون مین جو حبشہ کیطرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ بنو جمح مین سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلۂ بنو جشم بن حارث بن خزرج سے ہین بدر اور احد مین شریک ہوئے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہین اور اسی کے مثل ابن کلبی اور ابو موسیٰ و عبدالملک بن ہشام اور واقدی و عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے ایکے نسب کے بشر بیان کیا اسنے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے بخاری نے محمد بن اسحاق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح (اور زیادہ مشہور) ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انھی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہین ہین بلکہ وہ انصار کے حلیف ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نضر ہے۔ ہذلی ہین۔ ان سے انکے بیٹے نضر نے روایت کی انھون نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ مین شام کیطرف گئے جس وقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان مین تھے اخیر شب کو سونے کیواسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار آسمان اور زمین کے بیچ مین کہہ رہا تھا کہ اے لوگو بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہین ہے احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کیطرف واپس آئے کہ وہ مکہ مین قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ انہین عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے انکا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے انسے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن قسر حبیل بن عمرو بن یعفر بن عریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثوب کہتے ہین انکی کنیت ابو سالم ہے یہ جیشانی تھے انکا شمار مصریون مین ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس وفد مین آئے تھے انھون نے علی اور عقبہ بن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی ہے یہ علوی المذہب تھے۔ انسے حارث بن یزید اور وہب اور عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سنہ ۵ یعنے حضرت علی تک اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اسکو کہتے ہین جو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ محارب عبد القیس سے ہین یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اپنی قوم کو گھونٹ کی نبیذ سے منع کرو کہ وہ خدا اور رسول خدا کیطرف سے حرام ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور انکو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہو اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہو اور ابو عمر نے انکو قبیلۂ عبد القیس سے قرار دیا ہو اور یہی میرے نزدیک اظہر ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کو مکر زمینہ سبو سے منع کیا ہو اور عبد القیس مین محارب تھے جنکی طرف نسبت کیجاتی ہو اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہین ... کے مثل ابن محاربی کے ذکر مین بیان کر چکے ہین اور اسپر گفتگو بھی ہو چکی ہو۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خولانی انکی کنیت ابو ایمن تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین گئے تھے اور حجۃ الوداع مین حاضر ہوئے اور مصر اور افریقیہ کی فتح مین شریک ہوئے اور مغرب مین سکونت اختیار کر لی تھی ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہو عبد اللہ بن وہب نے عبد الرحمن ابن شریح سے انھون نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا کہ مین نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ مین سے) باقی نہ رہیگا اور بر لسنے فیاث ابن ابی شبیب جو بیت بہر یا الون مین سے تھے روایت کی انھون نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم قیروان مین تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے اور وہ ہمکو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جسکا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو عشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے انکو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے ہمکو انسے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے مین بہتر ہی تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے مین بہتر ہی تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہی جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ازدی قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور ان سے محمد بن سیرین نے عتیرہ کے بارے مین روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو مین کہتا ہون یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ ابن مندہ نے انکو دو تذکرہ بنا کر بیان کیا ہو حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہو اور ابو نعیم نے انکا ایک ہی تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی

سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابو عمر نے انکا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) سفینہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انھوں نے انکو آزاد کردیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں انکی کنیت ابوعبدالرحمن اور بقولے ابوالبختری تھی اور یہی زیادہ مشہور ہے انسے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے محمد بن منکدر نے انسے روایت کی انھوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اسکے ایک تختے پر سوار ہولیا اسنے مجھکو ایک کنارے پر ڈالدیا ایک شیر مجھسے ملا میں نے کہا اے ابوالحارث (ابوالحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھکو اپنے مونڈھے سے ڈھکیلنے لگا یہانتک کہ مجھکو راستے پر کھڑا کردیا جب مجھکو راستے پر کھڑا کرچکا تو ہمہمہ (گنگنانے) لگا میں نے خیال کیا کہ وہ مجھکو رخصت کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سفینہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ یہ لوگ ایک سفر میں آپکے ہمراہ تھے جب قوم میں کوئی شخص تھک جاتا تھا تو اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر لادیتا یہانتک کہ میں نے بہت کچھ اٹھالیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام انکا باقی رہا۔ یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔ یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور انکا نام سقبہ بن مارقنہ تھا جب ان سے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تمکو اپنا نام نہ بتاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اسکے سوا اور نام نہیں چاہتا۔ یہ کہتے تھے مجھکو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو مجھپر شرط کیا۔ ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسی بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سفینہ نے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اسکے بعد بادشاہت ہے راوی کہتا ہے کہ پھر مجھسے سفینہ نے کہا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کو گن پھر کہا علی کی خلافت کو لو تو تم نے ان سب کو تیس برس پایا سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت انمیں ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقا جھوٹے ہیں بلکہ وہ برے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

(سیدنا) سکبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انھوں نے کہا محجن نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہانتک کہ اہل بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ میں مذاق کی عادت تھی انھوں نے کہا

اے محجن تم کیون نہین سبکیطرح نماز پڑہتے ہو محجن نے انکو جواب دیا - اسکی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابوعوانہ سے انھون نے ابوبشر سے انھون نے زیارت کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سکران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سہیل بن عمرو کے بھائی ہین یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے ہین انھون نے (حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی انکی بیوی سودہ بنت زمعہ انکے ہمراہ تھین انھون نے وہین وفات پائی اسکو موسی بن عقبہ و ابومعشر اور زبیر نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کیطرف لوٹ آئے تھے اور وہین ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بعد انکی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سکن (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ (انکا نام) سکین بیان کرتے ہین یہ سنان بن سلامہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سکینہ (رضی اللہ عنہ)

حسن بن صبیہ سعد بن عبد الصمد زیاد جماعت زیاد بن سکینہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین نہ رہا اور میرا انتقال ہو گیا تو اسکو فارس کے لوگ تلاش کر لینگے سکینہ کہتے ہین مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہے مین کسی سے کچھ نہ مانگون - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح ابن صبیہ بن اسود بن سویہ بن زیاد بن سفینہ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) ہین ابن صبیہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا اسود سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سفینہ سے تمام حدیث کی ہے ہم سفینہ روایت کی ہے اور یہی درست ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

باب السین و اللام

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور انکے ہمراہیون کے بارے مین آیہ یاایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ نازل ہوئی تھی - انکا ذکر عبداللہ ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو صحابی ہین ابوعوانہ نے ابوبشر سے انھون نے سلام بن عمرو صحابی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کتے نجس ہین

Marfat.com

لیکن صحیح وہ ہے جسکو شعبہ نے ابوبشر سے انھون نے سلام بن عمرو سے انھون نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ (مسلمان) تمہارے بھائی ہین ان کیساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آجاوے اسپر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آجاوے تم انکی مدد کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا آپنے فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اسکو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اسمین عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اسمین نہرین جاری کین پھر ہمارا رب تبارک و تعالی اپنے عرش پر محیط ہوگیا اور جنت کیطرف دیکھکر کہا میری عزت کی قسم تجھ مین کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ ان کی کنیت ابوحدرد ہے اسلمی ہین جسکو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی ہین۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابوحدرد کا نام عبد ہے اور انکا ذکر عبد کے نام مین کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا انھون نے سنہ مین انتقال کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر حضرمی بعض لوگون نے (انکا نام) سلمہ بیان کیا ہے۔ ان کا شمار مصریون مین ہے۔ بیت المقدس کے والی تھے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی اور ابوالشعثا عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے انھون نے ابو عبد ... عقبہ سے انھون نے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکدن خدا کی رضامندی طلب کرنے کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہان تک کہ (اڑتے اڑتے) بوڑھا ہوکر مرجاوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ نہ انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ انکا ثابت ہے ... اور ابوزرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ انکی روایت ابوہریرہ سے ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

اور یہی ہلب ہین۔ ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ ہلب کے نام سے

زیادہ مشہور ہیں اور باب لہا میں ان شاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل۔ سلکان انکا لقب ہے۔ اور بعض کے نزدیک انکا نام سعد ہے اور انکی کنیت ابو نائلہ ہے اور ہم انکا ذکر سعد اور اسعد کے بیان میں کر چکے ہیں کنیتوں کے بیان میں ان شاء اللہ انکا ذکر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ واقدی نے انکو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے

(سیدنا) سلم (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر۔ بصری۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ بن شراحیل بن اصہب جعفی۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش ہوئے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ اور انکی ایک مسجد رقہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد خزاعی۔ طبرانی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سلمان بن خالد سے روایت کی طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلۂ خزاعہ سے ہیں انھوں نے (ایک دن) کہا کاش اسوقت) میرا جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھیتے اور آرام کرتے لوگوں نے انکی اس بات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز میں ہوگا) تو انھوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال نماز قایم کرو اور مجھکو آرام دو۔ اسی طرح اسکو طبرانی نے معجم میں لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اسکی روایت مسعر سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے سالم بن ابی جعد سے انھوں نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جسکا نام نہیں بیان کیا کی ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اسکو مسعر سے

انھون نے عمرو سے انھون نے ایک آدمی سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابن جبیر و ثانی نے سالم سے انھون نے
عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمی صحابی سے اسکو نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن جوزی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہین ہین یہ پہلے شخص ہین جو کوفہ مین قاضی مقرر ہوئے پھر انکے قاضی ہوئے
اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکو بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہین ہے یہ سلمان بیٹے ہین زید بن عمرو بن تمام بن نضلہ بن غنم
بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر انکی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہین ابوعمر نے بیان کیا کہ انکو عقیلی اور ابوحاتم رازی نے صحابہ مین ذکر کیا ہے ابوعمر نے کہا یہ میرے
نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ دونون نے بیان کیا ہے یہ ابوامامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام مین شریک ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی
مقرر کیا تھا ابووائل نے بیان کیا مین سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن مین نے انکے پاس کسی مستغیث کو نہین پایا اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی
طرف سے گھوڑون کے کام پر مقرر ہوئے تھے اسی وجہ سے انکو سلمان الخیل کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے ہر ایک شہر مین بہت سے گھوڑے جہاد کیواسطے تیار کیے تھے
انھی مین سے کوفہ مین چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑون پر سوار ہوکر انسے لڑنے کیواسطے کوشش کرکے پہونچ جاتے اور سلمان کوفہ مین ان
گھوڑون کے والی تھے سلمان بن ربیعہ نے آذربیجان مین جہاد کیا تھا پھر اران اور خزر کے کنارون پر بمقام بلنجر مین جہاد کیا اور وہین ۲۹ھ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی خلافت مین شہید ہوئے اور بعض لوگون نے ۲۸ھ اور بعض نے ۳۰ھ اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے انسے عدی بن عدی اور ضبی بن سعید اور ابووائل
شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء ..... مین انھون نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ انکو سلمہ بیان کرتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان مین انکا ذکر پورے طور پر آئیگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہین بصرہ مین فروکش ہوئے اور وہین انتقال کیا مسلم
ابن حجاج نے بیان کیا کہ صحابہ مین انکے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا سیرین کے دو لڑکے محمد حفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے ہمین اسمٰعیل
ابن علی بن عبیداللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومعاویہ نے
عاصم بن احول سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کرتی تھین آپ نے
فرمایا جب تم مین سے کوئی روزہ کھولے تو چاہیے کہ خرمے پر روزہ کھولے اور اگر نہ پاوے تو پانی سے روزہ کھولے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اسکو روح نے شعبہ سے انھون نے خالد حذا اور عاصم احول
سے انھون نے حفصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

فارسی انکی کنیت ابو عبد اللہ ہر اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لوگون نے انسے انکا نسب دریافت کیا انھون
جواب دیا کہ مین اسلام کا بیٹا سلمان ہون انکی اصل فارس رام ہرمز سے ہے اور بعض لوگ کہتے ہین جی سے ہین جو اصفہان کا ایک شہر ہے انکا نام اسلام سے پہلے
مابہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاداب کی اولاد سے ہین فارس مین مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور انکے مسلمان ہونے کا
سبب یہ تھا جسکی خبر ہمین ابو المکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن محمد بن صفوان معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس خطیب اللہ نے ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرح محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد
طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ذکریا یزید بن محمد بن ایاس قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف
بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحق نے بیان کیا نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمین عمران بن موسی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن عبد اللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمسے عبد اللہ بن عتام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور
ہمین میرے نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود ابن لبید سے انھون نے ابن عباس سے
روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مجھسے سلمان نے بیان کیا کہ مین اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی
روایت مین ہے اور میرا باپ زمیندار تھا اور مین انکو تمام خلق مین سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث مین ہے کہ تمام بندون سے زیادہ محبوب تھا
انھون نے مجھکو گھر مین مثل لڑکیون کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور علی بن جابر کی حدیث مین ہے کہ مین مجوسیت مین
کوشش کرتا تھا اور مین اس آگ مین تھا جو روشن کیجاتی ہے اور نہین گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداد اور مکان والے تھے جسکا انتظام کیا
کرتے تھے ابن ادریس نے اپنی حدیث مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ اپنے گھر مین (یعنی اپنے یہان مکان بنواتے تھے) انھون نے مجھسے ایکدن کہا ای
بیٹے تم دیکھتے ہو مین یہان مشغول ہون تم باہر کھیتون پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ مین جائداد کا خیال چھوڑکر تمھاری فکر مین پڑجاؤن
مین جائداد دیکھنے کیواسطے نکلا اور نصرانیون کے گرجا کے پاس ہوکر گذرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے مین انکی طرف جھکا اور مجھکو انکا یہ کام اچھا معلوم ہوا
اور مین نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہے اور مین انکے پاس کھڑا ہوا یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ مین کھیت پر گیا اور نہ مین گھر باکی طرف
لوٹکر گیا والد نے میرے لوٹنے مین دیر ہونے سے قاصدون کو میرے بلانے کو بھیجا اور مین نے نصاری سے جب مجھکو انکا فعل پسند آیا پوچھا کہ
کہ اس دین کی اصل کہان ہے ان لوگون نے جواب دیا کہ شام مین مین اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انھون نے پوچھا ای صاحبزادے مین نے تمھارے
بلانیکو قاصد روانہ کیے تھے مین نے جواب دیا مین ایسی قوم کے پاس ہوکر گذرا جو گرجا مین نماز پڑھ رہے تھے مجھکو انکا دین پسند آیا اور مین نے جان لیا کہ
انکا دین ہمارے دین سے بہتر ہے میرے والد نے کہا تمھارا اور تمھارے اجداد کا دین انکے دین سے بہتر ہے مین نے کہا بخدا ہرگز نہین انکو میرا اندیشہ ہوا اور انھون نے
بیڑیکو مقید کردیا مین نے نصاری کیطرف کہلا بھیجا اور انسے مین نے انکے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور انسے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہے

Marfat.com

مجھکو آگاہ کرو انھون نے ایساہی کیا مین نے بیڑیون کو اپنے پیر سے اُتارا اور انکے ساتھ نکلا یہانتک کہ شام مین پہونچا اور وہان انکے عالم کو دریافت کیا انھون نے
اسقف کو بتایا مین اسکے پاس آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا مین تمہاری خدمت کیا کرونگا اور تمہارے ساتھ نماز پڑہونگا اسنے کہا رہو مین اسکے ساتھ
رہا وہ اپنے دین مین بُرا تھا اور لوگون کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اسکو کچھ دیتے اسکو اپنے واسطے روک رکھتا یہانتک کہ اسنے سات مٹکے سونے اور چاندی سے
بھرکر جمع کیے اور مرگیا مینے لوگون کو اسکے حال سے آگاہ کردیا وہ لوگ مجھکو پھیر کرلے آئے مین نے انکو اسکا مال بتادیا ان لوگون نے اسکو لٹکا دیا اور دفن
نہین کیا اور اسکو سنگسار کیا اور اسکی جگہ پر ایک بڑہ دیندار زاہد آخرت مین رغبت کرنیوالا نیکمرد کو بٹھایا خدا نے اُسکی محبت میرے دلمین ڈالدی
یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اُس سے کہا مجھے وصیت کر اسنے موصل مین ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہین یہانتک کہ وہ
ہلاک ہوگیا اور مین موصل مین چلا آیا اور مین اس شخص سے جسکا ذکر اسنے کیا تھا ملا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلان شخص نے مجھکو تمہارے
پاس آنیکا حکم دیا ہے اسنے کہا ٹھہر مین نے اسکو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے اس سے کہا مجھکو وصیت کر اسنے کہا مین
کسی کو نہین جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوائے ایک شخص کے جو عموریہ مین رہتا ہے مین اسکے پاس عموریہ مین آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اسنے
مجھکو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہوگیا اور مینے کچھ بکریان اور گائین لے لین جب اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے کہا مجھکو کسکے پاس جانیکی
وصیت کرتا ہے اسنے جواب دیا مین اسوقت کسی کو نہین جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اُس نبی کا زمانہ قریب ہے جو دین حنیفیہ ابراہیم پر
مبعوث ہوگا اسکی ہجرت کی جگہ کھجورون والی زمین ہے اور اسمین کھلی ہوئی نشانیان اور علامتین ہین اسکے دونون مونڈہون کے درمیان مہر نبوت
ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہین کھاتا پس اگر تجسے ہوسکے تو اسکے پاس پہنچ جاؤ (وہ یہ کہکر) مرگیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہوکر
گذرا مین نے انسے کہا مین تمہارے ساتھ چلونگا اور تمکو اپنی یہ بکریان اور گائین دیدونگا تم مجھکو اپنے شہر کیطرف لیچلو وہ مجھکو وادی القری کیطرف
لے گئے اور مجھکو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کرڈالا مین نے کھجور کے درختون کو دیکھکر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جسکی صفت مجھسے بیان کی گئی تھی اور مین
اپنے مشتری کے پاس رہا اسکے پاس قبیلہ بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا اور اسنے مجھکو اس سے خرید کیا اور مجھکو مدینے مین لیکر آیا مینے اسکا وصاف
سے اسکو پہچان لیا اور اس شخص کے پاس اسکی کھجورون مین کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کردیا لیکن مین اس سے غافل رہا یہانتک کہ آپ
مدینہ مین تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف مین اُترے۔ مین کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اسنے کہا اے فلان خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے
میرا بھی انکے پاس ہوکر گذر ہوا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے مجتمع ہین بخدا مین اسکو سنکر خوش ہوگیا اور مارے خوشی کے درخت کانپنے لگا
یہانتک کہ مین گرنے کے قریب ہوگیا اور جلدی سے اُتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے مجھکو ایک گھونسا مارا اور کہا تمکو اسنے کیا مطلب تم اپنا کام
کرو مین اپنا کام کرنے لگا یہانتک کہ شام ہوگئی مین نے کچھ کھجورین جمع کین اور انکو لیکر آپکے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا مین تھے مینے کہا میرے پاس
کچھ جمع ہوگیا مین چاہتا ہون کہ اسکو صدقہ کردون اور مجھکو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہین اور آپ کے ساتھ آپکے اصحاب محتاج ہین مین آپ لوگون کو
اسکا زیادہ مستحق جانتا ہون اور اسکو آپکے سامنے رکھدیا آپنے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے مینے (اپنے دلمین) کہا

Marfat.com

کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور آپ بھی قبا سے مدینہ چلے آئے میں نے کچھ اور جمع کیا اور اسکو آپکے پاس لیکر آیا اور کہا میں نے آپکی بزرگی کا دوست رکھا اور آپکے واسطے ہدیہ لایا ہوں اور یہ صدقہ نہیں ہے آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپنے اور آپکے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں اور واپس آیا پھر میں آپکے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد میں تشریف لیے جاتے تھے آپکے گردبیش آپکے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کر آپکی پشت پر مہر نبوت دیکھنے لگا آپنے میرا ارادہ معلوم کرکے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور اسکو بوسہ دیکر رونے لگا آپنے مجھکو اپنے سامنے بٹھایا میں نے آپ سے اپنا کل حال بیان کیا جسطرح اے ابن عباس تیرے سے بیان کرتا ہوں آپنے اسکو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنائیں اور بدر اور احد میں آپکے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کی وجہ سے مجبور ہو گیا آپنے مجھسے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ میں ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس حبہ سونے پر کتابت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے مدد کرو ان لوگوں نے پانچ (پانچ) دس (دس) سے مدد کی یہانتک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے آپ نے مجھسے فرمایا انکے واسطے تھالے کھودو اور انکو بٹھاؤ نہیں یہانتک کہ میں اپنے ہاتھ سے انکو بٹھاؤں میں نے تھالے کھودے اور صحابہ نے میری اعانت کی یہانتک کہ میں فارغ ہو گیا اور آپکے پاس آیا میں آپکو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اسکو بٹھاتے تھے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے۔ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختوں میں سے ایک بھی نہیں ضائع ہوا اور سونا باقی رہگیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپکے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو اسکو کسی کان میں ملا تھا آپنے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اسکو ادا کردے میں نے کہا یا رسول اللہ جو کچھ مجھپر ادا کرنا ہے اسکو یہ کہاں پورا کرسکتا ہے۔ اور ابو الطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اسکو پہاڑ احد سے وزن کرتا تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے بعض حواریین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے لیکن یہ کچھ نہیں ہے اور سب سے پہلے یہ آپکے ہمراہ خندق میں شریک ہوئے اور خندق کے بعد کسی مشہد میں پیچھے نہ رہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو الدرداء کے درمیان میں بھائی چارا کیا تھا ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابو ذئب نے سعید بن ابی سعید سے انھوں نے عبداللہ ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہانتک ہوسکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالی ہو اور جب امام نکلے خاموش رہے خدا اسکے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے اور اسکو آدم بن ابی ایاس نے ابن ابی ذئب سے انھوں نے سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے ابو ذر سے اسکی روایت کی ہے۔

اور ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبداللہ اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ
سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے حسن بن صالح سے انھون
نے ابوربیعہ ایادی سے انھون نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین شخصون (یعنی علی اور عمار اور سلمان) کی مشتاق ہے سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا مین سے
تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہین کہ سلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہانتک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین سبقت
لے جائین حضرت علیؓ سے سلمان کے بارے مین دریافت کیا گیا آپنے جواب دیا کہ انکو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسے
دریا ہین جو خشک نہین ہوتا وہ ہم مین سے (یعنی اہل بیت) ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدردا مین
بھائی چارہ کیا تھا ابوالدردا شام مین ٹھہرے اور سلمان عراق مین۔ ابوالدردا نے سلمان کو خط لکھا کہ تمپر سلام ہو اما بعد
خدا نے مجھکو تمھارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور مین پاک زمین پر فروکش ہوا سلمان نے انکو جواب لکھا تمپر سلام
ہو۔ اما بعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تمکو مال و فرزند عنایت کیے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہین ہے خیر یہ
ہے کہ تمھارا حلم زیادہ ہو اور تمھارا علم تمکو نفع دے۔ اور تمنے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ مین وارد ہوے ہو حالانکہ
زمین کسی کے واسطے عمل نہین کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپکو مُردون سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے
کہا ہم تمھارا گھر نہ بنوا دین سلمان نے پوچھا کیون (کیا اسواسطے کہ) مجھکو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر بنا دو جیسا کہ تمھارا گھر
مدائن مین ہے انھون نے جواب دیا نہین بلکہ پھونس سے اور اسکی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمھارے سر پر گرنے
کے اور جب لیٹو تو تمھاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دلمین تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی
کو تم نے بیان کیا) انکا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اسکو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیان بناتے تھے
انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احزاب مین خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار مین سلمان کے بارے مین گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم مین سے
ہین اور انصار کہتے تھے سلمان ہم مین سے ہین آپنے فرمایا سلمان ہم مین سے ہین یعنی اہل بیت مین سے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور
ابوسعید اور کعب بن عجرہ اور ابوعثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابومنصور بن شحی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر
دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے

ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے قرشع ضبی سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہی مینے کہا خدا و رسول زیادہ جاننے والے ہین آپنے فرمایا یہ وہی دن ہی جسمین خدای عزوجل نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن اچھی طرح صاف ہو پھر جمعہ مین آئے اور امام کے نماز سے فارغ ہونی تک بات نہ کرے خدا اسکو اسکے اگلے گناہون کا کفارہ کردے گا انکی وفات حضرت عثمان کی آخری خلافت ۳۵ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۳۶ھ کے اوائل مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حضرت عمر کی خلافت مین وفات ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہی۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہین کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو مین کسی کو شک نہین ہی۔ ابو نعیم نے لکھا ہی کہ سلمان بڑے عمر والون مین سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عیسی بن مریم کو پایا تھا اور دونون کتابین پڑھی تھین اور انکی تین لڑکیان تھین ایک لڑکی اصبہان مین اور ایک جماعت کا خیال ہی کہ اہل اصبہان انھین کی اولاد سے ہین اور دو لڑکیان مصر مین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ادرع۔ یہ وہی ہین جنکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابن ادرع کے ساتھ ہون (جب کہ آپنے اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ مین ابن ادرع کے ساتھ ہون۔ انکے والد کا نام ذکوان تھا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن سعد نے زید بن سلم سے انھون نے ابن ادرع سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھکو دیکھکر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گذر ایک آدمی پر ہوا جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہین مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ نماز پڑھتے ہین اور قرآن باواز بلند پڑھتے ہین آپنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اسکو مغالبہ سے نہین پا سکتے سلمہ کہتی ہین پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کیواسطے نکلے مین پہرا دے رہا تھا آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گذرے جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا مین نے کہا شاید یہ ریاکار ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہین یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین سلمہ کہتے ہین مین نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذو البجادین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہین انکی کنیت ابو سعد ہی بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور معرکۂ جسر ابی عبید ۱۴ھ مین ۳۸ سال کے ہو کر شہید ہوے

اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت انکی عمر ۶۳ برس کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں ہی نے سائب بن عبید و نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔ یہ سب ابو حاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے انکی روایت مشہور نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحق سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو سلمہ سے اور قبیلہ اوس سے بدر میں شریک ہوئے سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کو بیان کیا ہے انکو تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے اسکی پسندیدگی اپنے قول سے کر دی کہ انکے حلیف تھے لیکن ابن مندہ نے انکے حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اوپر دال ہے کیونکہ انکے نسب میں عبد الاشہل نہیں ہیں بلکہ وہ حارثہ بن حارث بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبد الاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبد الاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے واسطے علم اور ابن اسحاق نے انکو عبد الاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن عبد اللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے ان لوگوں نے کہا کہ وہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہے اسی وجہ سے انکا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ انکی مسجد کوفہ میں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں حاضر تھے اور مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

اصید کے والد ہیں۔ انکا ذکر انکے بیٹے اصید کے ذکر میں ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن عمرو بن اکوع۔ اکوع کا نام سنان بن عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے بیٹے اسلمی تھے انکی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو ایاس اور بعض ابو عامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ ابو ایاس انکے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے دو مرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے یہ شجاع تیر انداز احسان کرنے والے بزرگ تھے انسے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں آپ نے اسکو غزوہ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انھوں نے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چھڑایا تھا انسے مروی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ تم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن یہ دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یا یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اسکی شجاعت کے بیعت لی ہو۔ ابن اسحاق

بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بجیر بیہ نے گفتگو کی وہ ہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ ٹھیک نہیں ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوون میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور انکی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آگئے انسے انکے بیٹے ایاس اور انکے غلام یزید بن ابی عبید وغیرہما نے روایت کی ہے ہمین خطیب ابوالفضل عبداللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سیناک قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوحفص بن عمر زیاتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جسکو مین نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لے سلمہ سنہ ۷۴ھ ہجری مدینہ مین بعمر اسی سال وفات کر گئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں سنہ ۶۴ھ مین انتقال کیا یہ اپنی ڈاڑھی اور سر مین زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

سلمہ (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی یعلی بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انھون نے مع اپنے بھائی کے ہجرت کی انکا شمار مکیون مین ہو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھون نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انھون نے عطاء بن ابی رباح سے انھون نے صفوان بن یعلی سے انھون نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے انسے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور انکی بانہہ مین کاٹا انھون نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا انکے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اسکو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپ نے اسکو معاف کر دیا۔ انکی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے خواہ ... سے انھون نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

سلمہ (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبدالحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ انکی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین مین اختیار دیے جانے کی بابت جب والدین مین جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہی بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہی کہ یہ عبدالحمید کے والد ہین نہ دادا لیکن یہ غلط ہی اور صحیح وہی ہی جسکو ہمنے اوپر بیان کیا انکی روایت کردہ حدیث کو عثمان بن عبید نے عبدالحمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہدیا بن وقیا بن زاہمی۔ ابن ابی حاتم انکے صحابی ہونے کے قائل ہین مگر مین نے انکی روایت انکے باپ ہی سے پائی ہے انکے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں کنیت ان کی ابوسلامہ (ابو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہین) انکے چچا کے لڑکے ہین بدر مین شریک ہوئے اور احد مین شہید ہوئے یہ بھی اور انکے بھائی عمرو بن ثابت بھی انکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونون کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے سلمہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو ابوسفیان نے شہید کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بعض لوگون نے سہل بیان کیا ہے۔ داوردی نے محمد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے انھون نے سلمہ بن حارثہ سے روایت کی انھون نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم اس گھر مین رہتے ہین اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے آپنے فرمایا تم اسکو کیون نہین چھوڑ دیتے حالانکہ وہ برا ہے اور اسکی روایت بسند سعد بن سہل بن حارثہ سے کی ہے اسکا ذکر سہل کے بیان مین انشاء اللہ آئیگا بعض لوگ کہتے ہین کہ سہل تابعی ہین انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسماء بن سماعہ کے بھائی تھے ہم انکا مع انکے بھائیون کے ذکر کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہین بدر اور احد مین شریک ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے ہم انکا ذکر حضرمی مین کر چکے ہین۔ ابن شاہین نے اپنی سند سے روایت کی انھون نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازور کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھے[۱] الا ربما تحزن اذ تشتاف منا الهوی اذ بلانا منزل السبعینا حبست لارجها نفسی نقلت لها انک ان تبلغنی تنعشنی (ربی) تذکرت ایامنا بها فیهم الی اناال بقی یبتغی الدین

انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ مین اور میری گردی زینی انکو والی وطنی مختلف خواہش ہوئے ہین جبکہ ہم منبیر کی جگہ (شام) این پہونچ جا ہیں وہ مشتاق ہو کر میں اسکو تیرے واپس کردون ۲ [illegible]

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

خزاعی ہین انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا حال کچھ نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خصل کنانی۔ خاندان بنو عریج بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہین حجاز مین رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق مین خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوے اور انسے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انھون نے کہا تم کو اس سے کیا گویا مین تمھارا خراب گھر مقام جعفر مین دیکھ رہا ہون اسکے ایک خیمہ مین مینڈھے ہین اور ایک خیمہ مین گلہ ہے اسکے صحن مین تھوڑی سی بکریان ہین سلمہ نے جواب دیا کہ تنے اسوقت مین دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اسکے اندر خوبی ہے بغیر کلافت کے تو کیا تمنے دیکھا کہ مین نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا جلا وطن کیا ہو معاویہ نے کہا تم کہان ہو تاکہ مین تمکو دیکھون اور کون مسلمان ہے جسپر تم قابو پاؤ تاکہ اسکو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جسپر تمکو قدرت ہو تاکہ تم اسکو حاصل کرو۔ بیٹھو۔ اتمکو بیٹھنے کی توفیق نہو سلمہ نے کہا نہین خدا کی قسم لیکن مین اس جگہ چلا جاونگا جہان سے تمھاری آواز نہ سن سکون اور چلے گئے معاویہ نے کہا انکو واپس لاؤ لوگ انکو واپس لے آئے معاویہ نے کہا مین خدا سے تمھارے بارے مین بخشش چاہتا ہون مین نے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انھون نے تمکو جواب سلام دیا اور تمنے آنحضرت کو ہدیہ دیا انھون نے تمھارا ہدیہ قبول کرلیا اور تم مسلمان ہوے اور تم اپنی قوم مین نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم مین شریف ہو اور قدرت والے ہو اور تم اپنے والدین کے طرف البلقاء کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا تم بیٹھو یہانتک کہ مین فارغ ہو جاؤن جب وہ فارغ ہوے انکو بیٹھا لیا اور انکے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ انکا تذکرہ حافظ ابو القاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عنزی ہین ان کا ذکر ابن شاہین نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ عمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ دیت کیواسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہون نے انکو قتل کر ڈالا ام البنین بنت شرحبیل عبدی نے عائذ بن سعد جسری سے روایت کی انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے عمیر بن زہیر نے کہا یارسول اللہ میرے بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کیواسطے نکلا تھا اسکو مدینہ حرہ مین قتل کر ڈالا آپنے پچاس اونٹ انکو دیت مین دیے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا بھائی ہونا بیان کیا ہے اور انکا ذکر سوید مین نہین کیا بلکہ عمیر مین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ انھون نے وہم کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن نضلہ بن کمس بن سلمہ بن سحیم جدی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ بن سحیم سے روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار ہوا تھا جو تندرست نہ تھی اسپر سے گر کر مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اسپر نماز پڑھو مگر آپ نے نہ پڑھی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن حریم غنوی بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور انکے گھر والوں کی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں کلبی نے ابوصالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے کہا آیت یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید و ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے و سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسیطرح یعنی سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جاتے اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں انکی والدہ سلمی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں انکی کنیت ابوعوف تھی عقبۂ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک تھے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو اور انکے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا انسے محمود بن لبید اور جابر نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انھوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کرکے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انھوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ (سلمہ کہتے ہیں میں اسوقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خوابگاہ تھا) ابن اسحاق

Marfat.com

بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اسنے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو شرک اور بت پرست تھے انھون نے کہا تیرا برا ہو اے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہو یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کیطرف اٹھائے جائینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے جسمین اپنے اعمال کا بدلہ پائینگے۔ اسنے جواب دیا ہان قسم ہے خدا کی انھون نے کہا اسکی کیا نشانی ہے اسنے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہرونکی طرف سے مبعوث ہونگے اور انھون نے مکہ کیطرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیر سے انھون نے محمود بن جبیرہ سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونون ولیمہ مین داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انھون نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا تمکو وضو نہ تھا انھون نے جواب دیا ہان لیکن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولیمہ میں گئے اور آپ باوضو تھے ہم نے کھایا اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا آپکو وضو نہ تھا آپ نے فرمایا ہان لیکن امور پیدا ہوا کرتے ہین اور یہ محدثات مین سے ہے اور لیث نے بن محمود جبیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور انکی وفات سنہ ۴۵ھ مین بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ انکا انتقال سنہ ۳۴ھ مین ہوا واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے انکی والدہ ام سلمہ تھین انکو لیکر ان کے والد ابو سلمہ اور انکی والدہ ام سلمہ نے مدینہ مین ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انھی سے ام سے دونون کی کنیتین ہین اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ مین نے انکی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمرو بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکی روایت معلوم نہین ہوتی اور نہ انکے اولاد ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہین اور سلمہ بن نفیع کے ذکر مین اس سے زیادہ انکا حال بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ کے بیان مین لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ ہمدانی۔ اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جسکی ابتدا الفاظ ابعد تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سنان ہے انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اسکو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں انکی روایت ابو قلابہ نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبد الصمد بن حبیب سے انھوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ انکا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسمٰعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ سلمہ بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہانتک کہ رمضان گذر جائے اور جب نصف رمضان گذر گیا ایک رات انسے ہم بستر ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسکو بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو انھوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا پے درپے دو مہینے روزے رکھو انھوں نے جواب دیا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انھوں نے جواب دیا میرے پاس نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن عمرو سے فرمایا انکو ایک عرق دیدو (عرق ایک پیمانہ ہے جسمیں ۱۵ صاع بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن حتبہ بن صخر بن خضیر بن حارث بن عبد العزی بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل ہذلی ہیں یہ سلمان بن محبق ہیں محبق ہی کا نام صخر ہے

اسیطرح انکا نسب ابن کلبی اور امیر ابونصر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بیان کیا ہے بعض لوگون نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق
بیان کیا ہے انکی کنیت ابو سنان انکے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے اور سعد بن ابی وقاص کے
ساتھ مدائن کی فتح مین شریک تھے۔ انکا شمار بصریان مین ہے انسے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے
روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مشک والے کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگون نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپنے فرمایا اسکی طہارت اسکی دباغت ہو جاتی ہے اسکی روایت
سلیمان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسیطرح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے
سلمہ سے روایت کی ہے اور جون بن قتادہ کو ذکر نہین کیا۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہین
اپنی سند سے ابو داود سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو قتیبہ نے بیان کیا نیز ابو داود
نے بیان کیا کہ ہمسے حامد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن حبیب بن عبد اللہ
ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن عبد اللہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا
وہ اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ
آسودگی سے کھانا کھاتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جسجگہ کہ اسکو پاوے ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ اصحاب حدیث محبق بالفتح با
پڑھتے ہین مین نے اسکو ابو بکر جوہری کے سامنے پڑھا انھون نے اسکا انکار کیا اور کہا محبق بکسر با ہے مین نے کہا اصحاب حدیث تو محبق
پڑھتے ہین انھون نے کہا محبق معنی ہین مضرط (یعنی اوزکردہ شدہ) کے ہیں کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے اور محبق بکسر
کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے اور ابن کلبی نے اسکو محبق بالفتح نقل کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرادہ جہنی۔ ان لوگون مین سے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو ضبہ کیطرف سے رہن تھے دار قطنی نے بنو ضبہ کے اخبار مین
بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب نتیق جسنے قبیلہ بنو ضبہ اور انکے شاعرون کے حالات مین کتاب لکھی ہے بیان کیا کہ انھی مین سے سلمہ بن عرادہ بن
مالک ہین انھون نے کہا کہ ہمسے حوذی جہنی ابو صفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے وضو کے پانی پر جھگڑا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کرنے دو وہ لڑکا ہے ... اور جھگڑا
مت کرو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن الاکوع اسلمی انکا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان مین گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان سے ہین کوفہ کے رہنے والے ہین ان سے ہلال بن یساف اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سلمہ بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو طاق لیا کرو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر ابوموسی نے بیان کیا کہ ابو زکریا ابن مندہ نے ابو یعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ انکے دادا وغیرہ نے انکا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونون (یعنی سلامہ اور سلمہ) کہتے تھے ہمین ابوالفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کرکے بیان کیا کہ سعید بن عقبہ نے انسے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلمہ بن قیصر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن خدا کی رضا جوئی کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے دور کردیتا ہے مثل اس کوّے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک سلمی انکا ذکر عبدالعزیز بن عمران کی حدیث میں ہے عمار نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سلمی کو جاگیر دی اور انکو ایک تحریر لکھدی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما قطع محمد رسول اللہ سلمۃ بن مالک السلمی قطعۃ من الحباظی الی ذات الاساود فمن حاقہ فہو مبطل و حقہ حق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن محبر انکی مسجد کوفہ میں ہے انکو محبر اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکے نیزہ لگا تھا اور ان ہی میں ٹوٹ کر گیا (اور جبائر ٹوٹی ہوئی کے جوڑنے کو کہتے ہین) انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن سنان انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہین یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ملیا جہنی۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انکا حال کچھ نہیں بیان کیا انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے ہین لئے انکو تصحیح نہ تو...

Marfat.com

نقل کیا ہی جنکی سماعت ہو چکی ہی اور میرا گمان ہی کہ ابو موسی نے جس کتاب سے نقل کیا ہی وہ غلط ہوگی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ مسیلا بتقدیم الیا، یہ فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن میلا جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے راہ مین چوک گئے اور شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن مسعود اشجعی انکا نسب انکے والد کے بیان مین وارد ہوگا کوفہ مین فروکش ہوے انسے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سلمہ بن نعیم سے روایت کرکے خبر دی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے) انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال مین ملیگا کہ اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت مین داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اور اسکی روایت منصور نے سالم سے انھون نے سلمہ بن قیس سے کی ہی اور یہ وہم ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیع جرمی صحابی ہین انسے جابر جرمی نے روایت کی ہی اسکو ابو عمر نے اسیطرح مختصر بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہین اور یحیی بن نفیع جرمی ہین ان دونون نے مسعر بن حبیب سے روایت کی انھون نے کہا مین نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور انکی قوم کے چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور تعلیم قرآنی حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہمکو نماز پڑھائے آپنے فرمایا تم لوگون کو وہ شخص نماز پڑھائے جسنے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو اور جب یہ لوگ مکان پر آئے تو کسیکو مجھسے زیادہ قرآن کا حاصل کرنیوالا ایا جمع کرنیوالا نہین پایا اور مین ان لوگون کو نماز پڑھاتا تھا اور مین جرم کے کسی مجمع مین نہین حاضر ہوا مگر مین انکا امام رہا ہون اسوقت تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہی جسطرح کہ ہمنے اسکو بیان کیا ہی اور وہ حدیث جسکی روایت ان دونون نے کی ہی وہ دلالت کرتی ہی کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہی کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہی اور جنھون نے انکو سلمہ بفتح اللام کے درمیان مین ذکر کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے سوا غیر کا ذکر نہین کیا ہی لیکن ابو عمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہین طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انکا حال کچھ نہین بیان کیا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل سکونی۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ تراغمی اہل حمص سے ہین صحابی تھے انسے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحیی بن جابر نے روایت کی ہے ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبشر نے ارطاہ بن منذر حمصی سے انھون نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سنا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ کے پاس آسمان سے کھانا آتا ہے آپ نے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اُس نے پوچھا کیا اس مین سے کچھ بچ رہتا تھا آپ نے جواب دیا ہان اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپ نے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا اور وہ وحی ہے جو میری طرف آتی ہے دیکھو مین تم مین تھوڑے دنون ٹھہرنیوالا نہین ہون اور تم میرے بعد نہین رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم لوگ اُٹھ جاؤ گے اور تم ان سے ایک دوسرے کو موت کی خبر دیگا پیشتر سخت زمین ہونگی پھر زلزلون کے سال ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ان لوگون کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والون کو کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کیطرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلہ کندہ سے ہین اور ابن ابی عاصم نے انکو حضرمی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی قدیم الاسلام ہین۔ انکی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر قشیریہ ہین یہ ابو جہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین بہترین اور بزرگ صحابہ مین سے ہین انھون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہین کرنے پائے اور خدا عزوجل کی راہ مین یہ بہت ستائے گئے اور رسول خدا صلعم قنوت نماز مین انکے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانون کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر مین نہ شریک ہوسکے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز مین قنوت پڑھتے تھے دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو جو مکہ مین ہین انکو نجات دے یہ تینون بنی مخزوم سے ہین ولید بن ولید خالد کے بھائی ہین اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہین سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہین کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو انکی والدہ نے کہا اللّٰھم رب الکعبۃ المحرمہ ٭ اظھر علی کل عدو سلمہ[1] لہ یدان فی الامور المبھمہ ٭ کف بہا یعطی وکف منعمہ ٭ سلمہ موتہ مین شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے نماز مین نہین شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ انکو اور ان لوگون کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے تم خدا کی راہ مین بھاگے ہو کہکر) پکارتے تھے

---

[1] ترجمہ اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر اسکے دو ہاتھ ہین ہر مشکل امر مین ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے ۱۲

Marfat.com

یزید ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی تب یہ شام کیطرف جہاد کیواسطے نکلے جب حضرت ابوبکر صدیق نے لشکرون کو شام کیطرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر سنہ ۱۴ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت مین شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین بلکہ اجنادین کے واقعہ مین ماہ جمادی الاولی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۲۴ راتین قبل شہید ہوئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے انسے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے داود بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے علقمہ سے انھون نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اور میرے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے اور ہمنے پوچھا یا رسول اللہ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانون کو کھانا کھلاتی تھی اور دنیا کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت مین مر گئی تو کیا اسکو یہ نفع دیگا آپنے جواب دیا نہین ہم کہتے ہین ہمنے پوچھا اسنے ہماری بہن کو جاہلیت مین زندہ درگور کر دیا تھا آپنے جواب دیا زندہ درگور کرنیوالی اور جسکو زندہ درگور کیا ہو دونون دوزخ مین ہین مگر یہ کہ زندہ درگور کرنیوالی اسلام کو پائے اور خدا اس سے درگذر کرے - اسکی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے ہمین خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے جابر سے انھون نے یزید بن مرہ سے انھون نے سلمہ بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اللہ تعالی کے قول (انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا عربا اترابا) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیب و غیر ثیب ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردون مین انکے نام مین اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا کہ وہ سلمہ بن یزید ہین اور بعض کہتے تھے وہ یزید بن سلمہ ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - انکی کنیت ابو یزید ہے انکا شمار اہل بصرہ مین ہے بعض لوگ کہتے ہین وہ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین وہ ضمری قبیلۂ بنو کنانہ سے ہین - عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ انکے دادا مسلمان ہوئے اور انکی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونون کے درمیان مین ایک چھوٹا لڑکا تھا دونون اسکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونون کے درمیان مین اختیار دیدو جسکو چاہے پسند کرے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے خدا تو اسکو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کیطرف لوٹ آیا - عثمان بتی کہتے ہین کہ انھون نے عبدالحمید بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور انکی بیوی مسلمان نہو مین

[illegible]

اختلاف ہے حنفیہ کا مسئلہ اس بارے مین مسئلہ تاہے ۱۲

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا ہے شاید انھون نے دونون کو ایک شخص خیال کرلیا ہو۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کے مسلمان ہونیکی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے یہ وہی ہین جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور انکے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے انکی شرمگاہ ظاہر ہوجاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو ہم سے چھپالو۔ اسکو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی بنو سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ سے ہین۔ ہوذہ بن علی سحیمی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہین دونون تمیم مین ملجاتے ہین انکی کنیت ابو سالم ہے عبد اللہ بن جابر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور انھون نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابو سالم سلمی بن حنظلہ تمیمی سے روایت کرتے ہین انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکت ہو بنو امیہ کو فلان شخص سے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکی روایت سے ایک حدیث ہے اور اسکے سوا کوئی نہین ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے بالون کو چار لٹین کرکے گوندھتی تھین اور جب نہاتی تھین انکو سر پر باندھ لیتی تھین اور اسپر سے پانی ڈالتی تھین اور انکو کھولتی نہ تھین اور جعفر سے دوسری روایت مین سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی ابن قین صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی صحابی ہین مہاجر ہین عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ مین تھے۔ انھون نے انکو ایک لشکر مین اہواز کیطرف روانہ کیا انھون نے فارسیون کے مقابلہ مین خوب نیکنامی حاصل کی۔ ہم انکا حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ مین ذکر کرچکے ہین۔

Marfat.com

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

تیمی صحابی۔ انکا شمار بصریون مین ہے انسے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ابن سیرین کی روایت سے ہے کہ انھون نے کہا کہ یوم الدار مین (یعنی جس روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کو باغیون نے گھیر لیا تھا حضرت عثمان نے ہم لوگون کو باغیون کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دیدیتے تو ہم انکو مار کر مدینہ سے نکالدیتے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش۔ انصاری ہین۔ انکا نسب انکے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوئے انکو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہین۔ انکی روایت کردہ حدیث ابو الملیح ہذلی کے پاس ہے۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہے کہ ابو الملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے جب رکھدیا گیا لوگونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اپنی صفون کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابو الملیح نے کہا مجھسے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر آدمیونکی ایک امت نماز پڑھتی ہے انکی شفاعت مقبول ہو جاتی ہے امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہوتا ہے اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہے اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہے اور دوسرون نے اسکی روایت یون کی ہے کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (آمین سلیط اور آنحضرت کے درمیان مین ایک واسطہ اور بڑہ گیا جو پہلی سند مین نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہین۔ یہ ان تینون شخصون مین سے ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکون کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیط بن عمرو۔ عامری ہین۔ ہمین ابو جعفر نے ہمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جنھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی روایت کی ہے انھون نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے انکے ساتھ انکی بیوی بھی ہجرت کر گئی تھین انسے وہان سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا

Marfat.com

کہ یہ وہین شہید ہوئے اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ وہان شہید نہین ہوئے اور یہی صحیح ہی کیونکہ زبیر نے انکی خبر مین بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلّے پہنائے ایک حلہ انکے پاس بچ رہا انھون نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اوسکے والد دونون نے ہجرت کی ہو لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو بیان کیا انھون نے کہا نہین بلکہ سلیط ابن سلیط ہین اور انکو وہ حلہ پہنا دیا۔ انکا ذکر اس حدیث مین جسکی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہی آتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون یہ سلیط وہی ابن سلیط ہین جنکا ذکر آگے آتا ہی اور انکے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہین اور انکے والد یمامہ مین شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحٰق کو شبہ ہو گیا کہ انھون نے دیکھا کہ سلیط یمامہ مین شہید ہوئے انھون نے انکو خیال کر لیا حالانکہ وہ انکے والد ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان ہی انصاری بدری ہین محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیواسطے نکلے آپکے ساتھ ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابو بکر صدیق کے غلام اور ابن اریقط تھے جو انکو راستہ بتاتے تھے آپکا گذر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپکو پہچانتی نہ تھین) آپنے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہی انھون نے جواب نہین دیا خدا کی قسم بکری دبلی تھی خشک ہو گئی اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اسکو آخر تک بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابو موسی نے بیان کیا کہ ابو نعیم نے انکے اور سلیط بن قیس کے درمیان مین فرق کیا ہی اور یحیی نے انکی پیروی کی ہی اور طبرانی نے دونون کو جمع کیا ہی اور دونون کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور دونون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے بیان مین جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہی کہ بنو عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور انکے ساتھ انکی بیوی تھین اور انسے وہان سلیط بن سلیط پیدا ہوئے۔ ابو عمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہین اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی جسطرح کہ ہمنے اول مین بیان کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہین جنھون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسی بن عقبہ نے شرکاء بدر مین انکا ذکر کیا ہی مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے ذکر مین انکا نام نہین بیان کیا انھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سردارون کی طرف بھیجا تھا اور یہ بعثت سنہ ۶ یا سنہ ۷ ہجری مین ہوئی تھی اور سنہ ۱۴ھ مین شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ مین سنہ ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوئے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن عمرو بن مالک بن حسل۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کیطرف بھیجا تھا اسکو ابن اسحاق نے جعفی سے انھون نے عروہ سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیط ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کیطرف روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونون نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو جسطرح شروع تذکرہ مین اسکو ہمنے بیان کیا مین کہتا ہون یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہوچکا ہو مین نہین جانتا کہ کیون ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون مین تفرقہ کردیا اور انکو شبہ اسوجہ سے ہوا کہ ان دونون دلعنی ابن مندہ او ابو نعیم) نے پہلے شخص کے نسب مین عمرو بن عبد شمس اور دوسرے مین عمرو بن مالک لکھا اور اسی وجہ سے انھون نے پہلے تذکرہ مین ہوذہ کیطرف بھیجے جانیکو نہین ذکر کیا اور دوسرے مین ذکر کیا ہو اور نیز انھون نے پہلے تذکرہ مین پورا نسب لکھا جس سے کوئی نام حذف نہین ہوا اور دوسرے مین عمرو کو مالک ابن حسل کیطرف منسوب دیکھکر اسکو بھی نام خیال کرلیا اسلیے انکو دو شخص قرار دیدیے حالانکہ یقینا دوسرے نسب مین عمرو اور مالک کے درمیانی نام محذوف ہوگئے ہین اور ابو عمر نے اسکو خوب بیان کیا ہو کیونکہ انھون نے انکا نسب اور انکا ہجرت کرنا اور انکا ہوذہ کیطرف بھیجا جانا ذکر کیا ہو ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ سہیل بیٹے ہین عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انھون نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہین اور ان دونون کے بھائی سلیط بن عمرو ہین۔ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہون کی طرف بھیجا بیان کیا ہو کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپنے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہوگیا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین مینے بیان کیا ہو کہ ابن مندہ سے اس مین غلطی ہوئی اور ابو نعیم نے انکی اتباع کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ یہ بدر اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور جسر ابی عبید کے معرکہ مین (مقام) عراق شہید ہوے ابو نعیم نے بیان کیا کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی اور ابو عمر نے بیان کیا کہ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو نسائی نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلیط بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ایک انصاری کا ایک حائط تھا جسمین ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اسمین صبح و شام آتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ انکے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوے ہین اسکے خرت انکو دیا کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی پھر وہی انکے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ انکی نسل منقطع ہوگئی اور ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اولاد چھوڑی ہی نہین۔

(سیدنا) **سلیط** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان مین بیان کیا ہے اور انھین نے اسماعیل بن مسلم سے انھون نے حسن سے انھون نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا آپ اپنے ساتھیون مین بیٹھے ہوئے تھے اگویا کہ مین آپکی نبوت کی نسبت اتنی تاریکی مین دیکھ رہا ہون الا مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرتا ہے اور نہ اسکو مدد کے وقت چھوڑتا ہے پرہیزگاری یہان ہے اور اپنے دست مبارک سے سینہ کیطرف اشارہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیک** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگ انکو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہین ہمین ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور عبد اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسیٰ بن یونس سے انھون نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتین پڑھو پھر آپ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے مین آوے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے اور دونون مین جلدی کرے اسکو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو سعید اور ابو سفیان سے انھون نے جابر سے نقل کیا ہے اور حفص بن غیاث نے کہا ہے کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے اور انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور اسکی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہے انھی مین سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابو الزبیر اور حسن اور ابو سفیان وغیرہم ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیک** (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے ہین۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلیٰ سے انھون نے سلیک سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور انکے گوشت (کھانے کے) بعد وضو کرنیکا حکم دیا ہے۔ اسیطرح اس سند سے مروی ہے اور ابن ابی لیلیٰ نے براء سے بھی روایت کی ہے اور اختلاف ذی الغرہ مین گذر چکا ہے کیونکہ ان لوگون نے انھی مین اختلاف کیا ہے اور بعض نے انھین سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے اور بعض اسکو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سلیل** (رضی اللہ عنہ)

اشجعی۔ انھون نے بیان کیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن نہ پایا اور ہمنے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھکو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت مین داخل ہونے کے درمیان مین اختیار دیا مین نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اسمین خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسکو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے

ابوالملیح سے انھوں نے اشجعی یعنے عوف بن مالک سے نقل کیا ہی اور قتادہ نے ابوالملیح سے انھوں نے عوف بن مالک سے انکی روایت کی ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر کردیا ہی انھوں نے بیان کیا ہی کہ سلیل اشجعی ہین۔ انسے ابوالملیح نے روایت کی ہی صحابی ہین۔ اور انھوں نے وہم کو نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ اور بعض لوگ انکو احمر بن سلیم بتاتے ہین انکا ذکر باب الہمزہ مین ہوچکا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسے نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ لیثی مجہول شخص ہین محمد بن اسحاق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اسکو اسطرح نہین ادا کرسکتا جسطرح آپ سے سنتا ہون کوئی حرف زیادہ کردیتا ہون اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہین۔ انکی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی ہین۔ قبیلۂ بنی سلمہ سے۔ بدر مین شریک ہوے۔ اور احد مین شہید ہوے۔ اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہین حارث ابن ثعلبہ سلمی کے ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنے سند سے عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے عمرو بن یحیے سے انھون نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کرکے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد آتے ہین ہم دنہین ہمارے کامون مین مشغولی کے وقت آتے ہین اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہین ہم نکلکر انکے پاس آتے ہین نماز مین بہت طویل قراءت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ۔ فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قراءت کیا کرو۔ پھر آپ نے پوچھا اے سلیم تمھارے پاس قران سے کیا ہی۔ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قران سے (صرف) اتنا ہی کہ مین خدا سے جنت طلب کرتا ہون اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون۔ مین آپ اور معاذ کی طرح قران نہین پڑھ سکتا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور معاذ بھی تو خدا سے جنت ہی طلب کرتے ہین اور دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہین سلیم نے کہا جب ہم کل کافرون سے مقابلہ کرینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

دیکھ لو گے۔ لوگ اسوقت احد کی تیاریان کررہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہدا مین ہو گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن مندہ ابو نعیم اور ابو عمر نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ انھون نے ابن اسحاق سے اسی تذکرہ مین روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر مین قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبد الاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انھون نے اسی تذکرہ مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو قبیلہ بنی نجار سے احد مین شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے کہ وہ سلیم بن حارث جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ کی نماز کے بارے مین شکایت کی تھی وہ وہی ہین جنکو انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کیا اسیوجہ سے انھون نے دو تذکرہ لکھے ہین یہ ان دونون مین سے ایک ہے اور دوسرا اسکے بعد بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف سلیم انصاری لکھا ہے اور دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آیندہ دیکھو گے اور ابو عمر نے اس تذکرہ مین معاذ کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور دوسرے مین بیان کیا ہے کہ وہ احد مین شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انھون نے معاذ کی نماز کے واقعہ مین بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی (آیا) اور اس شخص کو کہ جو احد مین شہید اور بدر مین شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہین ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر مین ملتے ہین کیونکہ بنی سلمہ جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہین اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھنے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے اور ہوتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبیلہ مین اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہین اور انھین کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انھین مین سے ایک شخص تھے اور اسکے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد ہوگی جنکو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

(ابن ثابت بن وقش بن زغبہ) انکا نسب انکے بھائی سلمہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر مین شریک ہوئے۔ اور خیبر معرکہ مین شہید ہوئے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ انکی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہین اور بعض لوگ انکو جابر بن سلیم بتاتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان

Marfat.com

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انھون نے محمد بن سیرین سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور مین ایک قطری تہبند باندھے تھا جسکے کنارے میرے قدمون تک تھے اور مین چادر اوڑھے ہوے تھا۔ اور اسی سند سے انھون نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے کہا آپ مجھے کچھ سکھا دیجئے جس سے خدا مجھے نفع دے آپنے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن مین پانی ہی ڈالدو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے آ اور جب وہ چلا جائے تو اسکی غیبت نکرو

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان بنی دینار سے ہین بدر مین شریک ہوے بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہین اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے ہین سب بدر مین شریک ہوے۔ یہ ابوعمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے جسطرح ہمنے شروع مین ذکر کیا ہے مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہین لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ وہ بدر مین شریک ہوے اور خندق مین شہید ہوے یہ بنی دینار بن نجار سے ہین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھکر اسمین ابن اسحاق کا قول انکی شرکت بدر اور احد مین شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ نہین ملایا جو اسکے مناقض ہو اور ابوموسی نے انکا استدرک ابن مندہ پر نہین کیا واللہ اعلم

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہین۔ انکا شمار مدینین مین ہے انسے انکے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے مین دریافت کیا جسنے غلامون مین باپ بیٹے مین علیحدگی کی۔ آپنے جواب دیا کہ جس شخص نے انمین جدائی کی خدا قیامت کے دن اسکے اور اسکے دوستون مین تفرقہ کر دیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد مین آئے تھے جو بارہ آدمی تھے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خشنی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث انکے بیٹے ابوحبیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید خشنی نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے پوچھا تمھارا کیا نام ہے مین نے جواب دیا کہ مین اپنا نام بھول گیا آپنے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ انکی کنیت ابو عامر ہے۔ یہ جبائری نہیں ہیں۔ ابو زرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انھوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی حیدر اور عمار بن یاسر (رضوان اللہ علیہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں انسے ابو العلا ابن شخیر نے روایت کی ہے۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن تلش۔ عذری۔ انسے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے بارے میں جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اسکا مصلی پتھروں سے پہچانا فرمایا کہ یہ وہی مسجد ہے جس میں وادی القری کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عقرب بعض لوگوں نے انکو بدری نہیں بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن انبوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی حصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا عمرو بن جموح انصار کے شیوخ میں سے تھے انکے پیر میں لنگ تھا جب رسول خدا صلعم بدر کو گئے اسسبب سے انکے لڑکوں نے انکو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھکو باہر نکالو۔ انکے لڑکوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اجازت دے دی انھوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھکو جنت سے روک لیا اور تم احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہکر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگ کے جنت میں داخل ہونگا آپنے جواب دیا ہاں۔ اور انھوں نے اس غلام سے جو انکے ساتھ تھا جسکا نام سلیم تھا اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر تمہارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں پس وہ آگے بڑھکر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انہوں نے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

یا عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر کے ... عمرو بن ... بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمی ...

ستر آدمیون کے ساتھ بیعت کی اور بدر مین شریک ہوے اور احد کے غزوہ مین شہید ہوے۔ انکے ساتھ انکے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ انکو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان مین انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری۔ نجاری ہین۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین فوت ہوے یہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدوی بن مجدعہ قیظی بن قیس کے بھائی ہین۔ احد مین اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوے۔ انکی نسل کوئی نہین ہے اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے غلامون کی اولاد سے ہین۔ انکا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسیطرح بیان کیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دن انتقال کیا انسے ازہر بن سعید حرازی اور ابو البختری طائی (انھون نے انسے سماعت نہین کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابو نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

بن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن انصاری۔ انس بن مالک کے مامون اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہین بدر اور احد مین اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ مین دونون بھائی شہید ہوے سلیم کی نسل نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ۔ لیثی یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی۔ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون ہم آپ سے حدیث سنتے ہین لیکن جسطرح ہم سنتے ہین اسطرح ادا نہین کرسکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی پہونچادو تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ انصاری۔ صحابہ مین انکا ذکر ہی لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہی انسے انکے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہتے تھے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمر کا بیان ہی کہ سلیمان بیٹے ہین ابی حثمہ غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی۔ عدوی ہین۔ انھون نے صغر سنی مین اپنی والدہ شفاء بنت عبد اللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتون مین تھین ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانون مین سے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان مین انکو اور ابی بن کعب کو لوگون کی نماز (تراویح) پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ انکا شمار کبار تابعین مین ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابو عمر نے انکو عدوی بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم انکو انصاری بتاتے ہین۔ اور صحیح ہی کہ یہ عدوی ہین انکا نسب ظاہر ہی۔ نہ معلوم ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو انصاری کیونکر بنا دیا۔ مین کہتا ہون کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہین دونون کے خیال کے موافق تو ان دونون سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر وہ عدوی ہین تو ان دونون کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونون سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے انکا نسب عدوی تک بیان کیا ہی جسطرح ہمنے اسکو بیان کیا۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیمان۔ شام مین سکونت پذیر ہوے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انھون نے سلیمان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لشکر ہوگے اور تمہارے لیے ذمہ اور خراج اور زمین ہوگی جسمین بڑے بڑے شہر اور محل ہونگے تو جو شخص تم مین سے اسکو پاوے اور وہ اپنے آپ کو ان شہرون کے کسی محل مین موت تک روک سکے تو وہ (ایسا) کرے اسکو ابو زرعہ نے شامیون کی مسند مین اور ابو حاتم نے کتاب الوحدان مین بیان کیا ہی اور دونون نے اسمین کہا ہی کہ سلیمان صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ابن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہی اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہی۔ سلیمان کا نام جاہلیت مین یسار تھا آپنے سلیمان رکھا۔ انکی کنیت ابو المطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دیندار عابد تھے۔ کوفہ مین پہلی مرتبہ جب مسلمان وہان مقیم ہوے انھون نے بھی وہان سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم مین صاحب مرتبہ و شرافت تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے حوشب ذوظلیم الہانی کو معرکہ صفین مین قتل کیا تھا اور یہ ان لوگون مین ہین جنھون نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ مین بلایا تھا اور جب وہ کوفہ مین آئے تو انکے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ اور جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگون نے انکی مدد نہ کی تھی اور لڑائی مین نہ شریک ہوے تھے نادم ہوے اور کہا ہماری توبہ نہین ہوسکتی ہی مگر یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لین اور ربیع الآخر کی چاند رات سنہ ۶۵ھ مین کوفہ سے نکلے

اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور انکا نام امیر التوابین رکھا۔ اور عبید اللہ بن زیاد کیطرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جا رہا تھا دونوں لشکروں میں بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین میں ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہوگیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام میں گیا قتل کے وقت انکی عمر ۹۳ برس کی تھی انسے ابو اسحاق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبد اللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن غیاث نے اعمش سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کر کے خبر دی کہ دو آدمیوں نے آپسمیں سخت کلامی کی اور انمیں سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اسکو کہے تو غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ۔ انکا نسب سلیم بن عمرو کے بیان میں گذر چکا ہے۔ انصاری خزرجی ہیں یہ اور انکے غلام عنترہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اکثر لوگ انکا نام سلیم بیان کرتے ہیں (جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور انکا نام سلیم ہی صحیح ہے) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انکی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابو معاذ سے انھوں نے ابو حریز سے انھوں نے رفاعہ فتیانی سے انھوں نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دیکر قتل کرے آخر۔ اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ قریشی اموی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر آپکی گود میں رکھے گئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے اسمعیل بن محمد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لاکر آپکی گود میں دیے گئے انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ میں پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہاں انھوں نے پیشاب کیا تھا ڈال دیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب السین و المیم

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان انکا ذکر ہم انکے والد اور انکے بھائی حارث کے تذکرہ میں کر چکے ہیں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد میں شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن خرشہ بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ سمک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج
بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین - بدر اور احد اور تمام
مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن انکو اپنی تلوار دی تھی
آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اسکے حق سے لیگا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا مین اسکو اسکے حق سے لونگا -
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیدیا اور انہون نے اس سے مشرکون کی کھوپریان پھاڑین اور اسی کے بارے مین انہون نے
کہا ہے ؎ انا الذی عاہدنی خلیلی ٭ ونحن بالسفح لدی النخیل ٭ ان لا اقوم الدھر فی الکبول ٭ اضرب بسیف اللہ والرسول ٭
ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے ابن عکرمہ ابن عباس روایت کرکے بیان کیا انہون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی اس سے خون کو دھو ڈالو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے بھی انکو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھو ڈالو خدا کی قسم اسنے آج میرا اچھا ساتھ دیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اگر تم لڑائی مین سچے نکلے تو یقینی سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی مین سچے نکلے ہین - یہ مشہور بہادرون مین تھے انکے پاس ایک سرخ
پٹی تھی جس سے وہ لڑائی مین پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہون نے اسکو نشان کے طور پر لگایا اور دونون صفون کے بیچ
اکڑ کر چلے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چال کو خدا ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود اور ابو یاسر
بن ابی حبہ نے اپنی سند دونون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن
تلوار لیکر فرمایا اسکو مجھسے کون شخص لیگا - سب لوگون نے اپنے ہاتھ پھیلا دئے اور کہنے لگے ہم لینگے ہم لینگے - آپنے فرمایا کون اسکو اسکے حق کے ساتھ لیگا
اسپر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے - سماک یعنی ابودجانہ نے عرض کیا کہ مین اسکو اسکے حق کے ساتھ لونگا - اور اسکو لیلیا اور اس سے مشرکون کی کھوپریون کو
پھاڑ ڈالا - یہ بزرگ اور اکابر صحابہ مین سے ہین - یمامہ کی جنگ مین سخت معرکہ کے بعد شہید ہوے - بنی حنیفہ کا یمامہ مین ایک باغ تھا جسکی آڑ سے
لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگون تک پہونچنے پر قابو نہ پاتے تھے - ابودجانہ نے مسلمانون سے کہا کہ مجھکو اس باغ کے اندر پھینکدو مسلمانون نے
ایسا ہی کیا اور انکا پیر ٹوٹ گیا انہون نے اسکے دروازہ پر مقابلہ کرکے مشرکون کو دروازے سے ہٹا دیا اور مسلمان اسکے اندر داخل ہوگئے - اور یہ
اسی دن شہید ہوگئے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے
لیکن وہ حرز جو انکی طرف منسوب ہے اسکی سند ضعیف ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے کنیتون کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا -

؎ مین وہ شخص ہون کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے - اس حال مین کہ ہم مقام سفح مین کھجورون کے پاس تھے - کہ کبھی پچھلی صفون مین نہ کھڑا ہون - اور خدا اور رسول کی تلوار دن سے اشرار کے گھر ون کو کاٹونگا -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن مخزرج بن حارث بن خزرج - انصاری خزرجی ہین بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان ابن بشیر کے چچا ہیں بدر مین اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے - اور احد مین بھی شریک ہوئے تھے - انہون نے اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن حمیرہ بن ثعلبہ بن مالک - صحابی ہین - انہین کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے - یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے - اور انہین کے نام عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے مالک اسدی کا نام رکھا گیا - اور سماک بن عبید بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی - اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینوں ابو دجانہ نہین ہین) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسلح دستی اور ارض دیلم کے والی ہوئے اور یہ تینوں شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کے وفد مین خمس لیکر آئے حضرت عمر نے ان لوگون کا نسب پوچھا ان لوگون نے حضرت عمر سے بیان کیا کہ (ہم لوگ) سماک اور سماک اور سماک ہین حضرت عمر نے فرمایا خدا تم مین برکت دے - اے اللہ ان لوگون سے اسلام کو بلند کر اور انکے ذریعہ سے اسکی مدد کر - حمزہ سہمی نے انکو جرجان کی تاریخ مین ان لوگون کے ذیل مین بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان مین آئے تھے - اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا ہے سماک کوفہ مین رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ مین آئے یہ وہانسے جزیرہ کیطرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ مقام رقہ مین فوت ہو گئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمالی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال - زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپنے انکے رجم کرنیکا حکم دیا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کی قرابت مند تھے - اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اسکو بدل دیا ہے -

(سیدنا) سمیح (رضی اللہ عنہ)

جنی بعض لوگ انکا نام سمیح بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے انکا تذکرہ امام المصنفت ابو الحسن دارقطنی کی اتباع مین لکھا ہے اور اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انس دونون کی طرف مبعوث تھے - انسے انکی بی بی متوس نے سورہ یس کی فضیلت مین حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ نام جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواءة بن عامر بن صعصعہ سوائی ہین - اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے - ابو عمر نے لکھا ہے

Marfat.com

الکسمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب برابر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب (اسطرح) بیان کیا ہے
کہ سمرہ بن جنادہ بن حجر بن زیاد سوائی ہیں اور یہ یقیناً کاتبوں کی غلطی ہے کیونکہ وہ ابو جابر بن سمرہ سوائی ہیں اور ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد
طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ خطبہ میں
بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب سمجھا اور میرے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان
جھوٹوں سے ڈرتے رہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ رضی اللہ عنہ

ابن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین یعنی ذو الرائین بن لائی بن عاصم بن محزن بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث
ابن غطفان فزاری ہیں انکی کنیت ابو سعید تھی اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اور ابو سلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے انکو انکی والدہ انکے والد کے انتقال کے
مدینہ میں لیکر آئیں اور انسے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری نے شادی کر لی اور یہ انھیں کے پاس رہے یہانتک کہ بڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال انصار کے نوجوانوں کو
(جہاد کیواسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے آپکے سامنے ایک نوجوان لڑکا لایا گیا آپ نے اسکو جنگ میں شامل ہونیکی اجازت دیدی اسکے بعد سمرہ پیش ہوئے آپ نے انکو واپس کر دیا سمرہ نے
عرض کیا کہ آپ نے اسکو تو اجازت دیدی اور مجھکو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اسکو پچھاڑ دوں آپ نے فرمایا کہ تم اس سے لڑو سمرہ نے اسکو کشتی میں پچھاڑ دیا آپ نے انکو لڑائی پر
جانیکی اجازت دیدی بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انکو احد کے دن اجازت دیدی تھی واللہ اعلم۔ واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبد اللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھکو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر یہ کہ یہاں مجھ سے
زیادہ عمر کے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مر گئی تھی آپ نماز میں اسکے وسط پر کھڑے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے ہیں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو انکو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے
بصرہ میں آتے تھے تو انکو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب انہیں
سے کوئی لایا جاتا تھا اسکو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں سب میں بدترین ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور
خونریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو انکے ہم مذہب ہیں انپر طعن کرتے ہیں اور انکی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل
انکی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلی اور علی بن ربیعہ اور
عبد اللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابو العلاء اور ابو الرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی
وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد ابن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے
انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیے ہیں عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا
اور کہا ہے کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو (یہ اختلاف) لکھا ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے (ٹھیک) یاد کیا ہے سعید بیان کرتے
ہیں ہم نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرات سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا کہ

Marfat.com

اور جب ولاالعنا ابن پر حسین یہ سمرہ ۵۹ھ یا ۵۸ھ میں مقام بصرہ انتقال کیا چونکہ انکو سخت سردی لگ گئی تھی جسکے علاج کے واسطے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے تھے اسی میں گر کر مر گئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن عبد شمس - قریشی - اموی ہیں عبدالرحمن بن سمرہ کے والد تھے - ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا - ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے - اور صحیح یہ ہے کہ انکے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہی حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں سجستان کے والی ہوئے تھے واللہ اعلم

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ - عدوانی ہیں بعض لوگ انکو تمرہ - عدوی کہتے ہیں - حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھکر آرام کرنے لگے ابوالیسر یہ خیال کر کے کہ وہ چلے گئے ہوں گے اپنا سر نکالا اور سمرہ نے انکو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والوں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے جواب دیا میرے ہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس نہ تھا کہ میں تم کو ادا کر دیتا دیتا ابوالیسر نے کہا کیا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دیگا اسکی تنگی کم کر دیگا خدا اسکو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دیگا سمرہ نے جواب دیا اگر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدی قریش ہیں یا اور کوئی اسکے سوا اور انہوں نے انکا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انکو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عدوانی بیان کیا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ ہیں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارہ میں جائز رکھی تھی اسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت انکو وہاں اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں بعض لوگ انکو سبرہ کہتے ہیں اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم بن بشیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم

نے داؤد بن عمرو سے انھوں نے بشر بن عبداللہ سے انھوں نے سمرہ بن فاتک سے روایت کی کہ خبر دی انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہیں اگر وہ اپنے بال کم کرا دیتے اور اپنا تہ بند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرا دیئے اور اپنا تہ بند چڑھا لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجزر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام قبول کیا انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قریشی ہیں جمحی ہیں انکی کنیت ابو محذورہ تھی مؤذن تھے انکی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ الکنیٰ کے باب میں انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہیں ان سے ابن عبدالملک اور ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند و نسبے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونوں نے ابی محذورہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بٹھایا اور انکو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہیں مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ پھر اذان کو دہرا دو انھوں نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابو محذورہ نے مکہ میں سنہ ۵۹ھ کو انتقال کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد کلابی ہیں بنی قریظہ سے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے انکو دعا دی اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا اے سمعان تمکو کون چیز زیادہ پسند ہے کہ تمہاری روزی وبر (یعنی اونٹوں کی روؤں) میں ہو یا مدر (یعنی دیہاتوں) میں انھوں نے جواب دیا کہ بلکہ وبر میں اور آپ نے انکی گردن کی بائیں طرف مٹی سے نشانی کر دی اور آپ نے انکی بہن سے شادی کی تھی انکی مرویات انکی اولاد کے پاس ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حجر صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپ کے پاس صدقہ میں پیش کیا

Marfat.com

آپنے انکو شامین اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا انکی روایت کردہ حدیث کی روایت انکے بیٹے رخیار نے کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیحہ (رضی اللہ عنہ)

یا سمیہ - انکے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکار بن شریح سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ابو لبابہ انصاری کے ہمسایہ میں سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابو لبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الے آخرہ۔ اور اسی قصہ میں ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوشی دل سے تم اپنی کھجور ابو لبابہ کو دیدو میں اسکے عوض میں جنت میں ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہوں - سمیحہ نے انکار کیا آپنے دس درختوں کی ضمانت لی انھوں نے انکار کیا - پھر آپنے سو کی ضمانت کی انھوں نے انکار کیا - پھر ابو الدحداحہ نے ہزار درخت سرح اس دین کے جو انکا سمیحہ پر تھا دیدیا اور انھوں نے کھجور کو ابو لبابہ کے سپرد کردیا انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف - خزرجی ہیں - ساعدی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل تھے اور انکو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انھیں کی خلافت میں انکا انتقال ہوگیا انکو عدوی اور ابن ماکولانی ذکر کیا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر - انکا ذکر انکے بھائی مسلمہ بن زہیر میں ہوچکا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوسلیمان تھی - انھوں نے کہا ہے کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماعت حدیث کرتے تھے اسکی روایت جریر بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیط (رضی اللہ عنہ)

بجلی - ایک مجہول شخص ہیں انکی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسی بن عبیدہ ربذی سے انھوں نے محمد بن ابی منصور سے انھوں نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایکدن خدا کی راہ میں رابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینہ کے روزے اور نماز کے برابر ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید - یہ ذوالکلاع حمیری ہیں - انکا ذکر ذوالکلاع میں ہوچکا ہے -

باب السین والنون

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم جہنی ہیں - بنو عوف بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگ انکا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی غزوہ بنی مصطلق میں شریک ہوے ہیں ان لوگوں کی علامت اسدن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائیں گے تو وہاں کا عزت دار ذلیل کو نکال دیگا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے یہ سنان وہی ہیں جنھوں نے اسدن جہجاہ غفاری جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کرنے چلتے تھے اور انکے نوکر تھے دونوں میں لڑائی ہوگئی جہنی نے انصار کو مدد کیواسطے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اسبات کو کہا انکا تذکرہ اسجگہ تنہا ابو عمر نے کیا ہے -

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ - انصاری ہیں - احد میں شریک ہوے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن روح - انکا ذکر ان صحابہ میں ہی جو حمص میں مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دارقطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہیں اور ہتنے انکو سیار کے نام میں ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن سلمہ بن محبق - ہذلی ہیں انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی اور بعض لوگ ابو جبر اور ابو بسر بھی بیان کرتے ہیں ان سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جہاد کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اسلئے آپنے میرا نام سنان کہا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں جب یہ پیدا ہوے تو انکے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے میں خدا کے راستہ میں جہاد کروں وہ مجھکو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھدیا اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوے تھے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابو یقظان نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ ابن سوار قتل ہوے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اسکو بھیجو - زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کیلئے مقرر کیا تھا - یہ واقعہ سنہ ۵۰ھ میں ہوا تھا انسے سلمہ ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور خلیب یعنی ابو عبدالصمد نے روایت کی ہے اور انھیں کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب میں کیا کروں آپنے جواب دیا کہ خدا نے تمکو تمہارا مال واپس کردیا اور تمہارے صدقہ کو قبول کرلیا حجاج کے آخری زمانہ میں سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن ابی سنان بن محصن اسدی ہیں اسد بن خزیمہ سے ہیں یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہیں بدر میں شریک ہوے تھے ابن اسحاق نے ان کو بدریوں

Marfat.com

بیان مین جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبد شمس کے حلیف ہیں بدر مین شریک ہوے تھے بیان کیا ہی کہ ابو سنان عکاشہ کے بھائی اور انکے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھون نے بیعت الرضوان مین درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ بلکہ انکے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ سنہ مین فوت ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہین حجازی ہین انسے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحیی بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے روایت کی ہی بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمن بن حرملہ کے والد کے چچا ہین ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور مین نے اسکو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انھون نے سنان بن سنہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنیوالا مثل روزہ دار صابر کے ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن شفعلہ اوسی ہین عباد بن اسد یامی نے سنان بن شفعلہ اوسی روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (داروغہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبی کو حکم دیدو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتون کا حامل ہو جائے) درخت طوبی نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی فرشتونکو ان پتونکے ساتھ اتاریگا اور محبان اہل بیت مین سے ہر ایک کو ایک پتہ دیگا جسمین آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ یہ حدیث منکر ہے اور انھون نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہی اسمین شمعلہ میم کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔ انصاری ہین خزرجی ہین سلمی ہین عقبہ مین شریک ہوے تھے اور یہ ان ستر آدمیون مین سے ہین جنھون نے عقبہ مین بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد مین بھی شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسے نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ضمری ہین انکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے قتال کو جسوقت گئے تھے اسوقت مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

Marfat.com

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر اسدی ہین صحابی ہین اُنھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ مین بھیجی آپنے فرمایا کہ دودھ کی طرف بلانیوالی کو رہنے دو انکی روایت حزینی نے عصبہ بن جودان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ جہنی ہین صحابی ہین ابوالتیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے اُنھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے سنان بن عبداللہ کی بی بی نے کہا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین کہ انکی والدہ بغیر حج کیے مرگئین کیا اب انکی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمھاری مان پر قرض ہوتا اور تم اسکو ادا کر دیتین تو کیا انکی طرف سے کافی نہو تا اسکی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہی۔ اور اسکو ابوخالد احمر نے محمد بن کریب سے انھون نے کریب سے روایت کیا ہے اور انھون نے اسمین وہم سے کر دیا ہے کہ سفیان (ابن عبداللہ یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کر دیا ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن الاکوع اسلمی کے والد ہین۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہین قدیم الاسلام ہین یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہین۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ۔ عطیہ بن قیس نے بشر بن عبیداللہ سے انھون نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی بابت جو عورتون کی ہمراہی مین مرجائے اور اس عورت کے بارے مین جو آدمیون کی ہمراہی مین مرجائے اور کسی کا کوئی محرم نہو فرمایا ہے کہ زمین مین دفن کر دین اور غسل نہ دین۔ اسیطرح اسکی روایت کی گئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہین معلوم کہ عرفہ عین معجمہ کے ساتھ ہی یا مہملہ کے ساتھ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طلق قبیلہ قضاعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہین۔ انکی کنیت ابوالمقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام مین سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہین۔ انکا ذکر مغازی مین آتا ہے یہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن وبر۔ جہنی ہین۔ انکا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہین۔ ہمین ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

Marfat.com

ہمین ابو القاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ یعنی یحیی بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حسن نے خبر دی انھون نے عطار بن ربیع بن حارث ابن رافع صحابی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا سنا سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی بنی مصطلق مین تھے۔ ان لوگون کی علامت یا منصور امت امت تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی تذکرہ مین لکھا ہے اور ابو عمر نے سنان ابن تیم مین لکھا ہے اور ہم انکو ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ہند ہے حجام ہین اور بعض لوگون نے انکا نام سالم بتایا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم انکو سالم کے نام مین ذکر کر چکے ہین اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنبر (رضی اللہ عنہ)

ابراشی ہین۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ سینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو روک لیا عمرو بن حسان آپ کے پاس آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ ابراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان سے خلیفہ تھے۔ انھون نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ مین اپنے قوم کے پاس جا کر ان سے بیعت لیتا ہون پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہین چھوڑا جس سے بیعت نے لی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا ہے سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیف یعنے میری والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خلیفہ کو جاگیر عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہین۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دون۔ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونون نخل کبرا و ذات انداک عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھدیا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سندر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوالاسود ہے - ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اسکو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اسکو بخش دے اور قبیلہ تجیب انھون نے خدا کو قبول کیا - مینے پوچھا اے ابوالاسود کیا تم نے آپ سے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے ابوالاسود نے جواب دیا ہان - مینے پوچھا کیا لوگون نے اسکو نقل کرکے بیان کیا ہے انھون نے جواب دیا ہان انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا سندر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے - زنباع کے غلام جذامی ہین صحابی ہین انکی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہے - عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے انکو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انھون نے انکو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی سندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے خبر بیان کی - آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جسکے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہے اور وہ خدا و رسول کا غلام ہے پھر تم سندر کو آزاد کردو سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے بارے مین وصیت فرما دیجئے آپ نے فرمایا مین تمھارے بارے مین ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میری بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو یاد رکھو انھون نے سندر کی کفالت کر لی یہانتک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہوگے تو مین تمکو خرچ دونگا ورنہ تم جس جگہ پسند ہو مین تمھارے واسطے وہان لکھ دون - انھون نے مصر مین رہنا اختیار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھنا جب یہ عمرو کے پاس پہونچے انھون نے انکو ایک وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو انکا گھر اور زمین انکے مال میراث لیا گیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے سندر یعنی ابوالاسود کا تذکرہ پیشتر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے انکو دو شخص قرار دیے ہین لیکن میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ دونون تذکرے ایک ہی شخص کے ہین اسکی دلیل یہ ہے کہ دونون شخص اہل مصر سے ہین اور مینے بعض علما کو دیکھا ہے کہ انھون نے اس حدیث کو جسمین قبیلہ اسلم کی سلامتی کا ذکر ہے سندر جذامی کے نسبہ کو اسی تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ان بعض نے انکو ایک ہی شخص خیال کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سنین رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو جمیلہ ہے ضمری ہین اور بعض لوگ انکو سلمی بتاتے ہین - ہمین ابو عبداللہ یعنی محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے سنین سے انھون نے ابو جمیلہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپکے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوا تھا اور مینے ایک پڑی ہوئی چیز اٹھالی تھی پھر حضرت عمر کے پاس آکر اس کے بارے مین سوال کیا حضرت عمر نے اسکو اچھا بتایا اور بیت المال سے انکو خرچ دیا اور انکی ولا اپنے واسطے کرلی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

Marfat.com

(سیدنا) سنین (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انصاری ہین ظفری ہین۔ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہین اور انکی سند مسند نہین ہے۔

باب السین والہاء۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہین عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھرون مین بہتر بنی نجار کے گھر ہین پھر بنی عبدالاشہل کے گھر ہین پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہین پھر بنی ساعدہ کے گھر ہین اور انصار کے ہر ایک گھر مین خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہمکو پیچھے کر دیا آخر ہم چارون مین سے سب سے اخیر مین ہوے۔ ہمارے گدھے کو کسو مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہون۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جاکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو لوٹا لوگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ایاس ہے۔ انصاری ہین۔ ان سے انکے بیٹے نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری علی عدی کے پہلو مین بیٹھے تھے کہ انھون نے کہا کیا مین تمسے اپنے والد کی روایت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ بیان کرون کہ آپنے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد مین بیٹھکر خدا کی یاد کرنے کو مین نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک خدا کی راہ مین گھوڑے پر سوار ہوکر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہون اسکی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضا۔ یہ انکی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک ابن ضبہ بن حارث بن فہر بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہین۔ فہری ہین۔ انکی والدہ کا نام بیضا یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضا کے بیٹون یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بھی اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انھون نے انکی والدہ کے نسب مین ضبہ کو نہین ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث بن بیان کیا ہے۔ یہ سہل ان لوگون مین ہین جنھون نے مکہ مین اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ اور یہ وہی شخص ہین جو ان لوگون کے پاس گئے تھے جنھون نے اس عہدنامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جسکو مکہ کے مشرکون نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہانتک کہ ان لوگون نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ یہ لوگ

Marfat.com

ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور مطعم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود ابن مطلب بن اسد - اور ابو البختری بن ہشام بن حارث
بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہین - سہل اور ان کے بھائی سہیل دونون مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی مین وفات پاگئے اور آپنے ان دونون پر مسجد نبوی مین نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد زندہ رہے اور دونون نے اولاد نہین چھوڑی - اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے
کہ انھون نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکون یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون
کہ ابو عمر نے بیضاء کا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ وہ دعد بنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر - لیکن دوسرون نے انکی موافقت نہین کی ہے
بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہین اور انکا نسب ابو احمد عسکری نے یون بیان کیا ہے کہ وہ دعد بیٹی ہین جحدم بن عمرو بن عائش
بن ظرب بن حارث بن فہر کی - اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہین - انکو موسی بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے
بیان کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ابو عمر پر نسب مشتبہ ہوگیا ہے انھون اسکو یہان ایسا ہی بیان کیا ہے جس طرح کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے - اور ان کے
بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ مین اسکے برعکس بیان کیا ہے - اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے
اور اگر وہ اسکے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نسب ان پر مشتبہ ہوگیا اور انھون نے اسکی تحقیق نہین کی لیکن ابن مندہ نے
مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ مین کیا ہے کہ اسکی زمین دو یتیم لڑکون یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انھون نے خیال کرلیا کہ یہی دونون (یعنی جو
مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہین حالانکہ یہ دونون انصار سے تھے اور ہم انکا ذکر انشاء اللہ تعالی ان کے مقام پر کرینگے
لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہین جیسا کہ ہمنے انکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اسوجہ سے ہوئی انھون نے انکو کسی قبیلہ یا دادا کی طرف نہین منسوب
کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کرلیتے ۔۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری ہین انکا نسب انکے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ مین گذر چکا ہے انکی روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کچھ آدمیون نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم لوگون نے ایک گھر مین رہنا اختیار کیا اور ان حالیکہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہگئے اور فنا ہوگئے۔ آپنے فرمایا اسکو چھوڑدو وہ برا
مکان ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام سلمہ ہے اور انکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ابن مندہ بیان کرتے ہین کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے انکا شمار تابعین مین ہے انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عدوی نے حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی سے ابن قداح کا
اتفاق ہے کہ یہ احد مین شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ خندق مین سہل بھی احد مین شریک ہوئے تھے اور امیر ابو نصر نے حارثہ کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن
عامر بن لوذان اور انکے بیٹے سہل دونون احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ و بغداد مین ہے اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی حاتم کا انکو صحابی بیان
ذکر کرنا صحیح نہین ہے اور انکا شمار تابعین مین ہے باوجود شرکت احد یہ اتفاق کی نہایت ہی اعجوبہ غریب بات ہے واللہ اعلم ۔

Marfat.com

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن عبید رزاح احد مین شریک ہوے تھے انکی اولاد نسلین ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبد اللہ اور بعض عبید اللہ بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ انکا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارث بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس انصاری ہین اوسی ہین ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوے۔ واقدی بیان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین یاد رکھی ہین ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انھون نے انکی اولاد مین سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے سفر مین راستہ بتاتے تھے اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے انکی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی ابن مجدعہ تھین حضرت معاویہ کے شروع زمانہ مین وفات پائی ان سے نافع بن جبیر اور عبد الرحمن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے اور صلات خوف کے متعلق انکی روایت صحیح اور مشہور ہے ہمین اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند ان سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انھون نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے صلوۃ خوف کے بارے مین بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اسکے ساتھ کھڑے ہون اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہون اور انکے چہرے دشمنون کی طرف ہون اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ۔ انصاری ہین انکا نسب اسطرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہین اوسی ہین قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ انکی والدہ تھین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کی دادی کی والدہ تھین یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ بزرگ شخص تھے لوگون سے علیحدہ رہتے تھے۔ عبادت گزار اور خدا کے یاد کرنے والے تھے جب تک کہ مسجد مین رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے یہان تک کہ اپنے گھر پہونچ جاتے۔ انھون نے دمشق مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین حضرت معاویہ کی اوائل خلافت مین انتقال کیا انکی اولاد نہین رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک نا تمام لڑکا اسلام کی حالت مین ہوتا وہ مجھکو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوتا۔ بشر تغلبی نے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ میرے والد ابو الدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گذرے (ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوے تھے) انھون نے انکو سلام کیا اور ابو الدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہمکو فائدہ دے اور تمکو نقصان نہ پہونچا دے انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ مین گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے کہ جو اپنے ہاتھون کو صدقہ دینے کو پھیلاوے اور اسکو نہ بند کرے۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے

Marfat.com

اپنے والد سے انھون نے عبادہ بن محمد بن عباد بن صامت سے انھون نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا حضرت معاویہ کے سامنے گھوڑے پیش ہوے انھون نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑون کی بابت کیا فرماتے سُنا ہی انھون نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہی کہ گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک بھلائی معلق ہی اور اسکا مالک اسپر مشقت ڈالتا ہی اور اسپر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو صدقہ دینے کے واسطے اپنے ہاتھ کو پھیلاوے اور پھر اسکو نہ سمیٹے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ حبشی ہین ان سے ابو عالیہ نے روایت کی ہے بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ پہلے شخص کے علاوہ ہین اور بعض لوگ انکا نام سہیل بیان کرتے ہین معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہین اکٹھا ہوتی مگر انکو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیے گئے تمھاری بُرائیان نیکیون سے بدل دی گئین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس ہین اور بعض لوگ انکو ابن خنسا کہتے ہین اور بعض حنش کہتے ہین کہ بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ اسکو ابو عمر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور کلبی نے بھی اسیطرح بیان کیا ہی مگر انھون نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کردیا ہے اور کہا ہی کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہین۔ یہ انصاری ہین اوسی ہین انکی کنیت ابو سعد ہی اور بعض لوگ ابو سعید بیان کرتے ہین اور بعض ابو عبد اللہ اور بعض ابو الولید اور ابو ثابت کہتے ہین۔ بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو اور احد مین جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور انھون اسدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیراندازی کرتے تھے۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن موسی حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن سلیمان غسیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن خالد نے ابو وجانہ ساعدی سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجاہدون مین تھے انکا گذر ایک نہر پر ہوا انھون نے اسمین غسل کیا انکا بدن بہت خوبصورت تھا کہ ناگاہ انکے پاس سے انصار کا ایک شخص گذرا اور اسنے کہا مینے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہین دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوے چیز کو ایسا دیکھا اور انکی خلقت کو دیکھکر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے اور بخار کی حالت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اٹھا کر لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اسکی کوئی چیز دیکھکر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہی یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے اور جب وہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو انکو مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے اور انکو حضرت علی نے بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہان کے لوگون نے انکو نکالدیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیون نے ان سے صلح کرلی اور خراج ادا کردیا سہل نے ۳۸ھ مین کوفہ مین انتقال کیا اور انکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور پانچ تکبیرین کہین اور بیان کیا کہ وہ بدری ہین ان سے انکے دو بیٹون یعنی ابو امامہ

اور عبدالملک اور عبید بن سباق اور ابو وائل اور عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن ابنف۔ بلوی ہین۔ انصار کے خلیفہ ہین صاحب صاع اور بروایتے صاحب صاعین ہین جنکو منافقون نے دو صاعون کے صدقہ پر ملامت کی تھی اور اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات الی آخرہ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا کہ یہ سہل وہی سہل بن رافع بن ابی عمرو ہین یا نہیں

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہین۔ احد مین شریک ہوے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انتقال کیا انھین کو منافقون نے ملامت کی تھی۔ ان سے انکی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکات اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لیکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ان کھجورون کو رکھکر کہا کہ یارسول اللہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے آپنے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکے کے واسطے دعا کر دین کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہین ہے عمیرہ بیان کرتی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مجھپر رکھا۔ مین خدا کی قسم کھاتی ہون کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہین رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونون وہی یتیم ہین جنکے ملک مین وہ زمین تھی جسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونون ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے۔ یہ بدر مین نہین شریک ہوے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوے تھے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہین ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جسمین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضا کو قرار دیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحاق نے انھین کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابو عمر نے انھین سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علما نے انکی موافقت کی ہے انھین موافقت کرنے والون مین سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہین لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابو نعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو انصاری نجاری کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ یہ سہل صاحب مربد (مربد اس زمین کو کہتے ہین جہان اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہین اسی زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہین اور اس تذکرہ مین انکا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہین کیا ہے اور انھون نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور انکے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں ساعدی ہیں ابن عدی نے انکے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابوعمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انھوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابویحیی بتاتے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلۂ متلاعنین میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تھا انکا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے انکا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور طویل العمر ہوئے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے حجاج بن یوسف کا زمانہ پایا ہے اور اسکے وقت میں وفات پائی حجاج نے سنہ ۷۴ھ میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے سے کس چیز سے رکے تھے انھوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ انکی گردن میں مہر لگا دیجائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم انکے بارے میں حجاج کے پاس آیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔ مقصد اس مہر لگانے سے یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تاکہ لوگ انسے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نکریں۔ سہل سے ابوہریرہ اور سعید بن مسیب اور زہری اور ابوحازم اور انکے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند و اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خلاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن خدا کے رستہ میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ سہل سنہ ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہوکر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہوکر فوت ہوئے یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہگئے تھے ابوحازم کہتے تھے میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مرجاؤں تو پھر تم کسیکو یہ کہتے نہ سنوگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سہیل۔ انسے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ انکی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن صخر۔ لیثی ہین۔ بعض لوگ انکا نام سہیل بتاتے ہین ۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ بصرہ مین سکونت اختیار کی تھی انکا نسب اس طرح ہی کہ سہل بیٹے ہین صخر
ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبد مناۃ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ کے۔ قبیلہ کنانہ سے ۔ یہ ابو واقد لیثی سے عبد مناہ بن شجع
مین ملجاتے ہین۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے سہیل بن صخر صحابی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ جب تم مین سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام کو خرید کر لے کیونکہ نصیبہ آدمیون کی پیشانی مین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابو کلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہین احد مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے ابو عمر پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بنو ظفر کے غلام ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے ہین ۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی کہ سہل بیٹے ہین عامر بن عمرو بن ثقیف کے ۔ انصاری ہین نجاری
ہین۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بئر معونہ کی جنگ مین شہید ہوے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہی۔ انصاری ہین۔ خزرجی ہین۔ ابن
مندہ نے انکا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے ۔ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ یہ عقبہ اور بدر مین شریک
ہوے تھے ۔ ابو عمر کہتے ہین کہ جمہور اہل سیر نے انکا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہی۔ اور ابو معشر انکا نام عبید بتاتے ہین۔ لیکن طبری نے لکھا ہی
کہ اہل سیر کے نزدیک انکا یعنی عبید ہونا خطا ہے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک ۔ انصاری ہین۔ عقبہ ثانیہ مین شریک ہوے تھے اور آپ ہی کے زمانہ مین انتقال کیے گئے تھے ۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیر کہی اور سورہ فاتحہ سے قراءت شروع کی۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ اسکی روایت بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انھون نے
بیان کیا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انصاری ہین۔ بدر مین شریک ہوے تھے ۔ اسکو ابو نعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے ۔ اور ابو موسی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہی

Marfat.com

کہ سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ ثابت اور عبدالرحمن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گذر چکا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اسکو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف تھے۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوئے اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اسوقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل و سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے اسوجہ سے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے کہ انکے خیال میں اس زمین کے مالک بیضا کے لڑکے تھے۔ اور ابو عمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور اسی تذکرہ میں اسپر گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ انکی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں انکا انتقال ہوا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

Marfat.com

شریک بدر ہوئے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن تزلہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے - اور کچھ بعید نہین ہے کہ انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہون - کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہین ہین بلکہ امیہ بیٹے ابن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم - اور امیر ابو نصر کی کتاب مین عنترہ کی جگہ پر خبارہ ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - انصاری ہین - ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے موسی بن اسمٰعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی - انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ مین نکلا - اور انکے پتھر لگا انھون نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا مین نے پوچھا یہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اسنے میرے دل کو پریشان کیا -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی کعب یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ - انصاری ہین - خزرجی ہین - سلمی ہین - بدر مین شریک ہوئے اور احد مین شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ انکو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوائہ ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے - اور اسی طرح سے انکو شروع تذکرہ مین سوائہ کے قبیلون سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - مزنی ہین - قبیلہ مزینہ سے - انکی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبد اللہ مزنی سے انھون نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال بیع سلم مین دیا اسپر زکوۃ نہین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبید بن قیس - بعض لوگ انکو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہین - لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے - اور کسی کا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ثابت نہین ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ انکو حجازی بتاتے ہین مدینہ مین رہتے تھے اور بعض لوگ انکو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہین انسے سوا انکے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہین روایت کرتا ہے - انکی حدیث خالد بن عمرو قرشی پر دائر ہے اور وہ منکر حدیث

اور متروک الحدیث ہین - انکی روایت کردہ حدیثین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت مین ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انکا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ انکو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہین - انسے انکے بیٹے یوسف نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا ای لوگو مین ابوبکر صدیق سے راضی ہون اور ابوبکر نے مجھکو کبھی غمگین نہین کیا سو تم انکی اس بزرگی کو پہچانو (پھر آپنے فرمایا) ای لوگو مین عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہون سو تم انکی بزرگی کو جان لو (پھر آپنے فرمایا) اے لوگو یقیناً خدا نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہے اے لوگو میرے اصحاب اور میرے رشتہ دارون کے بارے مین میرا خیال رکھنا - اور جب مسلمانون مین سے کوئی مرجائے تو اسکے حق مین کلمات خیر کہا کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن منجاب - تمیمی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کے خاندانون پر صدقہ وصول کرنیکے واسطے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون مین پانچ عاملونکو بھیجا انھین عاملونمین سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہین - ان لوگون کو طبری نے ذکر کیا ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان گیا ہے - انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونون نے بہمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حزن نامی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سہل رکھا - یہ ابن مندہ کے الفاظ ہین اور ابو نعیم نے انکے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سہم (رضی اللہ عنہ)

ابن بازن - بعض لوگ انکو ابن مدرک کہتے ہین زید بن ٹیلی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہین - انکا ذکر حرف الزاء مین ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سُہَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضا - انکا نسب انکے بھائی سہل بن بیضا کے تذکرہ مین گذر چکا ہے - یہ قریشی ہین فہری ہین - قدیم الاسلام ہین - انھون نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آکر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونون ہجرتون کے جامع ہوگئے پھر بدر وغیرہا مین شریک ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین سنہ ۹ھ مین انتقال کیا رسول خدا صلعم نے انکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین نماز پڑھائی - انھون نے اولاد نہین چھوڑی - اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی ابن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہمین عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انھون نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز مسجد نبوی مین پڑھائی تھی - انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضاء تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ - بعض لوگ انکو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہین انکی حدیث مسلم بن ابراہیم نے ابان بن مرثد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ آپنے فرمایا کوئی گروہ ذکر الہی کے واسطے نہین جمع ہوتا مگر انکو خطاب ہوتا ہی کہ اٹھو اس حال مین کہ تم بخشدیے گئے ہو - اسکی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ سے کی ہی اور ان دونون نے سہل کا نام بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حلیفہ - انکی کنیت ابو سویہ ہی منقری ہین قیس ابن ابی عاصم کے رشتہ دار ہین - انکا شمار مہاجرین مین ہی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ - ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ عائذ بیٹے ہین ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے - انصاری ہین - نجاری ہین - بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہی کہ انکے اور انکے بھائی سہل کے قبضہ مین وہ زمین تھی جہان مسجد نبوی تعمیر ہوئی - انکی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکا مالک زمین مسجد ہونا نہین بیان کیا ہی کیونکہ انکے خیال مین مالکان زمین مسجد سہل اور سہیل پسران بیضاء ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد - سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہین - انکا نسب انکے بھائی کے بیان مین گذر چکا ہی - عمر بن قیس نے سعد بن سعید یحیی بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے مین مسجد نبوی مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے مین نے بھی نماز پڑھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے مجھکو دیکھا کہ مین دو رکعتین پڑھ رہا ہون آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتین ہین مین نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ مین اس حال مین آیا کہ اقامت ہو چکی تھی مین نے چاہا کہ مین آپکے ساتھ نماز پڑھ لون پھر (سنتین) پڑھون - آپ چپ ہو رہے اور آپکا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش ہو رہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ اسکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جسکی روایت ابن جنید اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انھون نے محمد ابن ابراہیم سے انھون نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اس حال مین کہ مین نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ انصاری ہین۔ بئر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان۔ انصاری ہین۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نام دیئے جو بدر مین شریک ہوے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوئے۔ انکے اولاد نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگون نے انکا نام سہل بتایا ہی قبیلہ بنی نجار سے ہین۔ بدر مین شریک ہوے۔ اور ہم انکا ذکر سہل کے نام مین کرچکے ہین اور یہی نام انکا زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگون نے انکا نام سہل بیان کیا ہو زمین مسجد نبوی مالک تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی سہل کے تذکرہ مین ہو چکا ہی۔ اور بعض لوگون نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی کہ سہیل بیٹے ہین رافع بن ابی عمرو کے اور انکا بدر مین شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور اسکے متعلق دونون تذکرون مین گفتگو ہوچکی ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔ قریشی ہین۔ عامری ہین۔ انکی والدہ ام حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔ خزاعیہ تھین۔ انکی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ قریش کے شریفون اور عاقلون اور خطیبون اور سردارون مین سے تھے۔ بدر کے معرکہ مین بحالت کفر گرفتار ہوے تھے انھون نے اپنے لبون پر نشان بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ انکے سامنے کے دانت اکھڑوا دیجئے تاکہ آپ کی مخالفت مین کبھی تقریر کرنے کھڑے ہون۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عمر انکو رہنے دو قریب ہی کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہونگے کہ تم انکی تعریف کروگے۔ اور یہ مقام اسوقت تھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھکر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔ اسوقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش سب کے پیچھے مسلمان ہونیوالے اور سب سے پہلے مرتد ہونیوالے نہ بنو خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلیگا جسطرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہین" اور جسطرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر مین تقریر کی اسی طرح انھون نے بھی بہت بڑی تقریر مین اسکو بیان کیا۔ اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ بدر کے دن انکو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے۔ جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دروازے

پر حاضر ہوئے ان لوگون مین سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے دن شیوخ مسلمین سے تھے - حضرت عمر کی طرف سے بلایا ہوا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال اور عمار وغیرہم کو اندر جانیکی اجازت دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگون کو دوست رکھتے تھے - ابو سفیان نے کہا مین نے آج کا ایسا دن سخت دن کبھی نہین دیکھا ہے کہ ان غلامون کو اندر جانے کی اجازت دیجاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہین ہماری طرف کچھ التفات بھی نہین ہوتا - سہیل بن عمرو (حسن کہتے ہین وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کسقدر عقلمند تھے) نے بیان کیا کہ اے لوگو جو کچھ غصہ کے آثار تمھارے چہرون پر مین انکو مین دیکھتا ہون پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو - لوگون کو اور تمکو دعوت اسلام یکسان دیگئی لوگون نے قبول کرنے مین جلدی کی اور تمنے دیر کی - آگاہ ہو خدا کی قسم وہ بزرگی جسمین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا چھوٹنا تمپر زیادہ سخت ہے نسبت اس دروازے کے جسپر تم رغبت کرتے ہو - پھر انھون نے کہا اے لوگو یہ لوگ تمپر سبقت لیگئے ہین جسکو تم دیکھ رہے ہو - خدا کی قسم جس بات مین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا کوئی رستہ نہین ہے - اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اسکو لازم پکڑو شاید تمکو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انھون نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جاملے - حسن کہتے ہین انھون نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالی اس بندے کو جو اسکی فرمانبرداری مین جلدی کرتا ہے مثل اس بندے کے نکریگا جو درنگ کرتا ہے - سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والونکو لیکر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے بہت لوگ وہین مرگئے - اور سوائے انکی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نرہا لوگ ان دونون کو لیکر حضرت عمر کے پاس آئے - اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور انکے گھر والون مین سے بجز عبد الرحمن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا - اور جب فاختہ اور عبدالرحمن واپس ہوکر آئے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جدا جدا ہوئے کا بھاگی ہونی سے نکاح کردو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالی نے ان دونون سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہین کہ سہیل طاعون عمواس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ۱۸ سنہ مین فوت ہوئے - یہ سہیل وہی ہین جنکے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا محمد بن سعد واقدی سے انھون نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قریش کے جن لوگون نے جنھون نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی انسے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور صدقہ دینیوالا نہ تھا - اور نہ کوئی آخرت پر انسے زیادہ توجہ کرنیوالا تھا - یہانتک کہ دبلے ہوگئے تھے اور انکا رنگ بدل گیا تھا - یہ بہت رونیوالے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے - یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے - اور وہ انکو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہانتک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے - ضرار بن ازور نے انسے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی پاس کیون نہین جاتے انھون نے جوابدیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لیگئے خدا کی قسم مین برابر جاتا رہونگا بیشک اسلام نے جاہلیت کی باتونکو دور کردیا اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قومونکو بلند کردیا جنکا ذکر بھی زمانہ جاہلیت مین نہین ہوتا تھا اور کاش مین بھی ان لوگون کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا - اور مین خدا کی قسمت کو اپنے حق مین یاد کرتا ہون کہ میرے گھر کے مرد اور عورتین اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام مین آگے بڑھ گیا اور اس سے مین خوش ہوتا ہون اور اسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ خدا مجھکو ان لوگونکی دعا کی برکت سے فائدہ پہونچایا کہ مین اس حالت مین کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہین ہلاک ہوا باوجود اسکے کہ مین تمام مشاہد یعنی بدر

Marfat.com

اور احد اور خندق مین شریک ہوا حالانکہ مین ان سب مین حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور مین ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا اب حضرت مین اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرماتا ہون حالانکہ مین مکہ مین ہون اور آپ اسوقت مدینہ مین ہین پھر سہیل کا عبداللہ جنگ یمامہ مین شہید ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیون کی شفاعت کریگا اور مین امید کرتا ہون کہ وہ سب سے پہلے جسکی شفاعت کرینگے وہ مین ہون۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ یرموک مین شہید ہوئے یہ گھوڑون پر مقرر تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ صفر کے واقعہ مین شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس مین فوت ہوئے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سید ۲) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی بن کعب یعنی عمرو بن قیس انصاری ہین۔ خزرجی ہین۔ صحابی مشہور کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہین۔ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

باب السین والواو

(سید ۱) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث نجاری ہین مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہین کہ مین نے سواد بن حارث سے پوچھا کہ تمھارے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع انکار کیا تھا انھون نے جواب دیا اگر تم انکے تعین خیر کے سوا اور کچھ کہو کیونکہ آپ نے انکو اونٹنی دیدی تھی اور فرمایا تھا کہ خدا انکو اسمین برکت دیگا اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہین سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

ابونعیم سواد وہی ہین جنھون نے گھوڑے کو آپکے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اسکی گواہی دی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ سواد بن قیس ہین اور ہم انکو اسکے بعد انشاء اللہ ذکر کرینگے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے بیٹے انکو نجاری بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اسمین تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچانتے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہین کہ وہ اپنے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اسکا انکار کردین اور یہ محاربی ہین جیسا کہ ہم انکو سواد بن قیس کے تذکرہ مین بیان کرینگے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

(سید ۲) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین حبہ بن خالد کے بھائی ہین اور ان دونو کے نسب مین اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ یہی کہتے ہین جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور انکا ذکر انکے بھائی حبہ کے تذکرہ مین ہو چکا ہے اور ہم پہلے ان دونون روایت کردہ حدیثین لکھ چکے ہیں

Marfat.com

ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مینے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونون کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہمنے آپکی اعانت کی جب آپ فارغ ہوے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہو جبتک کہ تمھارے سر ملتے رہین (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اسکی مان جنتی ہے اسکے اوپر کوئی غلاف نہین ہوتا پھر اللہ عزوجل اسکو روزی دیتا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سواء (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ۔ محاربی ہین ہمین ابوموسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواحمد مغفل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ محمد بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق گواہی دیدی آپ نے ان سے پوچھا تمنے کیونکر گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انھون نے جواب دیا کہ مینے آپ کی اور اس چیز کی جسکو آپ لیکر آئے ہین تصدیق کی ہے اور مینے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دین بس وہ کافی ہے بعض لوگون نے انکو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونون کو علحدہ علحدہ کر دیا ہے اور دونو کے دو تذکرے لکھے ہین حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ مین گفتگو ہو چکی ہے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ہین نجاری ہین مازنی ہین بعض لوگون نے انکا نام زیادہ بیان کیا ہے ۔ بصرہ مین رہنا اختیار کیا تھا ۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہین اسحاق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انھون نے حسن سے انھون نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا ۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے انکے پیٹ مین مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی ۔ انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجیے یا اسکی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لیو جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اسکو بوسہ دینے لگا اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے ہمین ابومنصور بن مکارم مودب نے اپنی سند سے ابوزکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علے ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی نے ہشام بن حسان نے ابن

سیرین سے انھون نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے پوچھا کہ خدا نے مجھے حسن عنایت کیا ہے اور مجھی وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور مین نہین چاہتا کہ اسکے مثل کسی اور کو ملے تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے جواب دیا نہین - لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگون کو حقیر جانے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ - انصاری ہین قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ انکے حلیف ہین اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہین - بدر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے تھے انھین نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر مین قید کیا تھا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خیبر کے عامل تھے اور یہ آپکے پاس ایک صاع عمدہ خرمے دو صاع ردی خرمے سے مول لیکر لائے تھے ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس بن سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے بدر کے دن صفون کو برابر کرتے تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپکا گذر سواد بن غزیہ بنی عدی بن نجار کے حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے آپنے انکے پیٹ مین چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد برابر ہو جاؤ سواد نے کہا یا رسول اللہ آپنے مجھکو درد پہونچایا اور حالانکہ آپکو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہذا آپ مجھکو بدلہ دیجئے آپنے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لیلو وہ آپکی گردن سے لپٹ گئے اور آپکے شکم مبارک کو بوسہ دیا آپنے پوچھا اے سواد تمنے ایسا کیون کیا انھون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اسکو آپ جانتے ہین اور مین قتل سے بے خوف نہین ہون اسوجہ سے مین دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور میرا بدن آپکے بدن سے مماس ہو - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعائے خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہین کہ مینے اس قصہ کو سواد بن عمرو کے تذکرہ مین نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ مین -

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب - ازدی دوسی ہین - انکو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ سدوسی ہین قبیلہ بنی سدوس سے ہین زمانہ جاہلیت مین کاہن تھے - یہ صحابی ہین - شاعر بھی تھے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ سواد بن قارب دوسی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے انسے پوچھا اب بھی تمکو کچھ کہانت یاد ہے انھون نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جبسے تمنے میرا استقبال کیا ہے ایسا کسی سے نہین کیا حضرت عمر نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمہاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم اے سواد مجھکو تمہارا ایک قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہذا تم اسکو مجھ سے بیان کرو انھون نے بیان کیا کہ مین زمانہ جاہلیت مین کہانت کرتا تھا ایک رات مین سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ مین تم سے کہتا ہون اسکو سنو مینے کہا بیان کر اس نے کہا عجبت للجن وانجاسہا ورحلہا العیس باحلاسہا ۔ تہوی الی مکۃ تبغی الہدی ۔ ما مومنوہا مثل ارجاسہا ۔ فارحل الی الصفوۃ من ہاشم ۔ واسم بعینک الی راسہا ۔ مینے کہ

اور ان کے بدبخت لوگوں سے تعجب کیا۔ اسکے بعد انہوں نے قصہ پورا آخر تک بیان کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جان لیا کہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے
اور کوشش نہ ایمان تلک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انکو خبر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ۔ انکا تذکرہ حمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ سنہ ۱۸ھ میں
وہاں داخل ہوئے انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سواد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالرحمن رکھا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ انکو زرین اور بعض ابن قیس کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعلبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں
انصاری ہیں سلمی ہیں۔ بدر اور احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے
اور انکے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہہ نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ جرمی ہیں ان سے سلم بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سے روایت کی اور انہوں نے سوادہ سے روایت کی
ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابوالنضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے مجھے چند اونٹ عنایت کیے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ تو انکو حکم دو کہ اپنے جانوروں کو اچھی
غذا دیا کریں اور انکو حکم دو کہ اپنے ناخون کاٹ ڈالیں اور انسے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو نہ زخمی کریں اسکی روایت ابو معشر نے سلم بن عبدالرحمن سے انہوں نے سوادہ کے غلام
سے انہوں نے سوادہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ قاری ہیں بعض لوگوں نے انکا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا
ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم انکو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ بھی وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ابھی گذر چکا ہے اور ان

Marfat.com

دونوں تذکرے انکو ابو عمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سوا ابن عمرو بن خطیلہ ایک ہی شخص ہیں بعض لوگوں نے ایک راء اور زیادہ کردی ہے اور بعض لوگوں نے نہیں زیادہ کی اور اسی وجہ سے ان دونوں تذکروں کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہیں لکھا ہے واللہ اعلم

(سیدنا سویبط رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ۔ بعض لوگوں نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہیں انکی والدہ کا نام ہنیدہ بنت خباب تھا یہ قدیم الاسلام ہیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکو موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں ذکر کیا ہے اور دوسروں نے [illegible] ذکر کیا ہے یہ وہی شخص ہیں جو ابوبکر اور نعیمان کے ساتھ شام کو گئے تھے اور نعیمان کو فروخت کردیا تھا ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ میں لکھیں گے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے [illegible] ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ میں [illegible] تھا کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے

(سیدنا سویق رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن عبید انصاری ہیں۔ احد میں شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا سوید رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ۔ فزاری ہیں۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے انسے لقمان بن عامر اور راشد بن سعد نے روایت کی ہے اور [illegible] دمشقی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابو حاتم نے انکی صحابیت سے انکار کیا ہے اور انکی روایت مرسل ہے جراح بن ملیح نے زبیدی سے انہوں نے [illegible] سے انہوں نے سوید بن جبلہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] اسطرح وارد ہوگی جسطرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہیں انہیں کی روایت ہے کہ عاریت واپس کی جاتی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سوید رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی ہیں ابو نعیم نے انکو کتاب المعرفہ کے علاوہ [illegible] بیان کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عبد اللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے [illegible] ابن ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو سلیمان دارانی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ایک شیخ نے جنکا نام علقمہ بن یزید بن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات آدمیوں کے ساتھ وفد میں آیا [illegible] ہماری علامت اور [illegible] پسندیدہ معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم مومن ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے تو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ پندرہ چیزیں ہیں پانچ ایسی ہیں جنکا آپکے قاصدوں نے ہم کو ایمان لانیکا حکم دیا ہے اور پانچ ایسی ہیں جنکا آپکے قاصدوں نے ہمکو عمل کرنیکا حکم دیا ہے اور پانچ ایسی ہیں جو ہم خود زمانہ جاہلیت سے عادی ہیں اور ہم ان پر قائم ہیں مگر یہ کہ آپ انمیں سے کسی کو ناپسند فرمائیں تو ہم چھوڑ دیں آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جنپر ایمان لانیکا تمہیں میرے قاصدوں نے حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہمکو خدا اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لانیکا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جنپر تمہارے قاصدوں نے عمل کرنیکا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہمکو

حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون ہیں جنسے تم جاہلیت میں متصف تھے ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں مستقل رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کی شماتت پر صبر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداود تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمرو یعنی ناقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے انھون نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے لئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور انکو انکے دشمنون نے پکڑ لیا اور ان لوگون نے قسم کھانے سے انکار کیا اور مینے قسم کھالی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیے گئے پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوم نے قسم کھانے سے انکار کردیا اور مینے آگے بڑھکر قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں آپنے فرمایا تمنے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسکی روایت احمد بن حنبل نے زبیری سے انھون نے اسرائیل سے انھون نے یونس سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابراہیم سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جرانی ہیں - رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ندیر آئے تھے انکو موسیٰ بن سہیل نے ان لوگون مین بیان کیا ہے کہ جو فلسطین مین مقیم ہوے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

سلمان فارسی کے غلام تھے انکو بخاری نے ذکر کیا ہے اور انکو صحابی بتایا ہے اسکو انھون نے ابن قہزاد سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت بن خالد بن عقبہ بن حوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں - ہمین عبیداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ سوید بن صامت قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے مکہ مین حج یا عمرہ کی نیت سے آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا قصد کیا اور انکو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس بھی ہی کوئی کتاب ہے جیسی میرے پاس ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمھارے پاس کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ مجلہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے سامنے پیش کرو انھون نے آپکے سامنے پیش کیا آپنے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور جو میرے پاس ہے وہ اس سے بھی افضل ہے یعنے وہ قرآن جسکو خدا نے مجھپر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپنے انکے سامنے قرآن شریف پڑھا اور انکو اسلام کیطرف بلایا انھون نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس گئے اور کچھ دنون نہیں رہنے پائے تھے کہ انکو خزرج نے قتل کر ڈالا اور انکی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال مین

Marfat.com

مسلمان رہتے تھے - انکا قتل بعاث کے دن ہوا تھا - ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھکو انکے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگونکو بھی ہوا - ابن اسحق نے ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ بہت اچھے شاعر تھے اور انکے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے اور انکی حکیمانہ شاعری کی وجہ سے انکی قوم کے لوگ انکو کامل کے لقب سے پکارتے تھے اور انھیں کے یہ اشعار ہیں الا رب من ندعو صدیقا ولو تری مقالته بالغیب ساءک ما یفری مقالته کالشہد ما کان شاہدا وبالغیب ماثور علی ثغرة النحر یسرک بادیه وتحت ادیمه نمیمة غش تبتری عقب الظهر تبین لک العینان ما هو کاتم من الغل والبغضاء والنظر الشزر فرشنی بخیر طالما قد بریتنی وخیر الموالی من یریش ولا یبری - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر جہنی ہیں - قدیم الاسلام ہیں - حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے اور بیعۃ الرضوان میں بیعت کی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جو اپنے قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے انکا تذکرہ طبری نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگ انکو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمعیل بن علی اور ابن عبید وغیرہ نے اپنی سند و بیع محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارہ میں دریافت کیا آپ نے انکو منع کیا انھوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کیجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اسکی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے طارق بن سوید سے کی ہے اور انھوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انھوں نے سند میں عن ابیہ ذکر کیا ہے اور ابو النضر اور ابو عامر عقدی اور عبید اللہ بن عبد المجید نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سوید ابن طارق سے اسکی روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید بن حارثہ - انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے انسے مجمع بن یحیی نے روایت کی ہے - انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحیی سے انھوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی کے ذریعہ سے اسکی روایت وکیع اور عبد الواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہانی ہیں اور بعض لوگ الہانی کی جگہ کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی انکی قبیلہ اشعریین کا ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے عبد اللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۵ آگاہ رہو اکثر وہ لوگ جنکو تو دوست سمجھتا ہے اگر تو انکی غائبانہ گفتگو سنے تو انکی افترا پردازی تجھکو بری معلوم ہو - سامنے تو انکی باتیں شہد کی طرح ہوتی ہیں - مگر پیٹھ پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں -

Marfat.com

سنایا مجھسے اس شخص نے بیان کیا جسنے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل یمن کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف (علیہ السلام کو) یعقوب علیہ السلام کی اولاد کیواسطے معین کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی جرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انھوں نے عقبہ بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے جو صحابی ہیں کی روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس آرہے تھے کہ آپنے احد کو دیکھکر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو دوست رکھتے ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سفطہ کے متعلق روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن معاذ انصاری ہیں۔ یہ ایک قبیلہ کے شخص ہیں انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انھیں کی اولاد ابراہیم بن حیان ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طرد۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان میں بھائی چارا کرا دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش انصاری ابن یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا جو نفاق کیوجہ سے بنائی گئی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف ابن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی ابن سعد عشیرہ جعفی ہیں انھوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گذاری تھی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لے آئے تھے اور آپکو دیکھا نہیں تھا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اسکو انھوں نے صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے دن مدینہ میں پہونچے انکی پیدائش عام الفیل کی ہے ہمکو [illegible] ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داود سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے عثمان بن ابی زرعہ سے انھوں نے ابو لیلیٰ کندی سے انھوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے صدقہ لینے والا آیا میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سیکھا تھا کہ متفرق (اشیاء) یکجا کی جائیں

اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اسکی روایت کی ہے اور ہمین اتنا اور بڑا یا ہے کہ انکے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لیکر آیا انھون نے اسکے لینے سے انکار کردیا۔ پھر اس سے کم درجہ کی لایا انھون نے اسکے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کون سی زمین مجھے اٹھائیگی اور کون آسمان مجھپر سایہ ڈالے گا جب کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمانون کا بہترین مال لیکر جاؤنگا اور یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے تھے۔ لوگون نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اسکے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوے تھے اور حجاج کے زمانہ مین ۸۰ھ اور بروایتے ۸۱ھ یا ۸۲ھ مین مقام کوفہ انتقال کیا انکی عمر ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ یا ستائیس سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدی ہین۔ انکی کنیت ابو مرحب یا ابو صفوان ہے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مود میانے جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم سرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے سوید بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لیکر مکہ مین آئے اور ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے مجھسے ایک ازار مول لی اور اس جگہ ایک شخص تھا جو اجرت لیکر تولنے کا کام کرتا تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہین لوگون نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ابن مبارک اور ابو الاحوص اور حمانی اور ابو عبد الرحمن مقری نے ثوری سے انھون نے سماک سے انھون نے سوید سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے جسطرح کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے اور غندر نے اسکی روایت شعبہ سے انھون نے سماک سے کی ہے کہ انھون نے کہا ہمین مالک یعنی ابو صفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ انکی کنیت ابو مخشی ہے۔ طائی ہین اور بعض لوگون نے انکو ازید بن مخشی بتلایا ہے ابو معشر وغیرہ نے بکو شرکا بدر مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن بن عائذ بن منجا بن حجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب ابن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہین۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہین

عثمان بن عمرو اور انکے بھائی اُسکی اولاد اپنی ماں مزینہ بنت کلب بن وبرہ کیطرف منسوب ہوتی ہیں اور مزینہ کہلاتی ہیں انکی کنیت ابو عدنان جو اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے انھوں نے ہلال بن یساف سے انھوں نے سوید بن مقرن سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کیواسطے سوا ایک لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اسکو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم لوگ اسکو آزاد کر دیں اور انھیں سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی حارثی ہیں احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یلیح بن عمرو بن عولیس یعنے ابو بکر اور ابو عبد اللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں کو ابو عبد اللہ یعنی محمد بن اسمعیل جعفی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے بشیر بن یسار سے انھوں نے سوید بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر کے سال نکلے یہانتک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء میں پہونچے آپنے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپنے اُسکے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپنے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے واسطے اُٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہیں۔ بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے انسے ایاس ابن زہیر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اسکو اسی طرح روح بن عبادہ نے ابو نعامہ سے انھوں نے ایاس بن زہیر سے انھوں نے یزید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبد الوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انھوں نے ایاس سے انھوں نے سوید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی ہیں اور بروایتے عبدی ہیں دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبد القیس کا اور دیل کا نسب اسطرح ہے کہ دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی ابن عبد القیس اور ابو احمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبد مناہ بن اد سے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے بعض لوگ انکو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحییٰ یعنی ابو نباتہ نے ہشام بن سعد سے انھوں نے حاتم بن ابی نصر

انھوں نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے سوید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے والوں کو دعا دی ہے اور انکو ابن وہب نے ہشام سے انھوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو سوید نے بیان کیا انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے —

باب السین والیاء

(سیدنا) سیابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم سلمی ہیں۔ انکا نسب اسطرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور یہ وہ زن ہے جو تھی نسبے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ یہ اور انکے بھائی حجاف اسی حلیم کو فہ سے آئے تھے سروج اور عقبہ ان کی بہت اولاد ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن بلز۔ ابو العشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو یسار کہتے ہیں بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ انکا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے ہمکو ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبتہ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر زید بن عبد العزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو العشراء دارمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہوتا آپ نے جواب دیا کہ اگر تم اسکے ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن روح یا روح بن یسار۔ اسیطرح سے شامیوں کی حدیث اس بارہ میں شک کے ساتھ وارد ہوئی ہے اسکی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابہ یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو المثبت اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنوں تک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سیلان (رضی اللہ عنہ)

عبد الصمد کے والد ہیں۔ عبد اللہ بن عقیل نے عبد اللہ بن سیلان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل تبوک کے پاس گئے اور فرمایا اے اہل تبوک کیا جو کچھ تم سے رب نے وعدہ کیا تھا اسکو تم نے سچ پایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جسطرح تم سنتے ہو اسیطرح یہ لوگ بھی سنتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے

Marfat.com

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی یزن - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپکے دادا عبدالمطلب کو آپکی نبوت اور آپکے حالات سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اکیدر ذی یزن نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جسکی قیمت ۳۳ اونٹوں کے برابر تھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سیف (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معدی کرب - کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں - ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے آپ نے انکو انکی قوم کا موذن کردیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے انکا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسیطرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی بن ثابت سے انھوں نے حارثہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھ سے بنی بجیلہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا یا رسول آپ مجھے میری قوم کی موذنی عنایت کردیجئے آپ نے مجھے عنایت کردی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم کا موذن کردیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے - اور انھیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کیلئے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور انکو انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں اور انھوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی واللہ اعلم —

(سیدنا) سیف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن احمر بن غریب جمال بن نمران بن حارث ابن جبران بن وائل بن رمین - رعینی ہیں - حبشانی ہیں ابوتمیم حبشانی کے بھائی ہیں یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائی اور معاذ بن جبل سے قرآن شریف پڑھا - اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے انسے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے —

(سیدنا) سموءہ (رضی اللہ عنہ)

البقاعی ہیں انسے منصور بن فتح یعنی فتح بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپکی زبان مبارک سے حدیث سنی ہے ہم بلقا سے مدینہ کو گیہوں لادکر لائے اور اسکو فروخت کرکے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہمکو اسکی خریداری سے منع کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپنے منع کرنیوالوں سے فرمایا کہ کیا تمکو اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جسکو

لا دکر لیجاتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دو تاکہ لیجائیں تمکو ملتان کے بسنے والے نصرانی تھے مذہب حج کے قصد سے پہر مسلمان ہوئے اور انکا اسلام بہتر ہوا اور ایکسو بیس برس زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

باب الشین والالف والیاء

(سیدنا) شافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی ہیں مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے انکی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابو بکر بغدادی نے روایت کی ہے جسکی خبر ہمیں ابو موسی مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور عبد الرحمن بن عبد الواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جنکی طرف شافعی منسوب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن کی حالت میں ملے اور انکے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہوگئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شاہ (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا ذکر ابو سلمہ کی حدیث میں ہے جسکی روایت انھوں نے ابو ہریرہ سے کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی نسبت آپ سے سنا ہے کہ یہ بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اسکی تر گھاس اکھاڑی جائے اور اسکا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یا رسول اللہ میرے واسطے اسکو لکھ دیجئے آپنے حکم دیا کہ اسکو ابو شاہ کے لیے لکھ دو اسیطرح اسکو اسمعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انھوں نے ابو سلمہ سے نقل کیا ہے اور یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے یہ روایت کی ہے انھوں نے ابو شاہ کہا اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) شباث (رضی اللہ عنہ)

بن خدیج بن سلمہ بن اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر بن ضحیان - بلوی ہیں - بنی حرام بن کعب انصاری کے حلیف ہیں انکے والد عقبہ میں شریک تھے اور یہ عقبہ کے دوسرے دن پیدا ہوئے اور انکے بیٹے شباث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے شباث کی والدہ منیع کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن جندی بن سنان بن ابی کی بیٹی زینب تھیں یہ سلمیہ تھیں یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ خیبر میں شریک ہوئی تھیں اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) شبث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بلوی ہیں فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں انکا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انھوں نے ابان سے انھوں نے شبث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کو قیامت کے دن ایک کتاب دی جائیگی جسمیں اسکی نیکیاں لکھی ہونگی الی آخرہ - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) شبر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ یعنی عمرو بن حرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی ہیں - دارمی ہیں - حاکم یعنی ابو احمد نیشاپوری نے بیان کیا کہ شبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم پر عہدہ تحصیل وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی صفوان کو بعض لوگ صفوان بھی پڑھتے ہیں ابن الدباغ

(سیدنا شبرمہ رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہی۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ عطا نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپنے اسکو بلا کر پوچھا کہ تمنے حج کیا ہی اس شخص نے جواب دیا نہیں آپنے فرمایا یہ تمہاری طرف سے ہی اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہی پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم ہی اور پہلی روایت صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

عبد الرحمن بن شبل کے والد ہیں۔ ان سے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہی یہ اور انکے بیٹے دونوں غیر معروف ہیں۔ اور انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے منع کیا ہی صحیح نہیں جیسا دراقع روایت سے ایک اور حدیث ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم ہو گی یہانتک کہ گھوڑے کی نعل لیجائے اور کہا جائے کہ یہ گھوڑے کی نعل ہے۔ یہ حدیث منکر ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

ابن معبد مزنی ہیں اور بعض لوگ انکو ابن خلید اور بعض ابن خالد کہتے ہیں۔ طبری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہی کہ شبل بن معبد بن عبید بن حارث بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی ہیں اور ایسے ہی مثل انکا نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی۔ یہ ابو بکرہ کے مادری بھائی ہیں یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمیں ابن جمعہ و بن سعد نے اجازۃ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہی آپنے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر آپنے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اسکو فروخت کر ڈالو اگرچہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدلہ میں ملے ابن عیینہ نے اس حدیث میں شبل پر کوئی فرق نہیں ذکر کیا ہے یہی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے کی ہی اور کہا جاتا ہی کہ یہی صحیح ہی اور ابو عثمان نہدی نے روایت کی ہی کہ ابو بکرہ اور نافع بن علقمہ اور شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انھوں نے انکو اسطرح دیکھا جسطرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں وہ کہتے ہیں اتنے میں زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہی جو سچی گواہی دیگا انھوں نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور اٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کوڑے لگوائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔ اور انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی کہ شبل بن معبد کو طبرانی نے ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے انکو اور شبل بن خالد کو ایک بنایا ہی۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہیں اور انھوں نے مغیرہ پر گواہی دینے کے واقعہ کو مثل ابو نعیم کے بیان کیا ہی۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عبد اللہ بن مندہ اور ابو عمر اور ابو احمد عسکری نے دونوں کو ایک شخص بیان کیا ہے ان میں ابو نعیم کی موافقت کی ہی واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن مهان بن وہب بن لقیط بن یعمر شدلخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی الکلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپ نے ہمیں سورۂ روم پڑھ کر اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے انسے عبد الملک بن عمر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اسکی روایت شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب ابن اسید سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ یا ابن ابی مرثد غسانی ہیں۔ انکا ذکر اس تحریر میں ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھکر علاء بن حضرمی کو دی تھی۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھوں نے راشد بن سعد سے انھوں نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اسکی گرمی اور سرمی دوزخ سے ہے۔ اسکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حیہ۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے۔ بجلی ہیں۔ احمسی ہیں۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ انکی روایتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد کے لوگوں سے ہیں یہ اپنی داڑھی زرد رنگتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء والحیم

(سیدنا) شتیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شکل بن حمید۔ عبدی ہیں کوفی ہیں۔ کہتے ہیں کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھوں نے اپنے والد اور حضرت حفصہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا

(سیدنا) شجارہ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

سلمی ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہو اور سانکو ابو احمد عسکری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی -

(سیدنا) شجاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب - ربعض لوگ انکو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی کہتے ہین بنی عبد الشمس کے حلیف ہین - انکی کنیت ابو وہب ہی - یہ قدیم الاسلام ہین - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب انکو خبر پہونچی کہ مسلمان ہوگئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی - یہ اور انکے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر مین شریک تھے اور یہ تمام مشاہد مین رسولخدا صلعم کے ہمراہ شریک تھے حضرت نے انکے اور ابن خولی کے درمیان مین بھائی چارہ کرایا تھا - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا تھا - اسکو ابو عمر نے لکھا ہی - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے محمد ابن اسحاق تک یہ روایت روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا - اور دونون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا - شجاع یمامہ کی جنگ مین کچھ اوپر چالیس برس کی عمر مین شہید ہوئے - یہ لاغر اور جھکے ہوے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) شجرہ (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین - انکا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ مین کیا ہی - ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہی - اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہین جنھون نے انس وغیرہ سے روایت کی ہی - احوص بن خوات نے خالد بن طہمان سے انھون نے شجرہ کندی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر حاضر ہوے لوگون نے اسکی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے دفن کررہے تھے کہ اتنے مین جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالی نے ان لوگون کی شہادت کو مقبول کرلیا اور اس شخص کی ان باتون کو جنکو وہ نہین جانتے تھے بخش دیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

باب الشین و الدال

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن انسع - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہین - کوفی ہین - ابن مسعود سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید سلمی ہیں۔ مدنی ہیں عمر بن علی بن ہشام ابن شداد بن اسید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیمار ہو گیا۔ آپنے پوچھا اے شداد تمکو کیا ہوا۔ انھون نے جواب دیا کہ میں بیمار ہو گیا ہون اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہو جاتا۔ آپنے پوچھا تمکو اسکے پینے سے کون چیز منع کرتی ہے میں نے جواب دیا کہ ہجرت آپنے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا شداد (رضی اللہ عنہ

ابن اوس بن آسیہ۔ جہنی ہیں۔ انکی کنیت ابو عقبہ ہے انکا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ انسے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیۃً دیا آپنے انسے پوچھا کہ تم اسکو کہان سے لائے انھون نے جواب دیا کہ مقام ذی الضلال سے لئے فرمایا نہیں بلکہ ذی الہدی سے (یہ یمامہ کے مقابلہ میں ایک وادی ہے جسکا نام الہدی ہے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہیں۔ انکا نسب انکے والد اور چچا کے تذکرہ میں ہو چکا ہے انکی کنیت ابو یعلی تھی اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس میں فروکش ہوئے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم میں سے ہیں ان سے شام والون نے روایت کی ہے۔ الک نے بیان کیا ہے کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ انکے بھتیجے ہیں انسے انکے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید اور ابو اشعث صنعانی اور ابو ادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہے۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خدا ترس تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافا بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر ابن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالرحمن بن غنم نے بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کے بڑے لوگ اگلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلینگے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہیں کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹین بدلا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان میں حائل ہے پھر اٹھ بیٹھتے اور صبح تک برابر نماز پڑھتے رہتے ابو الاشعث نے شداد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ رمضان کو

جاتا رہا کہ آپنے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھکر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونون کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۵۸ھ مین بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۶۴ھ مین انکا انتقال ہوا۔ ابن مندہ نے موسی ابن عقبہ سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت موسی ابن عقبہ سے شداد بدر مین شریک ہوے تھے اسمین وہم ہی کیونکہ موسی نے بیان کیا ہی کہ شداد کے والد اوس ابن ثابت بدر مین شریک ہوے تھے اور بعض راویون سے اسمین وہم ہوگیا ہی لیکن ابن مندہ وغیرہ نے شداد ہی کو ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہی کہ انہون نے کہا شداد بن ثمامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھدین آپنے انکو تحریر لکھدی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے واسطے روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ انصاری ہین۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمران کو جہنی بتاتے ہین۔ اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہون انکی کنیت ابو عقبہ ہی انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ انسے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین جو کچھ چاہے بھول جاؤن مگر مین اسکو نہ بھولون گا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہی اس حال کہ آپ اپنے بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عارض جشمی ہین۔ انھین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف جانے کی بابت کہا ہی۔

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا ✿ وکیف ینصر من ہو لیس ینتصر ✿ ان التی حرقت بالسد فاشتعلت ✿ ولم یقاتل لدی احجارہا ہدر ✿ ان الرسول متی ینزل بدارکم ✿ یرحل ولیس بہا من اہلہا بشر ✿ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ قتبانی ہین۔ بنی حارث ابن کعب کے وفد مین ۱۰ھ مین خالد بن ولید کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہوگئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱؎ تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ خدا اسکو ہلاک کرنے والا ہی۔ اور کیونکر مدد کریگا وہ جو بدلہ نہین لیسکتا ہی ✿ بیشک جو مقام سد مین جلایا گیا اور وہ بھڑک اوٹھا اور اسکے قریب کوئی لڑائی نہین ہوئی اسکا جلانا درست ہی۔ بیشک رسول جب تمہارے شہر مین آئینگے تو برکت ہوگی اور جب جائینگے تو بے برکتی ہو جائیگی ۱۲

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جبل بن اقب بن خبیب بن عمرو ابن غنیان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں فہری ہیں۔ یہ کرز بن جابر کے چچازاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابو مستورد ان کے بیٹے کے نام سے ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے مستورد بن شداد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبد اللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبد اللہ بن شداد کے والد ہیں۔ انکو ہادی اسوجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانوں کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہم زلف تھے کیونکہ یہ سلمیٰ بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمیٰ اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابو بکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کی مادر زاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپنے آگے بڑھکر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھال کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا آپکی پیٹھ پر ہے پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک سجدہ اسقدر دراز کیا کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہو گئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپنے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھپر سوار ہو گیا تھا اسوجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

حنفی ہیں بعض لوگ انکا نام شرحبیل بیان کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ انکا ذکر شرحبیل کے نام میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زرعہ حضرمی ہیں۔ حضرموت کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ وہ جنھوں نے اسلام قبول کیا تھا انکا ذکر ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحبیل (رضی اللہ عنہ)

کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپنے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور لوگوں کو تین صفوں میں کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہیں۔ اور ابو نعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ ہمدانی ہیں۔ انکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہیں۔ ان سے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو موسی کہتے ہیں کہ انکو ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

منقری ہیں۔ صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابو یزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انھوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو یزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اسکی اولاد خدا کی راہ میں لگی ہو تو وہ انکے اعمال کے فضل سے جنت میں داخل ہوگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ہیں اور بعض لوگ انکو اوس بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ملک شام کے شہر حمص میں رہتے تھے ہمیں عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابن ابن محمد نے بیان کیا عصام کہتے ہیں کہ وہ شرحبیل ابن اوس

صحابی نسے روایت کرکے خبر دیتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر پیے اسکے کوڑے لگاؤ اور اگر پھر پیے تو اسکو مار ڈالو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شرحبیل اور شرحبیل دونون بھائی ہین۔ اور دونون صحابی ہین۔ اور مقام رہا مین دونون کا حصہ تہا اور دیکتے تہے مجہسے اسکی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی ہین بعض لوگون نے انکا نام شراحیل بتایا ہے انکی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت مین ہے جسمین سر پہٹنے کا ذکر ہے کہ انہون نے اپنے سر پہٹ جانے کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپنے اسپر دم کر دیا اور اپنا دست مبارک اسپر رکہدیا بعد اسکا کچہہ بہی اثر نہ معلوم ہوا ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکہا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالجوشن ہے۔ صحابی ہین۔ انکا ذکر باب الہمزہ والذال مین گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب۔ شفا بنت عبداللہ کے شوہر تہے انکا ذکر اس حدیث مین ہے جسکی روایت اوزاعی نے زہری سے انہون نے ابو سلمہ سے انہون نے شفا بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انہین نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت مین تہین اور انہون نے شرحبیل کو گہر مین پایا الی آخرہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکہا ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اسمین دو جگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ حبیب بیان کیا اور ابنتی کو النبی سے بدل دیا اور دونون تصحیفین کہلی ہوئی ہین اور یہ ایک عجیب (و غریب) غفلت ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ یہ انکی والدہ کا نام تہا۔ اور انکے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبدالعزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر (غوث تمیم بن مر کے بہائی ہین) تہا۔ بعض لوگ انکو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہین انکی کنیت ابو عبداللہ تہی۔ انکی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تہین۔ شرحبیل بنو زہرہ کے حلیف تہے۔ انہون نے بنو زہرہ سے اپنے مادر زاد بہائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تہا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو انکی والدہ حسنہ نے انکا رہین سے قبیلہ بنی زریق کے ایک آدمی سفیان نامی سے شادی کر لی جنکو سفیان بن معمر کہتے تہے کیونکہ معمر نے انکو متبنی کیا تہا اور انکی شادی حسنہ کے ساتہہ کرادی تہی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تہے پہر سفیان سے دو لڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوئے۔ شرحبیل اور انکے بہائی قدیم الاسلام ہین اور انہون نے مع اپنے بہائیون کے حبشہ کو ہجرت کی تہی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانون مین فروکش ہوئے اور

شرحبیل بھی اپنی مادری بھائیون کے ساتھ رہے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سفیان اور انکے دونون صاحبزادون کا انتقال ہو گیا اور ان لوگون سے کوئی اولاد نہین تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور انسے حلف کر کے انھین مین جا پڑے - ابو سعید معلی زرقی نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس دعوی کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہین (ب) انکو دوسرون کی طرف جانیکا اختیار نہین ہی شرحبیل نے کہا مین انکا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیون کے ساتھ رہتا تھا جب انکا انتقال ہو گیا تو جن لوگون سے میرا دل چاہا مین نے حلف کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای ابو سعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ انکو اپنا اختیار ہی اور وہ گواہ نہ پیش کر سکے اسوجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے زبیر بیان کرتے ہین کہ سفیان بن معمر کی بی بی حسنہ نے شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ انکے بیٹے نہین ہین لیکن متبنی کرنے کی وجہ سے انکی طرف منسوب ہین اور یہ مقام عدول کے باشندے ہین جو بحرین کا ایک گوشہ ہی اسکی طرف عدولی کشتیان منسوب ہوتی ہین ابو عمر کہتے ہین کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیون مین سے ہین حضرت ابو بکر اور عمر نے انکو شام کیطرف سردار لشکر کر کے روانہ کیا تھا اور علاقہ شام مین یہ برابر حاکم رہے یہانتک کہ طاعون عمواس مین سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال کیا یہ اور ابو عبیدہ بن جراح دونون ایک ہی دن طاعون مین فوت ہوئے ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر نے عبد الرحمن بن غنم سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا جب شام مین طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے بھاگ کر گھاٹیون اور نالون مین چلے جاؤ - اسکی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوی وہ بہت غصہ ہوے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوے اور اپنے نعلین ہاتھ مین لٹکائے ہوے آئے اور کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسوقت رہا ہون کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے - یہ طاعون تمھارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور تمسے پہلے نیک لوگون کی موت ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سمط ابن اسود بن جبلہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سمط بیٹے ہین اعور بن جبلہ بن عدی کے - انکا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ مین گذر چکا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہی - انکی کنیت ابو یزید تھی حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور انکی جنگ مین انکا بہت کچھ اثر تھا - اسکا سبب یہ ہی کہ حضرت علی نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انھون نے مہینون انکو روک رکھا لوگون نے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہین انکو بلاو تاکہ جریر سے مناظرہ کرین -
حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور انکے راستہ مین ان لوگون کو مقرر کر دیا جو لوگ حضرت علی حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انھین لوگون مین سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابو الاعور سلمی وغیرہم تھے - شرحبیل نے جریر سے مگر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جا کر اسکی خبر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگون کو بلایا اسکے متعلق بہت سے اشعار ہین جنکو لوگون نے اپنی کتابون مین ذکر کیا لہذا ہم انکو لکھکر طول دینا نہین چاہتے ہین

Marfat.com

اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اسکے متعلق ہو۔ شرحبیل باللدین فارقت امرنا ۔ ولکن لبغض المالکی جریر ۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین اور بعض انکے صحابی ہونے مین انکار کرتے ہین ۔ انسے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم نے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ رہیگا جو حکم خدا پر قائم رہیگا اسکو مخالف کی مخالفت ضرر نہ دیگی انھون نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہی ۔ انکی وفات ۵۶ھ مین ہوئی اور حبیب انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ ۵۶ھ مین انتقال کر گئے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ۔

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہی بعض لوگ ابو عتبہ کہتے ہین ۔ جعفی ہین اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا ۔ انکا شمار اعراب بصرہ مین ہی ۔ انکی روایت کردہ حدیث کو خالد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہی کہ انھون نے کہا جس شخص پر تجارت دشوار ہو جاے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے انکی روایت سے بہت حدیثین ہین انمین سے ایک یہ ہی کہ ایک شخص کو بخار آیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ بڑھنے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی ۔ ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ حنبل بن اوس جعفی ہین اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہی ۔ میرا گمان ہی کہ یہ شرحبیل وہی ہین جنکے تذکرہ مین ابو عمر نے لکھا ہی کہ یہ جعفی ہین اور جنکی روایت سے پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہی واللہ اعلم ۔

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال ۔ انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہی ۔ زہری نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس مین فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری کے ساتھ روانہ کیا ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی الی شرحبیل ابن عبد کلال والحارث بن عبد کلال ونعیم عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر وہمدان الی آخرہ ۔ یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ مین گذر چکی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی ۔

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہم)

انکی کنیت ابو عمرو ۔ انکو ابن قانع نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے عبد الوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انھون نے اپنے والد انھون نے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ایک آدمی نے اپنی عورت کی پیٹ پر ایک شخص کو پایا اسکو تلوار سے مار ڈالا ۔ آپنے جواب دیا کہ کتاب اللہ مین تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو ۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہی

ف اس شرحبیل نے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہین کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے اسمین شاعر نے جریر کو مالک بن سعد بن عبد بن اقرن بن عمرو بن انمار کیطرف

Marfat.com

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں طائف میں فروکش ہوے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو سجدون کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن انکی روایت کی سند قابل بحث نہیں ہے یہ ان پانچ شخصون میں سے ہیں جنکو قبیلۂ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونیکی خبر بھیجی تھی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انھون نے لکھا ہے کہ انکی وفات سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مصعب ہے۔ قاضی ابو احمد غسانی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے انسے انکے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان کر خریدا وہ اس عیب اور گناہ میں شریک ہوا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے انکی روایت کردہ حدیث کو اسماعیل بن ایاس عفیف نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے دلائل النبوت میں نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

مجہول شخص ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انھون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا خدا کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بیشک آپ نے اپنے خدا کے پیغام کو پہونچا دیا اور جس بات کا آپکو حکم دیا گیا تھا اسکو ظاہر کر دیا۔ یہ بہت دراز حدیث میں ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں یہ ان لوگون میں سے ہیں جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوے اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ عمرو بن قیس ملائی نے مخلم بن وداعہ یامی سے انھون نے شریح حمیری سے روایت کی

کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا جسوقت آپکو لیکر اونٹ پر ابر کھڑا ہوگیا آپنے فرمایا لبیک اللھم لبیک آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق مین تکبیر کہنے کی حدیث بھی انسے مروی ہے اور انکی نسبت یافعی اور حمیری جو مذکور ہوئی ہے اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔ مین گمان کرتا ہون کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہین جنکا ذکر آگے آتا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے لیکن انکے والد کا نام نہین بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ انکی کنیت ابو امیہ ہے اور بعض لوگ انکو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہین اور بعض کا بیان اسکے خلاف ہے اور بعض لوگ انکو کندہ کا حلیف بتاتے ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات مین اختلاف ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدہ پر قائم رہے اور انکی مدت قضائت سائھ سال رہی۔ یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ انکو شعر گوئی مین اچھا ملکہ تھا۔ انکے اشعار اکثر لوگون کی نوک زبان رہتے تھے۔ یہ کوسج تھے یعنی انکے چہرے پر بال نہ تھے۔ علی بن عبد اللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا معاویہ سے انھون نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یمن مین میرا ایک کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم انکو لے آؤ جب یہ لیکر آئے اسوقت آپ کی وفات ہو چکی تھی اور جب یہ ۲۲ھ مین قاضی ہوئے تو آپ نے خواب مین بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگون سے زیادہ جانتے ہین۔ شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو۔ اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لیگیا اور انھون نے وہان ایک سال قضائت کی؛ اور زیاد نے شریح کے لوٹنے تک مسروق بن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔ بصرہ مین انکا قیام سال بھر تک رہا۔ اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انھون نے استعفا دیدیا اسنے انکا استعفا منظور کرلیا اور انکی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسیٰ کو قاضی مقرر کیا۔ امام شافعی بیان کرتے ہین کہ شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے قاضی نہ تھے لوگون نے انسے پوچھا آیا وہ کسکی طرف سے حاکم تھے انھون نے جواب دیا ابن زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔ لیکن امام شافعی کی اس روایت مین عذر ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ انکے احکام اور علم و حلم اور دینداری کے متعلق بہت خبرین ہین جنکو بیان کرکے ہم طول دینا نہین چاہتے ہین۔ یہ ۸۷ھ مین سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ انکی وفات ۷۶ھ مین ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے ۷۹ھ مین انتقال کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۹۶ھ مین انکا انتقال ہوا۔ اشعث بن سوار بیان کرتے ہین کہ شریح نے ۱۲۰ برس عمر پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

حضرمی ہین۔ وہ افضل صحابہ مین سے ہین ابن سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سائب بن یزید سے روایت کرکے کہا ہے کہ ذکر رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔ اسکی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے نکی ہی کہ انھوں نے کہا آپکے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔ اور یہ انکا وہم ہی اور ہم اسکو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شریح حجازی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے ابوالزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہی وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسکو علماء سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ پرند دریائی کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوذکریا نے انکا اسنتدراک اپنے دادا پر کیا ہو حالانکہ انھوں نے لکھا ہو کہ شریح ابو شریح کے بیٹے ہیں اور ابوذکریا اور ابوموسی نے شریح کو صحابی لکھا ہی اسوجہ سے ابوذکریا پر انکا حال پوشیدہ ہوگیا واللہ اعلم

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ مزنی ہیں یہ بنی بن جرش بن عثمان بن مزینہ کی اولاد میں ہیں۔ یہ انکا نسب والدہ کی طرف سے ہی۔ اور انکے والد عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ انکی اولاد کی نسبت مزینہ کی طرف ہوتی ہی اسوجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت انکی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہی یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلہ مزینہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ سعدی ہیں قبیلہ سعد بن ابی بکر سے۔ صحابی ہیں انکو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیرہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

کلابی ہیں۔ ذواللحیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہی۔ انکا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شریح رضی اللہ عنہ

ابن عمرو۔ خزاعی ہیں۔ انکا ذکر ابن شاہین نے حروف شین میں اسی طرح کیا ہی۔ اور انکی روایت سے بیان کیا ہی کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسکو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔ اور تحریم مکہ کی دلیل احدیث نقل کی ہی اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہی حالانکہ وہ ابو شریح ہی اور دونوں حدیثیں انھیں کی روایت سے مشہور ہیں اور انھوں نے دونوں میں وہم کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن مکدد یلبری کہتے ہیں کہ وہ شریح بن مرہ بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ انکو مکدد انکے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں

ع سلوا بنی بکر و بنی دانی لبازل ؛ کلما حوت کفاس فی العسر والیسر اشعث بن قیس نے انکو آذربیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ سمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور شرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور اپنے انکو دعا دی ہے اور انھیں کے نام پر آپ نے انکے والد کی کنیت ابو شریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ شریح کی کنیت ابو المقداد تھی انھوں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ انسے انکے دونوں بیٹوں محمد اور مقداد اور شعبی اور یونس بن ابی اسحاق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص ہمراہیوں میں سے تھے اور انکی لڑائیوں میں انکے ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور سجستان میں جہاد کیواسطے گئے تھے وہیں شمشیر میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام لشکر شہید ہو گیا شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے۔ ع اصبحت ذا بث اقاسی الکبرا ؛ قد عشت بین المشرکین اعصرا ؛ ثمت ادرکت النبی المنذرا ؛ وبعدہ صدیقہ وعمرا ؛ ویوم مہران ویوم تسترا ؛ والجمع فی صفینھم والنہرا ؛ وباخمیراوات والمشقرا ؛ ہیہات ما اطول ہذا عمرا ؛ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ اکسنو برس زندہ رہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابہ میں سے ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے انسے ابو وائل نے روایت کی ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ انھیں میں سے ہیں یا نہیں وصل حدیث ابو وائل سے انھوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ و نگا آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرید (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید ثقفی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور انکا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف میں انکا ننہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی تشحم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ نے بیعت الرضوان کی اور آپ نے انکا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے شوہر ہیں ہمیں ابو مسعود بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن صفوان نے خبر دی کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی طائفی سے انھوں نے عمرو بن شرید سے انھوں نے

Marfat.com

انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے مین نے آپکو سو شعر سنائے مین جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھو یہانتک کہ مین نے سو شعر پورے کیے جب مین سُنا چکا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ قریب تھا کہ مسلمان ہوجائے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شغلہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریط** (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن ہلال اشجعی ہین۔ سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہین۔ حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپکو خطبہ سنا تھا اور انکے صاحبزادے نبیط انکے پیچھے سوار تھے دونون صحابی ہین کوفہ مین رہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریق** (رضی اللہ عنہ)

حبیبہ کے والد ہین۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار مین انکا نام لکھا ہے لیکن کسی نے انکی متابعت نہین کی ہے ہمین ابو یاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن کیسان بن عیسیٰ بن مسعود نے حکم زرقی سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھین کہ ناگاہ بدیل بن ورقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ عضبا پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہین اسکی روایت عبداللہ بن رجا نے سعید بن صالح سے انھون نے عیسیٰ سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت حجار کے ہمراہ تھین۔ انھون نے اس سند مین حکم اور غلام عمر کا ذکر نہین کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریک** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ عبسی ہین۔ یونس بن ابی اسحاق نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اسکی روایت قیس اور ابو وکیع وغیرہما نے ابو اسحق سے انھون نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک سے انھون نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریک** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحیسر انکا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہین رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہین اوسی ہین۔ اشہلی ہین۔

Marfat.com

حارثہ بن یونس بدری کے بھائی ہین شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن سحاء سحاء انکی والدہ کا نام ہی - انکے والد کا نام عبدہ بن مغیث بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا بلوی تھے انکا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہی یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہین اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب وہ ہین انھون نے اپنی دارہ کے خلاف اسکے متعلق قصہ منسوب کیا تھا - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے - یہ براء بن مالک کے مادر زاد بھائی ہین انھین کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا مجرم لگایا تھا - ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھون نے انس سے نقل کیا ہی کہ یہ مسلمانون مین پہلے شخص ہین جنھون نے لعان کیا - ابو نعیم بیان کرتے ہین کہ نہ انکی والدہ کا نام سحماء تھا اور نہ انکا نام شریک تھا انکے اور ابن سحماء کے درمیان مین شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہین ہی ہمین ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن حسان نے خبر دی - کہتے تھے ہمین عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمھاری پشت پر کوڑے لگائے جائینگے - ہلال نے کہا خدا کی قسم مین سچا ہون اور خدا ضرور میرے بارے مین حکم نازل کریگا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائیگی اور خدا نے والذین یرمون ازواجھم یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہین حنظلی ہین - اور بعض لوگ انکو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہین لیکن پہلا قول صحیح ہی بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسد بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہی زیاد بن علاقہ نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے واسطے آپنے جواب دیا میرے واسطے بھی لیکن خدا نے اسکے مقابلہ مین میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہوگیا ہی ابو عمر بیان کرتے ہین کہ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض کا بیان ہی کہ انکی روایت مرسل ہی اور یہ فروہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین ہی جس سے انکا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو ہان خلیفہ بن خیاط نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی جو کوفہ مین نازل ہوئے اور انکو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہی اور محمد بن سعد نے بھی انکو انھی صحابہ مین ذکر کیا ہی جو کوفہ مین فروکش ہوئے - لیکن انھون نے انکو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کی طرف منسوب کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

Marfat.com

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن قیضی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور انکے بھائی ابو ثابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی مگر ابو موسی نے (بجاے عبد عمر کے) عبد اللہ بن عمرو بیان کیا ہی اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ ہذلی ہین۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت کر کے بیان کرتا ہون کہ انھون نے کہا کہ مین عمر بن خطاب کے پاس آیا تو مین نے انکو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہین ٹھہراتے ہین وہ کہتے ہین مین نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مین ان خصمار کو جانتا ہون جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جدہ مین آئے تھے اور آپ نے انکو وارث قرار دیا تھا انھون نے جواب دیا کہ مین نے آپ کو دیتا ہین سے جدہ کو کوئی حصہ دلاتے نہین دیکھا ہی مین نے عرض کیا یا امیر المومنین حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتین تھین انمین سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونون کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا آپنے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثون کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہین کہ پھر قبیلۂ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونون بیبیون کا قصہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی یعقوب قمی نے عنبسہ سے انھون نے عیسی بن حارثہ سے انھون نے شریک صحابی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

(سیدنا) شطب (رضی اللہ عنہ)

لقب ممدود کنیت ابو طویل کندی ہین شام مین رہتے تھے انسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد القدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے

Marfat.com

ابوطویل یعنی شطب ممدود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے اسقدر گناہ کیے ہین کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہین رہا تمام سیاہ سفید اُسنے کرڈالے ہین پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہوسکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو انھون نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہان نیکیون کو کرو اور برائیون کو چھوڑ دو خدا تمھارے واسطے ان سب کو نیکیان کر دیگا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے یہانتک کہ نظرون سے پوشیدہ ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعبل (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر ابن مندہ نے انکو انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تحریر لکھدی تھی لیکن انھون نے انکو یہان نہین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعب (رضی اللہ عنہ)

ابن توام بعض لوگ کہتے ہین کہ سنان نے انکو بنی ضبہ کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین انھی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شتیر بن توام کے چچا ہین سعید قریشی نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مین انکا ذکر مسندون مین دیکھتا ہون لیکن انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا جریر بن عبد الحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے شعب بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے مین سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام مین حلف نہین نہین ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔ اس حدیث کے اکثر راویون نے اسکو شعبہ سے انھون نے قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر ابو احمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہین ہین۔ انکے ابن ابو احمد عسکری کا بیان ہے کہ مین نے انکو جریر بن عبد الحمید کی سند مین دیکھا ہے کہ انھون نے انکو افراد مین ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی ہین بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انکی سند حدیث مین اعتراض ہے سلمہ بن رجاء نے عائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپکو حنا کا خضاب لگائے دیکھا ہے۔ ابوعمر کہتے ہین کہ انکی یہ حدیث صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع اصبحی ہین۔ انکی کنیت ابوعثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی

احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن صفوان بر علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابو ایوب بن بشیر عجلی سے انھون نے شفی بن ماتع سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیون کو تکلیف دینگے باوجود اسکے کہ دوزخی گرم پانی اور آگ مین دوڑتے ہونگے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہونگے۔ ایک وہ آدمی جسکے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہینگے کہ اس خبیث کا کیا حال ہو کہ جو ہماری تکلیف کو بڑھا رہا ہو پھر وہ جواب دیگا کہ مین ہر بری خبیث بات کو دیکھکر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن ماتع اصبحی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان مین چار فرشتے ہین جو اسکے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہین کہ اے نیکی کرنے والے خوش ہوا ور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہو کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

بذلی ہین۔ نصر بن شفی کے والد ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تمت

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

نام کتاب	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م ۶۳۰ھ)
ترجمہ	مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ
نقش اول	۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ
نقش ثانی	جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ
تذکرۂ صحابہ	چھ سو اکیس
ناشر	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طابع	کمبائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد سوم، چہارم و پنجم	-/[redacted] روپے

Marfat.com

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	شقران مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱	۱۴	شہر بن باذام	۶
۲	شقیق بن سلمہ	۲	۱۵	شویفع	۶
۳	شکل بن حمید	۲	۱۶	شیبان	۶
۴	شماس بن عثمان	۳	۱۷	شیبان	۷
۵	شمعون بن یزید	۳	۱۸	شیبہ بن عبد الرحمٰن	۷
۶	شنتم	۴	۱۹	شیبہ بن عتبہ	۷
۷	شہاب بن اسماء	۴	۲۰	شیبہ بن عثمان	۸
۸	شہاب بن خرفہ	۵	۲۱	شیبہ بن ابی کثیر	۹
۹	شہاب بن زہیر	۵	۲۲	شیبہ ابو عثمان	۹
۱۰	شہاب بن سعد	۵	۲۳	صالح انصاری	۱۰
۱۱	شہاب بن مالک	۵	۲۴	صالح بن خیوان	۱۰
۱۲	شہاب بن مجنون	۶	۲۵	صالح مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰
۱۳	شہاب	۶	۲۶	صالح قرظی	۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۷	صالح بن متوکل	۱۱	۵۱	صرمہ بن انس	۲۲
۲۸	صالح	۱۱	۵۲	صرمہ بن ابی انس	۲۲
۲۹	صامت انصاری	۱۲	۵۳	صرمہ عذری	۲۳
۳۰	صامت غلام حبیب بن خراش	۱۲	۵۴	صعب بن جثامہ	۲۴
۳۱	صبیح الواحیحہ	۱۲	۵۵	صعب بن منقر	۲۴
۳۲	صبیح غلام حویطب بن عبد العزی	۱۳	۵۶	صعصعہ بن صوحان	۲۵
۳۳	صبیح غلام حضرت ام سلمہ	۱۳	۵۷	صعصعہ بن معاویہ	۲۵
۳۴	صبیحہ بن حارث	۱۳	۵۸	صعصعہ بن ناجیہ	۲۶
۳۵	صحار بن عیاش	۱۳	۵۹	صعق۔ ابو عبد اللہ	۲۷
۳۶	صخر بن جبر	۱۴	۶۰	صفرہ	۲۷
۳۷	صخر ابو حازم	۱۴	۶۱	صفوان بن امیہ بن خلف	۲۷
۳۸	صخر بن حرب یعنی ابو سفیان	۱۴	۶۲	صفوان بن امیہ بن عمرو	۲۹
۳۹	صخر بن سلمان	۱۵	۶۳	صفوان بن صفوان	۲۹
۴۰	صخر بن صعصعہ	۱۶	۶۴	صفوان بن عبد اللہ خزاعی	۲۹
۴۱	صخر بن عیلہ	۱۶	۶۵	صفوان بن عبد اللہ	۲۹
۴۲	صخر بن قدامہ	۱۸	۶۶	صفوان بن عبد الرحمٰن	۲۹
۴۳	صخر بن قعقاع	۱۸	۶۷	صفوان بن عبد الرحمٰن	۳۰
۴۴	صخر بن قیس	۱۸	۶۸	صفوان بن عسال	۳۰
۴۵	صخر بن لوذان	۱۹	۶۹	صفوان عمرو اسدی	۳۱
۴۶	صخر بن معاویہ	۱۹	۷۰	صفوان بن عمرو سلمی	۳۱
۴۷	صخر بن وداعہ	۲۰	۷۱	صفوان بن قدامہ	۳۱
۴۸	صدی بن عجلان	۲۰	۷۲	صفوان بن مالک	۳۲
۴۹	صرد بن عبد اللہ	۲۱	۷۳	صفوان بن محمد	۳۲
۵۰	صرم بن یربوع	۲۱	۷۴	صفوان بن مخرمہ	۳۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۷۵	صفوان بن معطل	۳۳
۷۶	صفوان بن وہب	۳۴
۷۷	صفوان بن امیان	۳۴
۷۸	صفوان یا ابن صفوان	۳۴
۷۹	صلت والد زبید	۳۵
۸۰	صلت۔ ابو کلیب	۳۵
۸۱	صلت بن مخرمہ	۳۵
۸۲	صلصال بن دلہمس	۳۵
۸۳	صلصل بن شرجیل	۳۶
۸۴	صلہ بن اشیم	۳۶
۸۵	صلہ بن حارث	۳۶
۸۶	صنابح بن اعسر	۳۷
۸۷	صنابح احمسی	۳۷
۸۸	صہبان بن عثمان	۳۸
۸۹	صہیب بن سنان	۳۸
۹۰	صہیب بن نعمان	۴۱
۹۱	صواب	۴۱
۹۲	صیفی بن اصلت	۴۲
۹۳	صیفی۔ ابو الحارث	۴۲
۹۴	صیفی بن ربعی	۴۲
۹۵	صیفی بن سواد	۴۲
۹۶	صیفی بن عامر	۴۲
۹۷	صیفی بن قیظی	۴۲
۹۸	صیفی والد مرتع	۴۳
۹۹	صیفی	۴۳
۱۰۰	ضحاک انصاری	۴۳
۱۰۱	ضحاک بن ابی جبیرہ	۴۳
۱۰۲	ضحاک بن حارثہ	۴۴
۱۰۳	ضحاک بن خلیفہ	۴۴
۱۰۴	ضحاک بن ربیعہ	۴۴
۱۰۵	ضحاک بن زمل	۴۴
۱۰۶	ضحاک بن سفیان بن حارثہ	۴۵
۱۰۷	ضحاک بن سفیان بن عوف	۴۵
۱۰۸	ضحاک بن عبد عمرو	۴۶
۱۰۹	ضحاک بن عرفجہ	۴۶
۱۱۰	ضحاک بن قیس بن خالد	۴۶
۱۱۱	ضحاک بن قیس بن معاویہ	۴۷
۱۱۲	ضحاک بن نعمان	۴۷
۱۱۳	ضرار بن ازور	۴۸
۱۱۴	ضرار بن مرداس	۴۹
۱۱۵	ضرار بن قعقاع	۵۰
۱۱۶	ضرار بن مقرن	۵۰
۱۱۷	ضرار بن قطبیہ	۵۰
۱۱۸	ضغاطر	۵۱
۱۱۹	ضماد بن ثعلبہ	۵۱
۱۲۰	ضمام بن ثعلبہ	۵۲
۱۲۱	ضمام بن زید	۵۳
۱۲۲	ضمرہ بن انس	۵۳

Marfat.com

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com